



[illegible]



[illegible]

اور مسخس تصدیق الی علم و دلالت علی کرمہ اور مستحق صحت علوم و ماسرورۃ ہوا ہے لہذا چاہیے کہ اس میں ایسی چیزیں نہ ہوں جو  
کچھ شخص کو نہ لگا سکا کہ نہ دیکر نہ جانتا ہے و عباد کی ہر گاہ سے مطرود جہاں ہے اللہ کی طرف سے اوسکو ووری پڑی ہوئی ہے ستر  
مترق و ادبا و مدبرا کے حور و سرور کے ہیں کہ کفر کا فخر و غلبہ حاصل کیا ہو ہے اللہ پاک نے جن میں قوم نوح کے فرمایا ہے  
وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ وَقَالَ تَقَالَيْ دُكُلُ الْكُفْرَانِ لَسَ لَا يَمْنُونَ وَقَالَ تَعَالَى دُكُلُ الْكُفْرَانِ  
لَا يَمْنُونَ وَقَالَ تَقَالَيْ اَلْحَسْبُ اِنْ كُفَرْتُمْ مَعِيَ اَوْ يَتَّقُونَ اِنَّ هَذَا كَذَابٌ اَلْبَاسٌ فَهَذَا اَصْلُ سَبِيلِ  
حَسْبُ شَيْخِ اَبُو حَسَنِ ثانی فرماتے ہیں ہر دل کے ایک ہر دو یا کئی ہر ست سے جو نے میں کوئی اور نہیں ستر باسباب ہے  
کوئی ستر لکھ و غرت و غور ہے جیسے شجر کی جنک اوسکے دل پر ہوتی ہے و رہا ہی اوسکا چراہ ہر سب لوگ کسی شجر  
سے لگا کر لڑائی چڑ لگا لگا مال کرے ہے اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ جسکے دل پر تجلی بھنت فرم کرنا ہے و تو کہہ جانا ہے اور  
جیسے دل پر تجلی بھنت انتقام کرتا ہے یا بہت رحمت و شفقت و ہر قسم و رحیم و شفیق ہوتا ہے سب شجر زمین میں کیا ہے  
اس جہم اسی باسی الی بکر و اشدھرقی امر اللہ عز و جل و اخیا بعدہ فان و اشدھرقی علی و سید اللہ اباب اعلیٰ حجة  
الحسن و احسب ان و سید النساء و عالمہ و سید النکاح و اخریٰ و سوا یسے ولی کی صحبت میں جن ظاہر کو ظاہر و مظهر  
و انتقام ہے وہ ہر پیر پیر کے جس سے اللہ کے ہوائی نفس کو مٹ کر رہا ہے شرفی اکثر ہیں امین و فی کل عصر و  
اطراف و اولیاء و علماء و قتل لہ و سائر الی الزمان و یواسلونیہم بالسمع و الطاعة و لا تخاف انتم بہر کوئی  
ستر و باشتغال باظہار و مظاهر و قتل بہر تو ہے یا انکسکہ بنو و اذلاہم و قمار میں سے سمجھا ہوا ہے کہ کسی ستر  
بہر رحمت علی الدین و اظہار بہر محبت دیا ستر و لایس نافذ ہر سب کن و اعلیٰ میں قدم ظہیر ہے یہ

انڈیہ عبید اللہ آء

جو نقیر اندر لباس شاہی آہ

کسی کا پرہیز بہتر ہے کہ وہ پاس ملوک و امرا و افسار کے بہت نامہانا ہے اور اسے سائل متاع دنیا کا ہو چکا اور طالب وظائف تدریس و خطابت و ماموریت و خود ملک جناب ہے بہتر ہے اوس خدمت پر قائم ہو جانا ہے تو کیا بالعدل و تصرف بالسرور کرے نہ ہو بلکہ اور وہ ملوک و امارت و افسانہ میں چپاں کرے چن مانا کہ وہ اس معلوم سے بالکل کہہ نہیں سکتا کہ اسے باہر سے سند ملے کہ اسے تھیں خوش تھیں تھیں و امرا و ملوک ہے وہ کہتا ہے کہ اگر یہ شخص اہل القہر و فراس و افسانہ کے ہرگز آہ و خند نہ کرے بلکہ ایک گوش میں بیٹھ رہتا ہو اگر کے کوئی دین مشغول اسیات و علم و تہا ہے کہ بہتر ہے  
رحمۃ اللہ علیہ دنیا و الدنیا کا انوار غلام اس طرح کے تھا جو خود و تہا اپنے منہ سے نکالتا ہے سو اگر یہ شخص اہل انوار ہے اپنے دین و دہر و کار کا نور و شرف ہے جو کمال میں ان اولیاء کے منہ پر جانا کہ کہیں پاس لوگ واسطے رہا ہے کہ کسی ملوک کے قیادانہ سے واسطے تعداد و ایت کسی بندہ و خدائے با تاج و تاجیک کہ وہ ایسا شخص ہو کہ مسکن و بزم بہان ہو اور افسانہ کا اس سرور و دینی من الملک کو چھوڑ مشغول رہے یہ نہ لیتا ہو کہ ایسا شخص منہ و محسن کے ہوتا ہے کسی شخص کو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی شخص کو ختم بار مہا  
 از خیر یا زار دہر مہا



و سنت کثرت بہتادار کے ہیں ہے یہ لوگ باق مرد علیہ بین کا فرق القاب امام شافعی فرج کے کہا ہے کہ انکار لیک  
فرج نہ نفاق کی تسواری کہتے ہیں یہ اسلئے ہے کہ اگر نہ نفاق میں نہ محمد علی حدیثی فاکہ و سلم پر انکار کر کے تو قی پر ہوا بلکہ  
اور پر ایمان لائے یا قسمی کے کہ اسے بڑے تعجب کی بات ہے کہ نسبت فعل شافعیوں و متحرک طرف اولیا و مسقرین و ابرار  
مناصبین کی کیا ہوے گا کہ لوگ صفات مذہب سے متصف و متقی اور صفات محمودہ کے ساتھ مرتب و مشتمل ہیں  
ہر اوس چیز سے ہوا انکو اللہ سے شافل ہوتی ہے معر میں ہیں تو اگر وہاں حدیثیں کو قیام ہوگا اور نقل و سکرین کو اسکی نقل  
میں نہ تھے تا فریق کثیر تھے فوت ہوا یا لیا اس گروہ کے حق میں خود گفتگو معرونی السنون مصری ماہوزیہ بسطامی سے  
اسوقت تک پہنچی آتی ہے بلکہ سید ابابکر و صوفی فرج کے کہا ہے کہ لوگوں نے حق میں ایک جماعت سماج کے کھانسیا ہے  
چہ جامع اولیا و اروا کو معصوب ہونے پر با و لعان کے ٹھیکر اساتما عیادہ اللہ فیہ رزقی اللہ منہ ثانی میں کثیر انکشاف سے بعض  
لوگوں نے کہا کہ مرد مرانی ہیں ایک حق دیر یعنی مقدمہ جس سے ہیں تھے انکے سر و نہجہ چترم باقی نالہ یا منہ لاجسٹرا  
نقل آیا و ذکر فریبی منہ لاجسٹرا سے لائی ہو کہ پوشیا رہے گا کہ کیا ہوا لوگوں سے خودی کا غفر اللہ لہو ما خلط اور  
ایک مدت تک منہ کی تکلیف سے المہرین گرفتار رہے قمرانی تھے ہیں اسکی دلیل یہ ہے وجعلنا اللہ لک بعض فلتة  
التعبیر من دکان سراسر کے بعد لیا ہوا دل کو اس قدر سے خدا فر میر جوتا ہے کہ یہ سمجھ گیا ہوا ایک شرف منیر  
اللہ سے اسلئے فراماس اس است کے ساری ہوا و من ہوا ہم کو کہتے ہیں متفرق کر دہر چوتے جسے کر دے ہیں کیا ہوگا  
انکے دعوات نزدیک اللہ کے بہت عالی ہیں حکم کلینت ثقات نے نقل کیا ہے کہ ابو زید بسطامی کی رسالت ہار اوں کے  
شہر سے نکال دیا تھا وہاں ایک بار غریب کھڑک بسطام میں آئے تھے اونہوں نے مقامات انہوا و اولیا میں لکھ کر لیا  
ایسے خادم میان کئے ہوا محمود اہل جہند تھے حسین بن یحییہ بسطامی خانہ ظاہر میں اوس ناحیہ کے امام و مدرس تھے  
انہوں نے ابو زید پر لکھا کیا اور شرف والوں سے کہہ دیا کہ انکو شہر سے نکال دو اور انہوں نے نکال دیا پھر وہ بسطام میں  
نہائے مگر بہر صورت حسین مذکور کے پھر لوگ انہوں کو ہر تفریق کرتے اور ہر کرت لینے گئے پھر کوئی بیگولی شخص اور  
کھڑک ہوا اور انکو شہر سے نکال دیا ہوا کیا تھا کہ کہ مستقر امام کرا لکی تعلیم دیکر پھر اسوقت تک ہوا اسی طرح کا واقعہ  
ہی انہوں میں سے کوئی نہیں آیا تھا کہ بعض لوگوں سے انکی شکایت حسانت پاس بعض حکام کے کی اور پھر انکو پھر سے  
غافل و عقیدہ کر کے ہذا وسیع کیا گیا جب غلیظ سے اوکی پڑا میں تو عقیدہ بہت خوش ہوا اور کہا اگر یہ شخص  
نہایت سچ و پھر ہر دسی نہیں پڑ کر کوئی مسلمان نہیں ہے اسی طرح مسنون محبوب پر محنت شدہ پڑی شی ٹیک صورت  
رنگہوا ہستی تھی اور وہاں کہنا انہیں ہاتھ آئے تھا اوس عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ مسنون سے ایک جماعت بنویم  
خدا کے پاس حرام کر دیا کرتا ہے ہمارے شہر میں یہ شہرت ہو گئی غلیظ نے حکم دیا کہ مسنون کی گردن ماریں انکو کھانسیا  
عاب کو قتل کریں کوئی اور نہیں ہے ہاگ گیا اور کوئی اسلام سال تک مدعو مش دیا ہوا تھا کہ اللہ نے اون سب کو



[illegible]

[illegible]

[illegible]

ما يخفى الله والرسول مما	قيل ان الرسول قد سمعنا
سبحانه عليه وآله فكيف انا	

[illegible]

[illegible]

[illegible]



وہ ماش کی فاس کے کسی بھی نہیں لگ سکتے ہو اور اعلیٰ بار مانی کا فرمایا ہے کہ اگر وہ فقہ و حاجت انہی کے جس غیر کسی  
انسان کو چارہ نہیں ہے کہ کسی سے بھی کچھ بول نہیں کرے یہی گفتگوئی اور کو دیتا ہے کہ کسی طرح کوئی دستک و مایل تو اور نہ کر  
سبب عدم سوال کے تو اگر وہ اس دورہ داخل ہوتا ہے اور وہ خود کسی سے سوال کسی شے کے نہیں ہوتے ہیں اس سے  
بات ثابت ہوئی کہ وہ متوال محض ہوتے ہیں کسی سے وہ کچھ نہیں مانگتے اور نہ کوئی اور کو کچھ دے دیتی اور نہ ان کا فعل  
دریغ چاہے نہ صفت ہے اولیاء اللہ کی اسی لئے دوسری آیت میں آیا ہے **وَفِي الصَّلَاةِ ذِكْرًا وَفِي الصَّلَاةِ لِيُذَكِّرَ**  
دوسری آیت میں فرمایا **وَمِنْ رِيقِ اللَّيْلِ يَجْهَلُ** اور دوسری آیت میں **وَفِي الصَّلَاةِ لِيُذَكِّرَ** کا یہ مطلب ہے کہ جو لوگ وہ  
جس کا لگے ہوتے ہیں اور متقی نہیں ہیں وہ اولیاء اللہ نہیں ہوتے ہیں سوال کرنا شرعاً مرام لگانا کبیر ہے اور سوال  
کرنا ہے اور رہائی ہوتی ہے اولیاء اللہ کا منصب تو یہ ہوتا ہے کہ کسی اور بشری کو اگر چہ کسی بھی حکم کو نہ ہو کہ نہیں  
کہتے ہیں پھر بعد از ان کتاب سوال فرما کر ان سے اپنے **وَقَالَ تَعَالَى وَالَّذِينَ جَاءُوا فَبِالْغُلُوِّ يَبْهَرُونَ**  
**مُسْلِمًا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْخَصَمِينَ** جنہوں نے سخت کی واسطے ہمارے ہم انکار دیکھے اور انہی راہین بیشک انہما  
ہے لیکن والوں کے یعنی راہین قرب و رستگاری امتی آیت دلیل ہے صحت کا وہ ہر مرد و عورت سے اس کے وہ عباد نہیں ہے  
جو راہ خدا میں نکلا دے کیا ہوتا ہے اور جس کا حکم آیات و احادیث کثرت میں یہی جاسی خود اور وہ اس کے بلکہ مرد و عورت  
و عبادت ہے اس کو شش کو شش کا یہ اختیار خدا فرمایا کہ ہر سی راہ کا ہوا تو لگ رہا ہوتا ہے اپنے دھول و شعل  
قرب و اقرب حاصل ہوتا ہے پھر خبر دی ہے کہ ہم ساتھ اہل اصل کے رہتے ہیں اور اپنے جہان میں ہوتے اور وہ اس کے  
اس کو کہ مرتبہ انوار و مراقبہ کا ہے اور مرد و عورتین سے نہ کہ خالصین واسطے مراقبہ ہیں پس کیل مدیت جبرئیل علیہ السلام  
لو احسان ان تعبدوا لله کما کان تعبد اباؤکم ان تالوا لکمالہ من دینکم و ان تالوا لکمالہ من دینکم و ان تالوا لکمالہ من دینکم  
و عبادان کا شہت کامل ہوتا ہے بلکہ قرب اولیاء اللہ کا ہے پھر امر ہے اہل ارادت کا ہر حال آیت **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ**  
ہر اللہ امر دینا ہے کتاب دین میں متراض میں مقامات اولیاء اللہ کو مستحق لکھا ہے اور ان کے عقائد و اعمال و رسوم  
کا ذکر کیا ہے اس کی طرف مراجعت کر دیجئے **عَلِمَ تَرْفَعُونَ** مطابقت سنت محمد کے حاصل ہو سکتا ہے **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ**  
**وَقَالَ تَعَالَى إِنْ جَاءُوا فَبِالْغُلُوِّ يَبْهَرُونَ** اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ سلطان و خطاب ہے شیطان کو کہ کہہ اور میرے بندوں پر  
ذلیل کا حکم ہو کہ جو شخص مسکرت المیہ سے محفوظ رہتا ہے وہ ناموس و عذر کا ہے سو ایسا ہی بندہ اللہ کا ولی ہے جو  
میکر کو ولی کہتے ہیں دوست کو دوستی کا مستحق ہے کہ دوست و متعلقان و رضی دوست کے کوئی کام کہے اگر کرے  
تو پھر یہاں وہ بندہ اللہ کی دوسری آیت میں فرمایا ہے **إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ الَّذِينَ آمَنُوا** اللہ کے اولیاء اللہ ہیں  
مگر ان انہی صحابہ کا جو کلمہ اتفاق میں صبر کیا ہے و لیکن یہ اس بات پر کہ غیر متقی ولی نہیں ہو سکتا ہے گونا گوں  
کوئی اسد ساج اوں سے ظاہر کہ چون منورہ شخص اگر اللہ کا ولی ہو دوست و محبت و عین جتنا تو ہرگز بل برابر خلاف حکم

[illegible]

الزقوى نماز اور اقامت کا جو پھر فی مثل ہے کہ اس دریا و ستیا جان فرود سے

ترجمہ ترمذی پر کتب اسے اعرالی  
کچن نہ کہ قومیری ہر گزستان است

[illegible]

اوسم نام غفران سے سوا اور دیکھ  
سعی عمر دین سے بھی بے فائدہ  
وکل لسان الہیہ میں کہیں

من اعتر بولوی فذلک حلیل  
ولولہ مستی سبیل ہا ملکہا  
اٹ مناعہ الخبیب باورید

اس کی راسخا راسخی روح کے ہیں جس اندازہ سے طبع الہی قدرت کے اور کیفیت سے ہوا اللہ کی اور رست سے شاہ  
سباعت کی کہ کہ سبب ازات ہیں واسطے قرب و بیکہ اسمیع مسلمین روایت ابوہریرہ و مروانہ ایاہ سہ اشعث  
افتر صوحی کا جواب کا لہجہ لہ لہ انہم علی اللہ کا جہا نہیں بہت سے لوگ گرد اور دیر شان صورت سے کچھ  
ہوتے ہیں جو روانہ ان سے کھڑے جاتے ہیں کچھ پروہ و کی نہیں کہانی ہے وہ کہ قسم کھا پیشین اللہ کے جہر  
پر خانداد کو کہہ کر دے پتہ دیتا ہے بظاہر تو یکساں دیکھ کے محتاج و فقیر و عزیز کوئی اور طریق انکشاف نہیں کرتا  
سود و میر کا معنی ملک و تاقوت و غیرہ مگر دربان میں کچھ سے رہتے ہیں اللہ کی عبادت و ذکر میں مگر کہتے ہیں  
کہ ان کو اپنے عزیز و محبوب پر کہ اللہ کی قسم کو جوئی نہیں کرتا جس بات پر وہ تو کھاتے قسم کھا بیٹے ہیں دیکھ  
اللہ کی عبادت کا نام رکھ کر دیتا ہے

فانکالان جہان عالم بربت مگر  
اوسم نام غفران سے سوا اور دیکھ

اوسم نام غفران سے سوا اور دیکھ  
سعی عمر دین سے بھی بے فائدہ  
وکل لسان الہیہ میں کہیں  
اٹ مناعہ الخبیب باورید  
اس کی راسخا راسخی روح کے ہیں جس اندازہ سے طبع الہی قدرت کے اور کیفیت سے ہوا اللہ کی اور رست سے شاہ  
سباعت کی کہ کہ سبب ازات ہیں واسطے قرب و بیکہ اسمیع مسلمین روایت ابوہریرہ و مروانہ ایاہ سہ اشعث  
افتر صوحی کا جواب کا لہجہ لہ لہ انہم علی اللہ کا جہا نہیں بہت سے لوگ گرد اور دیر شان صورت سے کچھ  
ہوتے ہیں جو روانہ ان سے کھڑے جاتے ہیں کچھ پروہ و کی نہیں کہانی ہے وہ کہ قسم کھا پیشین اللہ کے جہر  
پر خانداد کو کہہ کر دے پتہ دیتا ہے بظاہر تو یکساں دیکھ کے محتاج و فقیر و عزیز کوئی اور طریق انکشاف نہیں کرتا  
سود و میر کا معنی ملک و تاقوت و غیرہ مگر دربان میں کچھ سے رہتے ہیں اللہ کی عبادت و ذکر میں مگر کہتے ہیں  
کہ ان کو اپنے عزیز و محبوب پر کہ اللہ کی قسم کو جوئی نہیں کرتا جس بات پر وہ تو کھاتے قسم کھا بیٹے ہیں دیکھ  
اللہ کی عبادت کا نام رکھ کر دیتا ہے  
فانکالان جہان عالم بربت مگر  
اوسم نام غفران سے سوا اور دیکھ  
سعی عمر دین سے بھی بے فائدہ  
وکل لسان الہیہ میں کہیں  
اٹ مناعہ الخبیب باورید  
اس کی راسخا راسخی روح کے ہیں جس اندازہ سے طبع الہی قدرت کے اور کیفیت سے ہوا اللہ کی اور رست سے شاہ  
سباعت کی کہ کہ سبب ازات ہیں واسطے قرب و بیکہ اسمیع مسلمین روایت ابوہریرہ و مروانہ ایاہ سہ اشعث  
افتر صوحی کا جواب کا لہجہ لہ لہ انہم علی اللہ کا جہا نہیں بہت سے لوگ گرد اور دیر شان صورت سے کچھ  
ہوتے ہیں جو روانہ ان سے کھڑے جاتے ہیں کچھ پروہ و کی نہیں کہانی ہے وہ کہ قسم کھا پیشین اللہ کے جہر  
پر خانداد کو کہہ کر دے پتہ دیتا ہے بظاہر تو یکساں دیکھ کے محتاج و فقیر و عزیز کوئی اور طریق انکشاف نہیں کرتا  
سود و میر کا معنی ملک و تاقوت و غیرہ مگر دربان میں کچھ سے رہتے ہیں اللہ کی عبادت و ذکر میں مگر کہتے ہیں  
کہ ان کو اپنے عزیز و محبوب پر کہ اللہ کی قسم کو جوئی نہیں کرتا جس بات پر وہ تو کھاتے قسم کھا بیٹے ہیں دیکھ  
اللہ کی عبادت کا نام رکھ کر دیتا ہے

غالبہ بریں انچہ خواہم کہیں سچیں

کچھ کز نیم و بر ستم خدا سے سا

اس حدیث میں فضیلت سے عزت و بھادوشکی دوسری روایت میں جبکہ تقاضات و ترک کرنا ہے وہ بھی شمار و بہت عزت  
اسی عزت و بھادرت کے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو ایسا ہی جو خدا کا کام واسطے اللہ کے کرتا ہے وہ ولی اللہ ہو جائے و اللہ انھیں  
بہت ہی معلوم ہوگا کہ ولی بننے میں فضیلت افضل الناس جو کتاب ۴۴ بخاری کا اٹھارہاں مرتبہ مرقا ہے بقدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
مستطاب و ملک اکبر فی الدنیا کا لائق شریف اور بابر صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اکبر علی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے میرے  
کا نہ ہے کہ کچھ کرے اور شاد و فرادہ کہ چوں کہ یہاں چھپے کوئی غریب یا راہ کا مسافر نہ پاتا ہے کہ ہر مہینہ میں روایت کے یوں  
کہ کرتے تھے کہ اذالہ اسپیت فلا تظفر علی الصباح واذالہ صیرت فلا تظفر علی المساء وغذا من محتات مل فذاک  
ومن حیث انک لوانا ہا میں اس شخص کو غایب تو جب شام کے تو غنم صبح کا نہ اور جب صبح کے تو غنم شام کا  
نہ اپنی صحت سے واسطے نہ غنم من سے اور اپنی زندگی سے واسطے نہ مال موت کے کہہ چلیے و جوان انکا گوشت  
ہے حدیث باب کی کہ کچھ غریب و مسافر کو دے دے کہ وہ رات کو کسی جگہ رہا تو صبح کو اور ٹھکر چلے باور ناگہان کو  
کسی جگہ نہ پاتا کہ کچھ کرے گا

مرا زاد و وضع پر تو غور نہ پد فرین آغا

سحر گرہز میں می نشیند شام ہر چنچو

فرشتہ بسا فرمودت پرورد ستر این کسی جگہ کسی چیز سے کہ یہ شکل نہیں ہوتی ہے اسی طرح یہ دنیا ایک مسافر کا  
جگہ قید خانہ ہے جس میں کو اس میں جی رہا نہ پاتا جتنا بلکہ جو زمانہ تندرستی و مالیت کا ہے اس میں وہ کام کرے جو وقت  
بیاری کے بھلا رہا ہے اور زندگی ایسے اعمال صالحہ میں بسر کرے جو وقت موت کے کام آویں جو جو مومن مسلمان  
اس صفت و شان کا ہوتا ہے وہ اللہ کا ولی ہے ایسے اہل سلوک مجاہدہ و ریاضات کو میرا اللہ کے ہیں جو پاؤں  
پاؤں اور یہ کام اور انکا سلامی اللہ ہے مسافر راہ میں اگر کوئی چیز دیکھتا ہے کہ کسی چیز اچھی کیوں نہ ہو لیکن اس پر دل نہیں چلتا  
کیونکہ جانتا ہے کہ جسے اس پر دل میں نہاں نہاں ہے اس واسطے وہاں کو چھوڑ کر اور اس کو چھوڑ کر لپکا رہتا ہے  
اس

ہل اگر غفلت انچہ و در نظر گزرد

خوشا روانی حیرت کے کہ در سفر گزرد

کتاب زہدی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرقا کا یہ ہے لا یدخل العقل العاجلہ قبل ان یلحقہ تعبہ کا ترجمہ  
قال لا ترمی فی هذا احد یث حسن صحیح یعنی بہت میں فقر و اوست اعتنا و ملت سے یہاں شور و فضاہ و افسوس  
اس حدیث میں یہ ہے فضیلت فقر پر مراد فقر سے اس جگہ نہ ہے دنیا میں اگرچہ غنی ہی رہتا ہوتا ہے کہ نہ بدست  
میں نہ ہے الذنا خدا انھیں یعنی تو لگتی ہیں بل سے نہ مال لگن ہر مال جو کوئی مالا چاہا و دھون میں نہ رہا و فقیر سے  
دنیا مستحق تر اس میں کہ ہے و صفت نام و اولیاء اللہ کا یہ کہ کہ وہ فقر کو خود اختیار کر لیتے ہیں اور انکی ستمانی  
کچھ انظر ایسے نہیں ہوتی ہے بلکہ اگر کوئی دنیا بھر کی بارش ثابت دے تو بھی وہ اور ہر شیا نہیں کرتے ہیں

کہ ایمانے از بارش ہے نفور	۱۰	باسمیت از بارش ہے نفور	۱۱
---------------------------	----	------------------------	----

نورانی قلمی تہذیبی ہی نہ بالی ہے کہ اس کے حشر کو ہرگز نہ وال نہیں ہوتا ہے کہ مکمل مرتبہ ہستیاست کا ہے

فرشاد باریان تمییزستی و فرزندانش

و اسلک فقر و فاقہ میں کن الفضل سے اور فقیر و مسکین کو دینا چاہی معنی فاکر نہایت دقیق ہے کشف اس اشکال کا یہ ہے کہ  
 اس کا ادا امة الکرام کا قاسمہ العبد و الشکر میں کیا گیا ہے شاید کہ کسی دوسری کتاب میں میسر نہ آئے بلکہ یہ ممکن نہیں  
 سارہ معنی ازمنت مرغیاء ہے قسمت علی باب الحق فلان عامۃ من دخلها الساکین و امیو انہ لیدخلوا جنتہ  
 لحدیث میں لکھا ہوا ہے دروازہ جنت پر اکثر دروازے ہوتے ہیں مگر یہاں تک کہ ایک سے زائد دروازے ہوں گے جس سے  
 ہر مسکین و مسیور سے فضیلت الیہ ادا نہ برائے کہ اگر کوئی اور مسکین و فقیر اور نہ تو یہی قابل دولت و سبب سے زیادہ  
 مشقت میں ہیں اللہ کے دوست کا کچھ عیاری ہو جائے کہ کین و دشمنی ہو کہ جو کادخل کرے اور فریغ زیادہ ہو فقیر و مسکین  
 دنیا سے ہر ایک شہید سے ہر فقرت سے مسیور مسکین و مسیور سے ہر مسکین و مسکین سے ہر ایک شہید کے پیرے سے  
 و منون کے مکان انی لسا اہل بیت اقی من جہو فقر و لو کہ جنگی کشتی غرق ہو جائے تو لوہی مسیور مسکین سے دینی  
 رہنے سے قال تعالیٰ الساکین بدلون فی الحرب و حال ایک ولایت و دولت کی اسکت بھی ہے مسکین و مسکین  
 نوری و عمارت کے جمع ہوا ہے کہ مسکین و مسکین سے مسکین و مسکین سے مسکین و مسکین سے مسکین و مسکین سے  
 قال لرجل جالبی عندہ سامرا یات فی هذا فقال رجل من القضاة اناس هذا واللہ خیر من انی احب  
 یکم وان تسع ان تسع نکات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اما انی  
 هذا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ المساکین هذا امری انی احب انی کما یکنع و انی  
 فمع ان لا یشتی و ان قال لا یشیع لقولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا خیر من مل و اخر من مثل و ان  
 یا ایک آدمی کا گھر حضرت مسی اندھیرے والا دیکھ کر پڑھنے ہوا حضرت نے ایک شخص سے کہا کہ پاس میں جا کر دعا  
 تیری لڑی تری میں اس سے کہ کیا ہے کیا ہے ایک آدمی سے اشارت مردوم سے فائدہ یہ اس لڑنے سے کہ اگر مسکین کا  
 ہے تو نکل کر دیا جائے اور اگر سفار میں کرے تو اس کی سفارش قبول ہو حضرت خدا سے کہ پھر ایک آدمی کا دعا  
 رت علی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہوا پھر اس کے بارے میں تیری کیا رہی ہے حکومت کیا یہ ایک شخص فقر و مسکین سے  
 یہ مسکین و مسکین کے گھر میں بیٹھ کر دعا پڑھتا ہے اور اگر سفارش کرے تو قبول ہوا اور اگر دعا کے لئے نوری دعا  
 کر کے فرمایا ہے حضرت مسکین و مسکین سے مسکین و مسکین سے مسکین و مسکین سے مسکین و مسکین سے  
 فقیر و مسکین سے مسکین و مسکین سے مسکین و مسکین سے مسکین و مسکین سے مسکین و مسکین سے مسکین و مسکین سے  
 یہی ہے فقیر کا ایک دھرم مسکین کا ایک فضل ہے مسکین کا ایک دھرم مسکین سے مسکین و مسکین سے مسکین و مسکین سے

نہی ان مرتبہ سے مرفوعاً ہے انا مثلی للجلوس السالم و جلوس السور کی اصل المسک و الخ تمکیر فاعل المسک  
 اما ان یخمد یاک و اما ان یتماع صند و اما ان یجد صند مرید المسک و فاعل الخ اما ان یخرج یاہات و اما ان یجد صند  
 مرید صند یعنی مثال مشین بنک و مشین بنک کہ ان میں سے پہلے حال مسک و فاعل الخ کہ جو شخص مسک اوٹھائے پھر  
 وہ دیکھ کر کہ جو کچھ دیکھتا ہے کہ وہ اس سے کہہ کر دیکھتا ہے کہ وہ اس سے خوش ہو جائے گا اور جو شخص نہیں دیکھتا ہے وہ فانی ہے کہ  
 بلکہ یہ کہ اس سے بدتر ہے کہ اس سے

پیش چرخ عطار کہ پہلو سے او	جامد مصلحت شہزاد از لہ سے او
چند چرخ آتشکدہ آہستہ گران	دور و شر کہ سے ہی از ہم گران

یہ حدیث ذیل ہے اس بات پر کہ قرین سودا اور مشین بہت سے اپنا یہ واقعہ قرار دیکھنا لازم ہے

نہایت مروت و کرم و انشراح قلب	کہانہ صاحب با جس اختیار کسید
-------------------------------	------------------------------

یہ حدیث لکھ دینا اور مالک بستی قرق دینا مسک فسخ و فسخین جو ہے ہیں سب ہندو سوار ہیں ان کی صحبت سے  
 بہتر ہے میں مالک بستی قرق سے ان کی صحبت میں بہت اعلیٰ سے لڑا ہے یا قریب سے ان کی صحبت سے کہ چھپے ہو  
 شہر کے ہیں

محمد بن قریب السور و اسرم حالہ	و ان لہ محمد عند محییہ فانداس
و احب حبیب الصدق و انشراح	تل مت و صفی و ان و سالم بقاہ
و انک فی عمر من السموات جنة	و کانہا محفوظہ بالمکاسر

کہان بہتر ہے میں مصادیق میں معنی ہندو سے مرفوعاً ہے قال اللہ عز وجل المتحابون فی حلالی و الحرام  
 من لہم ثواب قطبہم السور و انک اعداء قال اللہ عز وجل ہذا حدیث حسن صحیح یعنی اللہ سے فرمایا ہے وہ  
 لوگ جو باہم محبت رکھتے ہیں میرے بھائیوں اور ان کے لئے میرے حق کے رشک کر گئے اور ان کا پیغمبر و شہید معلوم  
 ہو گا کہ ان کے لئے محبت رکھنا میری نصیحت ہے اللہ کے دوستوں پر دنیا و دشت و اکوڑی رشک ہو گا اس اجال کی  
 تفصیل حدیث سرطابین استاد صحیح میں آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واجب ہو گا میری محبت میری واسطے ان لوگوں  
 کے جو محبت رکھتے ہیں میری راہ میں اور ملتے ہیں ان میں میرے لئے اور نہیں کرتے ہیں میری راہ میں اس لئے  
 کہ حدیث دلچسپ ہے اس بات پر کہ دیا اللہ کا کام اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے اگر ان کو کسی سے محبت ہے تو اس کی  
 سبب کہ وہ اللہ کا صبیح وہ دوست و طالب ہے اور اگر کسی سے راہ و رسم و عادات کی محبت ہے تو اس کی سبب کہ ان کی  
 عادات و عادات سے خدا و ان کے لئے کہ میرے لئے ان کے لئے ان سے راہی ہو کہ میں یہ مقام  
 محبت کا ملک و درجہ نہ مل سکے اگر چہ ظاہر میں بہت احسان نظر آئے ہے جو کہ کوئی شخص فائز نہیں تمام کا ہے وہ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



مسکونہ سناوت نادر اعلیٰ کی تین ہے وہ کج کسل طرح اور کج شخص یا کان و عا جز ہے وہ ہوا کیونکر کر لیا گیا ہے  
پاک نے مغربی کا ایک کشتہ لایا تھا اور ہندو و حسنا کثیر و جود ہے میں کہ محل صالح اور فعل حسنا  
جس کسی شخص کے اسکان میں ہو وہ اوس کی کو اتھ صحت خیر و مغوی طوبی و طریقی صواب کے پہلا ہے اور اوس کو  
اوست کہ کیا اور وہ محفوظ برکت و اسد اعلیٰ کا جو کراشا وادہ اعلیٰ محفوظ و کج کثیر و طریقی و اسے انسان موسیٰ کے  
اسی ہے کہ اسے کج کثیر و طریقی و اسے انسان موسیٰ کے  
دنیا میں یہی ہے کہ آدمی مستحق کمال ہو اگرچہ اعلیٰ سہ کج کثیر و طریقی و اسے انسان موسیٰ کے  
مطلوبت اعلیٰ میں ہے کہ انسان کو ایک نشانی مستقر و رضوان کی اور عمل صالح کو ایک عادت مستقر  
و عمل خیر کی تین نصاب اور اصل بات فقہ اور کلام اعلیٰ ہے و اگرچہ یہ تین نصاب رحمت کا اور کتب فقہ  
پر و اللہ اعلم اللہ کا حکم مناخیرات لیسنا و حسب لسان فقہان العظمیٰ واجعل بک شمسنا بجا و جلیل  
نبی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم آئین یا معنی میں آیات و احادیث مذکورہ کو بطور رد و انکسار کیا کہ کلام او کے معانی  
پر زمین کیا تھا جسے خدایت اختیار سے جو کہ اس کے کلام سے وہ ایک نظر سے جو خدایت کا ایک کورہ ہے بیان کیا گیا  
کا لگتے ہیں اعلیٰ فیصلہ منقش میں اثبات کلمات اولیا و اللہ کا معنی آیات و احادیث سے کیا ہے کہ عادت آدمی  
و کر کے اس کے معنی میں ہے کہ آدمی کو جو کلمات کا اولیا و اللہ سے بجا ہی خدایت کا احمد سے ثابت ہے کہ آدمی انسان اوس کا  
انکار نہیں کر سکتا ہے اگر انکار کر لیا تو وہ مسکرت قرآن و حدیث کا ہر کافران و حدیث کا انکار عین کفر ہے عیا و اللہ سنا  
کہ یہ فرد و زمین ہے کہ ہر ولی اللہ سے کرامت ظاہر ہو کر ہے ولایت کے لئے تصور کلمات کا کسی ولی یا عالم باللہ سے  
شرط نہیں کیا ہے بلکہ معتقد قدم ولی کا مراتب ولایت و کمال اعلیٰ میں مانع نہ ہوتا ہے اور تا ہی بعد اوس کو ظہور کلمات  
سنا ہے عجاہ یعنی اللہ شہد کہ کیونکہ ہم شہادت کلمات کا اولیا و اللہ میں ہم سے ہوا اور اسے عیا و اللہ ام احمد بن حبیب  
یعنی اللہ عز و جل سے کہیں وہ اس امر کی جو بھی تھی کہ اولیا و اللہ کل انصاف و تواضع اس عاجز و تواضع شفیق و خیر  
ہو و غیور و کان انصاف و ضعیف عالم بلیغ العیاد باور و انک تقو و یا اھل انکرامات اللہ عز و جل سے لئے اسی قدر  
کافی ہے کہ ہم ان کرامات اولیا و اللہ کا بیک نظروں سے کا طریقی سمجھ پر اللہ سے کسی مستحق صالح و دوست کے ہو  
ان کے یہ بیک تصدیق سے پیش آئیں اجماعاً ستم سید رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے اللہ یقیناً جالساً اھذا و کاتباً  
یا معنی کہتے ہیں مراد اس سے ولایت صغریٰ ہے ذکر علی و در بیک باگ چار طریقی ہے میں ایک وہ لوگ ہیں جو  
تصہ بن علی علیہ السلام کی اور علم او کے طریقہ کا اور ذوق او کے مشرب و احوال کا حاصل ہوا ہے دوسرے وہ لوگ  
ہیں جن کو تصدیق و علم کو تو حاصل ہوا ہے مگر فوق حاصل نہیں ہوا تیسرے وہ لوگ ہیں جن کو فقط تصدیق حاصل ہوئی  
و علم و ذوق چھوٹے وہ لوگ ہیں جن کو کوئی شے بھی ان شیا و اللہ سے حاصل نہیں ہوئی اخذ و بالذات حق اھل صاف و

فَسَاءَ لِلَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ حُرُوفًا لَا فِكْرَ فِيهَا ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ أَنْزَلْنَاهَا فِي الْكِتَابِ فَقَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَوْلُهُمْ شهادَةُ الْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ أَنْزَلْنَاهَا فِي الْكِتَابِ فَقَالُوا هَذِهِ نَجْمٌ بَيْنَ الْأَشْيَاقِ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ أَنْزَلْنَاهَا فِي الْكِتَابِ فَقَالُوا هَذِهِ نَجْمٌ بَيْنَ الْأَشْيَاقِ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ أَنْزَلْنَاهَا فِي الْكِتَابِ فَقَالُوا هَذِهِ نَجْمٌ بَيْنَ الْأَشْيَاقِ ۚ

انہی ناکر سے دل دیوانہ مارا کریاں دال نظر سرشتی سہاں سنی باشد وہیں مفضل کھنڈت مردم کر دیا	کراست کھنڈت آتشیں دیوانہ مارا میرزا غفری سبز جہان مارا تنگ دوش دو رنگ آسمان جہان مارا
---	---

مجموعہ ہوا مقدمہ اس کتاب کا اب لکھنا کے حکم کو کھنسا سکا ہے و لیا و اسناد اور غرضات مرقومہ رضی اللہ عنہم کو مستحکم فرمایا  
تشریف سے کتاب لکھ کر اچھا لکھو اس میں طبع و قلم کے اچھے لکھنے میں رعایت ہو کہ کورہ کو نام تمام اہل ولایت کے سچے  
اس مکتبہ میں ان غرضات کی کیا ہوگی و ساتھ عبادات و اساتات حقیقت میں مستحبات و مضمرات کے لئے طبع و قلم  
مجموعہ ایسا و عادت رعایت فرمائی ہیں و سب اویسی اجمال کی صورت میں جو شرح میں ہے اور شائع سے طرف  
و کی دعوت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم افلاک سے ہے لوگ ان افلاک کے تین جن  
ہر مطلب کا دولت نعرہ و اشارت نعرہ سے ثابت ہے و دیکھو کہ جو مومن معتقد کہ حکم سلطنت عالم پر ہے و ان  
کا مقال و مقام ہی کہ مستند لکھو انار و ولایت بخدا ہے یہ لکھا اللہ عز و جل نے یہی انداز سے کسی کے پوچھا تھا  
یہ یہ کہ لوگ ان کا کیا حالات و مقامات اولیا و فقرا و زہاد و عباد سے کیا فائدہ ہے فرمایا انکے آیات چند میں جو اللہ  
عالی تعالیٰ عباد و اولیاء میں پوچھا اس کا کوئی جواب نہیں ہے کہ اس قول اللہ کا ہے و کلا نفق حلیات میں انبیا  
اس میں ماسکت ہے و قواعد حکایت و اولیاء و ان کی حکمت میں جن حکایں میں ایک واقعہ کے گیا اور اس کی بات  
جسے می کو لگی ہو و ان سے اور مستند کہ جو بھی ان کی میں باقی نذر پھر وہ ان کیا قواعد کے کلام سے طریق قوم میں  
جسے دل پر اثر کیا پھر خبری بارگیا تو وہ فرد میں ایسا باقی ہو کہ میں ان کے اساتات و غرضات تو فرما لے و طبع و قلم  
لی اللہ کا لازم کیا کہ جو کسی سے اس حکمت کے لئے کہ کتابت عصفور و بھاد کہ کیا کہی ایک پھر اسے  
بل بانو نہ کہ کر لیا مراد عصر سے و اعظم اندر و کر کے سے تیغ و افغان میں اب ان میں سے کتابت اب الیہ  
بولی اللہ انکے لکھیں میں کتابت و کر صلی و کا و طبع ہو جائے ایک اس طرح کہ ان کی کرات و مقامات

کہ ذکر کیا جاوے اور سب اس طور پر کہ اولیٰ مخالفت و مفوضات کو کھانچے یہ دونوں طرح کا ذکر کتب میں ہو چکا ہے  
 قرین چھوڑ کر نافع نہیں ہے اس لئے کہ اگر ہر کتاب میں ایسا لکھا جاتا ہے کہ یہ لکھنا اور نہ لکھنا ہوتا ہے اور وہ اثر سائن کو سائل  
 طرح الی اللہ بنا تا ہے اس میں لکھنے والے کا یہ ہے اور لکھنے والے کے لئے ہے کہ اختلاف اور الکی  
 صلاحیت کا دل میں آتا ہے کہ یہ کتاب مفوضات میں تراجم اولیا و مفسرین و مفسرین کے مع بعض مفوضات کے لئے ہیں  
 اس رسالہ میں فقط ذکر مخالفت و عبارات پر موقوف کر دیا گیا ہے عربی الفاظ کا ترجمہ اردو میں کتاب لغوی الاذکار سے  
 لکھا ہے ہر جہد و حسن و جمال اللہ عرب کا زبان و شیعہ اردو میں کمان اور ہو سکتا ہے کہ کسی پھر بھی اصل مطلب  
 کی طرف راہ نہ پے اور کسی جگہ خاص لفظ عربی کو بھی ذکر کر دیا ہے یہ تمام صحیح خواہ عربی میں ہوں جس طرح کہ عربی  
 سے ذکر کیے ہیں خواہ فارسی میں جس طرح کہ قصار و غیر و کتب تذکرہ میں لکھے گئے ہیں خواہ اردو میں جس طرح کہ اس رسالہ  
 میں افعال ہوا ہے مطلوب ہی سب سے ذات پاک رب العالین اور وہ کو ہم ارمی ارا عین ہے پس اس سے

عبارت انما شتی و حسنک واحد	وکل اولیٰ اللہ لہال لشیبہ
----------------------------	---------------------------

مع حدیث عشق می آیا ہے عربی میں جو عربی ہے اگر چہ پہلے ان اولیا و اللہ معنی اللہ صہ کو چکا نام و کلام اس میں سازن  
 لکھا ہے نہیں دیکھا ہے اور نہ لکھنے کے زبان برکت نشان کو لیا ہے کہ جو بات اولیٰ صحبت سے متوقع ہو سکتی  
 سنی وہ اولیٰ کے کام برکت نظام سے اب بھی بصیرت مدق نیست ممکن الحصول ہے گویا سلطان مقامات و جلال  
 و ایشات و بشارت کا ہرگز نہ الحصول صحبت مدق کے ہے بلکہ اس طرح صحبت سے بھی غیبت نامہ رکھتا ہے  
 کہ صحبت ضروری ہیں احتمال کسی قصور و لغو کا رہتا ہے اور غیور و ادب و اسگیر مال ہوتا ہے اور یہ صحبت معلوم  
 انما سے کسی جگہ روئے ہے بلکہ صاف ہے و اللہ اعلم

ذات من نقش خیال خوش است	من مگر خود صفت ذات آرام
نقش اندیش من جسد از است	لکوی الفاظ و عبارات تو ام

حدیث شریف میں آیا ہے خوشی ہو اور سکون دیکھا محکوم ایک بار اور خوشی ہو اور سکون ہے بلکہ کو نہیں دیکھا اور  
 پھر لکھنا لایا صامت بار معلوم ہے کہ اگر نقدیق یا غیب کا رتبہ نقدیق شہادت سے اعلیٰ و ارفع ہوتا ہے اللہ و رسول  
 کے کلام کا مطلب بات تنہا و اختلاف و تحسین اعمال و صدق اقوال و اخلاص خیال کے سمجھنا مطالبہ پر انہیں  
 مقالات کے سرفہر ہے علم نافع و حصول حضرت علی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود الجہال سے اپنی دعا میں کیا ہے  
 اور عمل حاصل مطلوب شاعر ہے وہی پر وہ میں سنو رہے طالب حق و راضی طریق نجات کو لازم ہے کہ بعد  
 تمسکین عدم کتاب و صفت کے مطالعہ اس رسالہ کا بھی یہ وجہ اعتقاد و انقیاد کیا کرے آئینہ دل کی روشنی کو نظر  
 اس اعتبار کے و در کر کے نظر لگا رہے اور سیکھے کہ گویا خدمت میں ان کا برکت کے حاضر ہے اور بلا واسطہ ان کے

[illegible]

باب بیان من اکابر صحابہ کے

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اول اولیا است محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد المکرم است سے کہیں ہیں  
میں جانتا ہے ان کے مناقب و معجزات عجیب ہیں ان کی وفات امین مہربان و شاکہ مہم جوئی اور مہربان  
مہر شریف و کمال ہے ہر ایک اسی سے تیار ہند و کاکا ہند نام سے قوا و کی مہر و کی برکات سے پسند  
اس مشارکت کسی کو قوت کی کماں بخش ہے

انی بھلوئیے بتوکانی جو دھمرا  
میل میں کرنا کیلئے غل شراب میں ہے

اس فرماتے تھے نبی مقصدی نبی ہے نبی طاقت مجربہ امین و کائنات ہے الذی کذب حیثیت ہے ۲۔  
 اسکو خطا کرتے اس کے کہیں تو اگر قوت نبی و نبوت خدا کر ال ہے تو اب چاہے اگر کوئی کائنات نبوت سے زیادہ پاک  
 محبوب و عاقل و نور آئے ہے ہی اس کے جس کے اندر نبی کی نبوت دیا ہے صحیحاً ہمارے لئے تو اسکو دشمن رسالت  
 یہاں تک کہ وہ اس نبوت سے جدا ہو جائے ہم کہے تھے کاش میں درخت چو تنگ او سکو درو کر کے کھائے یا اسے  
 کہیں طرف و زمین انکسرت رہے تاکہ کھانہ لوگ یا کو کر کے فرمائے کہ میں نے کچھ بہت جلد پہنچایا ہے ۶  
 اور نبی کی پاک و حقہ ہے چنانچہ تو اسکو محال حال کر کے کسی سے کہے کہ او سکو و فرمائے تھے کہ حضرت علی امیر  
 و آلہ سلم سے کہو کہ یہاں کہ میں لوگوں سے کہہ دوں گا کہ اسکو نبی خاص سوال خیال کرتے تھے یا علی و عہدہ کو  
 یہاں تک کہ اسوای مدین کے کسی کسی و سر شہر سے نہ نکلتا ہے نبی امین ۷

عربین کا یہ نبی اللہ عز و جل انکسب حضرت سے کتب میں جانتا ہے سب سے پہلے امیر المؤمنین امین کا لقب  
 تیسرا اچھی کثرت علم و نور عقل و فہم و ذہن و فراغ و مدنی و انصاف و قوت مع الحق و تقسیم آثار رسول و شدت  
 سادہت حضرت پر جامع ہے اس کے دستہ و زبان پر و سال نور انکسب انصاف و شہادت شہر کے میں کچھ پیش و الیہ  
 تھا کہ انہما انصافی نامہ و اخذہ لا اذ حق الحق اللہ عز و جل ایسی ایک برقی میں دو عالم میں تو میں اسکو  
 عاقلین کا میں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے دلیل ہے ان کے کمال و پرہیزگاری و فوق اس کے متعذر نہیں ہے ۸  
 نبی و ہذا زمین پر جو ہوئے تھے وہ تھیں ایک بیوہ لالہ چڑے کا بھی تھا یہ دیکھا کرتے تھے انھیں امر زقی تھا کہ  
 سب سے پہلے و اچھلے وقت میں جلد ہر سال ہا ایک بار حضرت سے اہانت و عہدوں کی فرمایا کہ انھیں پایا  
 فی من دعا انک دوسرا لفظ ہے اللہ کے کائناتی دعا انک ہم کہتے تھے اگر خوف حساب کا منوی زمین  
 و ایک کبریٰ نور میں نبوت کرنا تھا فرماتے تھے کاش میں لوگ بیوہ عاقل و امیر سے گھر والے چکھو تو ان کے  
 چر کھتے چھوڑ دیا کہ کھاتہ میں ہر روز کھانہ اگر شہر منوہا کہتے تھے میں چاہتا ہوں کہ عیسا و یاسین یا ہوں  
 بنا ہی پہنچا ہوں یا چکھو اگر چہ نہ ہو چھوڑ دے ہا ٹھہروں اور عیون کے لئے تمنا آئے کا اپنی نبوت پر لا واسے  
 تھے کہ چکھو تو ہر دھماکے چلیں گے کہ ہلا دین قیامت کے کرن میرے گناہ و گناہے میں آئے اس کے لفظ ال  
 احوال و شہر میں جس طرح اللہ کر نبی اللہ عز و جل انکسب تھے وہ نبی ہی یہ امر ظاہر و آشکار تھے ان کے منصب سے ہدایت  
 جانتے ہیں اسلام کو نبی نبوت حاصل ہوئی نبی اللہ ۹

فان من عشان نبی اللہ عز و جل انکسب حضرت سے عہد و ثامن میں جانتا ہے کہ نبی جو تمام کتب و قرآن حضرت علی امین  
 یہ و آلہ وسلم کے کلام میں آئی تھیں اس کے لقب نبی النورین جو ہے ہا وہ نبی حضور پر چکھو کے پیاسے لکھے  
 تھے نبوت رکھنا اسکو فرماتے تھے اس وقت بایا تھے علوت میں نبی یہ بہت ہنس رہے تھے اس کا حکم اللہ تعالیٰ

اسلام پانچ سو برس پہلے کہ زمانہ میں نکلا تھا پھر ستر ہجری میں اسلام کی حالت میں جو اس وقت تک دنیا میں نہ آیا تھا  
انتظار و کوشش کے بعد یہی اسلام کافی ہے

کیا اگر غریب سے سہارا ملے؟

عقبن بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بروئے غزوہ بدر و اس وقت اب سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ پر ایک جھٹکا تھا  
مردار پہ نوکری لگی اور سب نے ایسا جاب فرمودہ مخالفت کچھ نہ ہو کر کے

نزال و نیا پر سے احوال کی ایسی قیسی	ہست تیرے فیہ مریا کی ایسی قیسی
-------------------------------------	--------------------------------

نام و سخن نگفته باشد	عیب و تیرش منقبت باشد
----------------------	-----------------------

[illegible]

نوشته اند مرا باین مثبت الماوسی	که هر که مشرود دنیا خیر و امنی بوسی
---------------------------------	-------------------------------------

و راجہ انیشہ بہت خوق خواہ فوت چوتے ہر و خچ کر کر نامہ موت کی کر سے



[illegible]





[illegible]

وردن بان و سولش جان مست لازم یار ۱ کیم منشی به و دگر کرت منشی مشهور ۲

کہتے تھے اچھا مرد مسلمان کیا ہو گا کہ جب رزق نہ ملے تو کسی زبان و شرم و خجائی کو نہ کہ وہاں سے اپنے کامیاب سے  
 مسکرمنا بہت ہو تو میں مدد تو کماؤں گا نہیں ضروری اگر گناہ ہو سکے تو وہاں سے میں گرمہ برد کامیاب گستاخوں کی غفلت کو  
 مدد تو کماؤں دست ہے کفن و قسوی بھر تو قسوی کے حاضرات انفس شریفہ کو اپنے اہل کے لینے اور کھانے سے  
 غار و لغت آتی ہے پھر دو دنوں بدست سے دیکھو دو دیکھ کر آیت اللہ علیہ السلام سے آوی ہو رافیتہ نہیں ہو رہا ہے  
 جب ہمکسا ہی جان کر ہاں قدامین دشمن دیکھ کر متوجہ ہیں کوئی بارگاہ کوشت زبان سے فریاد نہ اندک محبوب نہیں ہے  
 ہاں ہے کہ وہ مسکرتا دیکھ کر اسکو دہلیز میں ڈال دیتے تھے ہم ایک قوم کے سید ہیں جسے ہر قوم اور ہر سے  
 دل اور کھولت کرتے ہیں ہر کمالی واقعہ تھے اکی نہیں ملے اندک کو بیجا اتنی اللہ و لیکن موصیائے اللہ

کہد اللہ تعالیٰ عمر عظمیٰ سے عجز نہ کرے علیہ السلام کہیں ایٹھ پر ایٹھ نگر کی صورت کوئی اور صفت لکھا یا حقیقت ہے کہ  
 حضرت علی اللہ علیہ والہ وسلم کا انفعال ہو یا کہتے ہیں کہ اس میں آدم تو نہیں ہے بسا صاحب دنیا و عاقبت دنیا و عاقبت  
 دنیا و عاقبت کا امتیاز جس کا یہ کہ اس کے ہاں دنیا و عاقبت آدم کا عجز نہ کرے کہتے ہیں ایسا تو نہیں ہے و اگر  
 ان کا کہنا آدم انصاف سے نہیں قدم صحابہ سے بلکہ بڑے پرست و بڑے جہاد سے اتنی جہاد سے روانہ کرتے ہیں کہ اگر وہ  
 سستی نہ کرے تو ان میں بہت جوش ہے کہ اس میں جہاد نہیں ہے جہاد حقیقت ہے کہ اس میں جہاد نہیں ہے جہاد حقیقت ہے کہ اس میں  
 ان کو حق کو حق نہ جانے اور ہم پر رحمت نہ کرے کہ اس میں جہاد نہیں ہے جہاد حقیقت ہے کہ اس میں جہاد نہیں ہے جہاد حقیقت ہے کہ اس میں  
 ان کو حق کو حق نہ جانے اور ہم پر رحمت نہ کرے کہ اس میں جہاد نہیں ہے جہاد حقیقت ہے کہ اس میں جہاد نہیں ہے جہاد حقیقت ہے کہ اس میں



ایم جیکو نو، جی میت ہیکا جانوا زادو پ لاکے اندر سے لہو زنی لولہ عدلیہ رت کے مین سے لڑے ایک ایک کار  
 ہر رے سے کوٹکا دیتا ہر دوسرا اعجازی کو تیرے کو اور شادی جتنے کے لئے نہ لگا دو کرئی ہر دیکھو محو تیرے  
 سے اپنے گریہ ہو کر عید اسکا اور سے لیب محو تیرے دے کے دیا ہے

۱۵	دره بشیر مردم تیار نیست	کرم من لبیر کو کرم هر مستغوان کرم
----	-------------------------	-----------------------------------

[illegible][illegible]

عاطف است ای کجاست که در این دل بی درد اند	بر که او بدیدم ازین طائفه آفریدی و دشت
---	--

انجی عبادت تھی کہ ایک دن تفسیر قرآن کی مجال کرتے ایک دن فتنہ احکام کا ذکر فرماتے ایک دن منامی ایک دن شعر لکھتے ایک دن عرس کا ذکر کرتے شرفانی کہتے ہیں ایسے شعر کو بطور ہستہ شمار کرتے عرب کے بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ قبول شدہ کی کتاب اللہ کا واسطہ ہے جس کی جگہ پر ہم سے قیادت مرادیں کا کیا راستہ ہے حوزہ دہلوی و فاضلہ بیسویں میں حوران کہتے ہیں میں نے ملازمین عباس میں حاضر ہوا لوگ کہتے تھے کہ ایک غیبی ہر ذکر و نامی کن میں کس گیا ہستہ ہر ذکر و نامی باجب قبول کی جی رہی کہ تیرے اور تیری یا ایچہ النفس المطمئنة ہر جی الی سر لکھ را حبیہ مرصیہ فاضلہ فی عبادہ و ادخلی جنتی الی قرآن میں ہے

ای مبارک و عزیز و پر عظمی	مالک آن بقسمت و عزیز و شایسته
---------------------------	-------------------------------







سید مرثیہ کو کہتے تھے تو اسے نسک کی آیت میں اور نہ لکھا ہوا ہے

چو کہ موزن سب خود کندہ و سب	آدم کا است کہ اور چہ دروازہ است
-----------------------------	---------------------------------

اس نامیہ اور گاہوں سے کہ اور کو رکھا میں جانا چوں کہ وہ اس سے چھوٹے تھے غریب نہ تھا وہی اتنی رہ گیا اور اس کے  
ساری مروت میں چھوٹے ہوئے اور اس کے کوئی نہ جانا سمجھ میں وہ آدمی تھا کہ کہتے تھے ہر گز اس سے  
سے رحمت دی ہے کہ اسنادی رتبہ روح علی اللہ کہ اس کے لکھا گیا ہے ہے اس کے گھر میں آپ کا رہا ہے  
کرتے کہتے میں جانا ہوں کہ ان سے کہتے تھے کہ یہ ایسے لوگ دیکھے ہیں چھوٹے مقابلہ میں کہ  
اپنی جان کو چھوڑ دیا ہے میں نے نہ دیکھا ہے

میر تقی میر سے صاحب کلام اگر اس میں عصیان کر لگا تو فرسوت کیا جاتا ہے اور اس کے فراق کو دیکھ کر  
ہو گا ہی خدا میں باہر لگنا ہوں ترسے اس زمانہ کی حسین بنو نیر کو کہتے تھے یہ تو قریب باہر چاہیں کہ  
مہمیت پر دیکھیں اور نہ منع کریں

اوشہ مسلم مولیٰ و ایک عورت صاحب کبر و عداوت سے تھے یہاں تک کہ گدا گدا کر رہے تھے لگائی جاتی ہے تو یہی  
کہ کہ عمل میں مروت لکھ لکھے و گناہ پر مروت ہے اور کہتے تھے گویا صاحب دوزخ ہے کہ ہر گز نہ دے دیا ہے  
مردم سے اپنے ہاؤنڈز میں جاتا ہے انداز کے ہاؤنڈز پر لپکتا ہے کہ

میں لہری رمی اللہ بے ایک اپنی ترنیاں کے تھے قید ہو کر آئے اللہ کے غلام تھے انہیں عورت نکال آتھا  
کو اور دوزخ کیلئے اس میں کے لئے عاقبت لکھی تھی کہتے تھے کہ عارف کے سالار چکے مسلمان مضمون میں اللہ  
مسکسی ہا کہ ساتھ اوراد و جہر لکھتا ہے تو اس کو ابلی و ولد میں مشغول ہیں کہ اسے شہر تو اس سے کہ  
جب گھر سے باہر نکلے تو ہلکے بک اور کھڑے بہتر دیکھے

سرت فرائض ست دلیل مٹاوت ست	تبع امیل و انھیں قرآن شرافت
----------------------------	-----------------------------

عزیز تھے نہ مہمکن کہ کہے تو بکڑا ہے تو قریب اور کھاتہ سے بڑھ جاتا ہے جب وہ بارگشا اور ہا ہا ہے  
نہروہ کرنا ہے تو انداز اور قریب اصل و ماتہ حکایت ایک شخص نے سنی ہوئی لاشکوہ کیا کہ اس کا جس کا کہتے  
قریب اور کہتے تھے کہ وہ لوگ ابلیس میں سمیت کے لئے روئے تھے اور غور قریب اور بھر ہے اور کو نہیں لکھا  
ہے اور لوگوں کو کہتا ہے کہ وہ لوگ ابلیس میں زیادہ تر رہتے رہتے تھے اس سے عوام میں اللہ بے کسی وہ  
ازادہ ہو کر اسے تو اس کے عیال کو موت دیکھ ہے وہ ہمد عبادت کے لئے عالی ہو جاتا ہے آپ کا ذمہ کرنا  
اسے اس کو چاہیے میں میں ہے نسک کی حکایت کیسے پوچھا کہ معز میں کوئی معافی ہی ہے کہ اگر تو کہتے  
مناظر نفس و دین تو میراں ہا ہا ہے اس میں آدم اگر تو میراں کہ دیکھے تو غرور و ابل کو دس رکھے تب ہیستے



تو مثل اس کے بیٹے جب باپ کو کرتے تو رون سے کہہ کر دیکھو کہ ہم میں سے کون سا بڑا ہو گا تو کہتے تھے قسم ہے اللہ کی عزت نہ کی کہیں  
 جو ہم کی گردن کر دے یا ہے اللہ اور سکو ملک بارگاہوں کے کہنے میں کہتا ہے کہ کسی کوئی قصہ آگاہیت  
 دیکھا ہی ہے کہ تھیں وہ شخص ہے جو دنیا میں رہا اپنے گناہ کا بغیر عبادت رب پر دلاؤم ہر دنیا میں ساری  
 ہے اگر اس پر سزا دے تو کہہ کر دے گی اللہ اگر وہ شخص سوار ہو جائے تو چھوٹا قتل کوئی مرد صالح کا دوست رکھنا خود ان  
 کا دوست رکھنا ہے جسے کہیں کو نہیں دیکھا کہ لب دنیا پر اور سکو آفت سے بچاؤن مگر اپنے فالہب آفت کو دنیا  
 میں بقدر نصیب کے لے جاتی ہے نہ بہت ہے نہ ناچہ افاقہ میں نہیں آتا اگر وقت مشاہدہ ہو کر کے ۵

سخت ساقی روز محشر باعداد	سخت ہی سیدار گرد و زم شب
--------------------------	--------------------------

ہمیں دین سبب راضی تھا بعد نہ کہتے تھے اوس کاومی میں کچھ فریادوں ہے جو صحیح نہیں کرنا ہے دنیا کو واسطے بچا  
 ہون و ہم اور ملزم کر سیکے جائیں برس ملک کوئی نہ تھیندہ مباحث میں ملنے قوت نہیں ہوا کہتے تھے نہیں برس  
 مگر ان کے انان نہی مگر میں سو جو دنیا میں برس کے ہو گئے تھے کہ تھیں کہیں نہ تو کبھی کوئی مشافہات تر  
 عزتوں سے نہیں ہے ہم سب پر واپی انگین انھوں نے ملے مگر ساتھ انکار مل کے کہیں ہمارے عمل صالح اکارت  
 جو دنیا میں چکا کہتے تھے اگر عبادت ان میں رواں ہے تو اس کے یہ کرناٹ پہنکا بازار شہر میں پیرا ایک اور انھوں  
 اوسکی ہیبت سے لوگوں کو نہ کیا اور نہ ہی سبب نہ کی کہتے تھے ہر کام اللہ کے لئے ہے وہ ظہیر جلیل ہے جو شخص  
 مستغنی دانت ہر ماہ لوگ اوسکی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں لوگ ان کے پاس افن لیا کرتے تھے حلقے کے پاس ان  
 کے پر دہا لگتے جاتے ہیں نصیب انکی ہیبت کے حق ہیبت حق است ایسا انھوں نے نہ کہتے تھے کہ کسی شریف یا عالم  
 یا فاضل نہیں ہے نہیں کچھ عین تو لوگوں کو اس کا عیب کرنا دیا ہے ہر کا فضل نقص سے کڑھو وہ نقص  
 اوسکے فضل کو دیا جاتا ہے رضی اللہ عنہ ۵

آئینہ خود باطل صفایا بیا زین نیست	عید پہ کس پوشش تباہی و ازیر نیست
-----------------------------------	----------------------------------

عزیم بن زبیر رضی اللہ عنہ انھوں سے مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کر کے اپنے گھر میں بہرام  
 عیش عزت اختیار کر لی تھی کہتے تھے وہ اسکی بوجی کسرایت و مساجد لعل لاهیة و اسوا لہم کا خیر  
 و الفا احشہ فی فیما احمد عالیہ فکان فیما کمالہم فیما خافیہ ۵

عزت کریں کہ آپ میں سہل قیمت	درد اس صید چو کشد پا گم نشود
-----------------------------	------------------------------

ایسی ادا دہت ہے جسے تم علم سیکو اگر تم صابر قوم ہو گے تو کیا قوم ہو جاؤ گے جہل بہت بڑی ہنر ہے جس  
 سے اس کا قیمت پانچ سو دینار عبد اللہ کے لئے تھے پانچ سو دینار ہو گیا اور سکو کاٹ ڈالا سکو  
 معقوت مشی الی اللہ فیما لکرتے رہے ۵

<p>مرد کا شمار اس میں ہوتا ہے کہ کچھ عاصیت سے دور رہی اور شہریت</p>	<p>جس کا نام اس میں ہے کہ جس نے تھام لیا کہ کما فی اللہ اللہ تعالیٰ فی الحقیقت لی احق است! میں افضل</p>
<p>مرد کا شمار اس میں ہوتا ہے کہ کچھ عاصیت سے دور رہی اور شہریت</p>	<p>جس کا نام اس میں ہے کہ جس نے تھام لیا کہ کما فی اللہ اللہ تعالیٰ فی الحقیقت لی احق است! میں افضل</p>
<p>مرد کا شمار اس میں ہوتا ہے کہ کچھ عاصیت سے دور رہی اور شہریت</p>	<p>جس کا نام اس میں ہے کہ جس نے تھام لیا کہ کما فی اللہ اللہ تعالیٰ فی الحقیقت لی احق است! میں افضل</p>
<p>مرد کا شمار اس میں ہوتا ہے کہ کچھ عاصیت سے دور رہی اور شہریت</p>	<p>جس کا نام اس میں ہے کہ جس نے تھام لیا کہ کما فی اللہ اللہ تعالیٰ فی الحقیقت لی احق است! میں افضل</p>
<p>مرد کا شمار اس میں ہوتا ہے کہ کچھ عاصیت سے دور رہی اور شہریت</p>	<p>جس کا نام اس میں ہے کہ جس نے تھام لیا کہ کما فی اللہ اللہ تعالیٰ فی الحقیقت لی احق است! میں افضل</p>
<p>مرد کا شمار اس میں ہوتا ہے کہ کچھ عاصیت سے دور رہی اور شہریت</p>	<p>جس کا نام اس میں ہے کہ جس نے تھام لیا کہ کما فی اللہ اللہ تعالیٰ فی الحقیقت لی احق است! میں افضل</p>
<p>مرد کا شمار اس میں ہوتا ہے کہ کچھ عاصیت سے دور رہی اور شہریت</p>	<p>جس کا نام اس میں ہے کہ جس نے تھام لیا کہ کما فی اللہ اللہ تعالیٰ فی الحقیقت لی احق است! میں افضل</p>
<p>مرد کا شمار اس میں ہوتا ہے کہ کچھ عاصیت سے دور رہی اور شہریت</p>	<p>جس کا نام اس میں ہے کہ جس نے تھام لیا کہ کما فی اللہ اللہ تعالیٰ فی الحقیقت لی احق است! میں افضل</p>

محرورین میں العاجین یعنی اللہ عزوجل کے لئے کہ اس کی مومن و غیر مومن دونوں پر کرتی ہے اگر دائرہ انداز پر نہیں کرتی مگر  
کے دل میں جتنا کہ فراموشی ہو اس کی عقل گشت ہوتی ہے اور اگر وہ فراموشی کو بہت دوست رکھتے تھے اور اس کی صحت  
پہن سالہ کرتے تھے جو کوئی اور ان کو مدین کے لئے لے کر دیا و سکھایا وقت میں پہن کر ہے ان کو مگر کہ ایک جامعہ میں عرفی  
ہا تھا کہ اگر وہ مومن نہ ہوتے ہوں تو ان کو دیکھ کر میں ہفتین ابوبکر و عمر سے ہر کسی چون اگر میں والی ہوتا  
تو ان کا قرب حاصل کرتا ہوں لوگوں کے حق میں اگر جو کہ ابوبکر و عمر سے غرض میں فرماتے تھے کہ ان کے ساتھ رات سخت  
بہن و عروج سے بہتر نہیں ہے بلکہ میں میری مسئلہ انتقال کیا میری کہ جس شخص میں نماز پڑھتے تھے اسی میں  
میں ہوں

مفسر صادق یعنی اللہ عزوجل بن امام محمد باقر کہتے تھے کہ میں نے اپنے آپ کی تفسیر میں مجلس میں اور دست مطلق اور  
حدیث میں دست و پا دست و پا دست و پا دست اگرچہ ضرور نام رکھتا ہوا تھا لیکن میں کام کے تمام نہیں ہوتا ہے ایک ہے  
کہ اس کو مدین کے دوسرے کو دیکھ کر سوچا کہ یہ کون ہے کہ اس میں مدین کے صغیر کے تھے جو باہر کا تھا  
میں سے تمام دیکھ کر میں نے سوچا کہ یہ کون ہے کہ اس میں مدین کے صغیر کے تھے جو باہر کا تھا  
جس کی کہ پاس سے جاتی ہے تو اس میں اس کی لیا جاتی ہے حکایت شریفی کہ میں امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
اور ان کے پاس گئے تو فرمایا مجھے سنا ہے تم قیاس کرتے ہو ایسا کام مگر وہ یہاں سے پہلے پہلے قیاس کہتا تھا ابلیس ہے تم  
جب کسی مسلمان سے کوئی بات سنا تو اس کو عمل میں پہنچا حتیٰ الوسع عمل کرو ورنہ پہلی بات کو دست کر دے جب کہ  
جو تو مستعد کر دے کہ میں یہاں سے پہلے گئے کی نار ہو چکی ہیں سنا ہوا کہ امر میں ہے اگر وہ کچھ حاجت  
جو ان کے پاس یا ہوا یا محتاج الی لکھا ہوا نہ دے مامون کو کہ وہ شے ان کے پاس موجود ہو جاتی فرماتے تھے  
میں اللہ میں دیر ہو وہ بہت استغفار کرے جس شخص کو اپنے اصول کا تھا و منظر وہ وہ مانتا تھا اللہ  
نور کا جالہ کے فرماتے تھے اللہ نے دنیا کو وحی کی ہے کہ جو شخص میری خدمت کرے تو اس کی خدمت کرو اور جو  
میری خدمت کرے اور مکر و قہر دے مسئلہ میں یہ تمام مدینہ منورہ انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ

محمد بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو کئی تھی اس میں نے اس کو دیکھا یا تو شکر میں  
ان کا اندازہ نہ کر سکتا تھا یا نہ وقت کے ٹپکے بے ہوش رہا کہ کتنی عیب آتی تھیں لیکن اس کی بجا سے باز نہ آیا  
جس میں عیب نہ ہوئے اس کو ایک کر کے کہہ جاتی تھی لیکن فی ظاہر و حشر عبد اللہ کی اسی طرح کی تھیں کہ اس میں  
میں اہل ایمانیت اہل ایمان میں رکھا یا مثل ان کی عورتوں کے ہو گئیں قابلہ میں ہیں عیب ہے وہ عیب ہے  
میں وہ کہ میں جنات سے نہیں گیا لیکن جو اسی سے کہہ دیا تاکہ ان کو اختیار ہے میرے سر پر ایک ایسا  
کام آیا ہے جسے تم کو جسے قیامت تک مشغول کرو دے تاکہ لوگ صلیب سے خارج ہوں اب تم میں

[illegible][illegible]

ہرگز کھام و شراب و زنا و زانیہ و غیرہ پر حکما حرام ہے۔ ایک آدمی کو بتا کہ وہ کہتے ہیں اللہ کا کفر و جہوک  
 اللہ سے من اجی کما و شمس عاقبت جس سے کہتے تھے کہ یہ قول ہم دن قیامت کو سنا کر لگی کہ کاش لوگ کلام پاک کے  
 جو کہتے کہ کفر اور ایمان کے لکھا ہے وہ نہ کہتے تھے جو کہتے تھے کہ ایمان و کفر ایمان و کفر میں نہ تفریق ہے بلکہ ایمان  
 وہ ہمارا ایمان ہے جو ہمارے پاس ہو گا کفر ہی کفر ہے یہ عداوت و بغض ہے اور کفر و ایمان پر سوار ہوا کہ اپنی  
 دوا میں کہتے تھے اللہ کا کفر نہ الہا ایمان بھی میں اعلیٰ اسماعیل بن ہارون جب حجاج والی عراق ہوا مکتب  
 میں اس کے نقل کیا محمد اہل حق والی دایاں

حجاج بن یوسف نے کہتے تھے نہ عاقبت کفر و کفر و کفر و کفر بلکہ ایمان و کفر میں تفریق ہے کہ ایمان اس کے  
 کہ کتب حقانی سے میں ایمان علیہ السلام کی روح کی ہے ہر اہل حق کے بقول کہتے تھے الیٰ اللہ العبد اندا و اب  
 اور حضرت العرب علیہ السلام میں ہر کو کے قریب ہے اللہ العبد اندا و اب و دونوں متعین برابر ہیں و لا لک  
 و لا یغنی عنی اور یہ سب سے مستور ہے اگر شکر قائم مقام ہے سو حق و دونوں برابر ہیں عیسے قریبیت میں اللہ  
 و حق میں حق و اللہ سے و اللہ سے

مسعود بن عمر زانی بن کہتے تھے جب کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے حکما حرام ہے  
 لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے حکما حرام ہے لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے  
 حکما حرام ہے لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے حکما حرام ہے لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے  
 حکما حرام ہے لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے حکما حرام ہے لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے

ابو العالیہ رحمہ اللہ کہتے تھے جسے شریعت لوگ کہتے ہیں وہ قیامت کو کہے ہیں کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے  
 حکما حرام ہے لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے حکما حرام ہے لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے  
 حکما حرام ہے لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے حکما حرام ہے لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے  
 حکما حرام ہے لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے حکما حرام ہے لکھا ایک کہ کفر و زنا لکھ دوئی ایک کو زانیہ و اب ہر ایک ہے

کہ میں اللہ تعالیٰ نے کہتے تھے کہ اوقات احوال مذکور سے بھرتی ہو جائے سب عورات میں کھڑے ہو کر  
 والدہ کو کہ اللہ تعالیٰ نے کہتے تھے کہ اوقات احوال مذکور سے بھرتی ہو جائے سب عورات میں کھڑے ہو کر  
 والدہ کو کہ اللہ تعالیٰ نے کہتے تھے کہ اوقات احوال مذکور سے بھرتی ہو جائے سب عورات میں کھڑے ہو کر  
 والدہ کو کہ اللہ تعالیٰ نے کہتے تھے کہ اوقات احوال مذکور سے بھرتی ہو جائے سب عورات میں کھڑے ہو کر



جس پر اس طرح اس کے پاس جس کسی کا ذکر برائی سے کیا جائیہ اور اس کا ذکر بھلائی سے کرتے جب گھڑے باہر جاتے  
 اس کے لئے عزت و احترام ہے جسے کہتے ہیں کہ اس کا نام نہیں ہے تو جادوئی اس سے جب بات کرتے دلی زبان سے بات  
 کرتے ہوئی بات کہتے سبب اس کی دکان کے حکم کیست باجبت قرین کے ایک ناموس جو گئے تھے دار و قعد  
 جیسا کہ کہہ رہا تھا کہ اس کے لئے جادو جی کو آجیا نامکین شری و حیات امانت پر کر دنگا کہتے تھے حکم و ش  
 سے کہہ رہے تھے اس کا شریان کرے اور وقت غضب کے اس کی خبر کو چھپائے فراتے تھے لوان اللہ فوب  
 سہما القاصد را حداد بن ابی معنی لکھتے تھے لوان بنی الزکریا و جی بود سے یکس چادری من ہی تو اس سے  
 کوئی اسے خواب کا سوا کرنا کہتے تو اس سے بیداری میں خود ہر چھو کہ وہ ہر وقت خواب میں دیکھتے ہے کچھ دیر  
 کے بعد اس کی حکمت کی ایک شخص سے کہا تھے صاف کرو میں نے تھک رہی تھی اب یہ کہ میں ناموس رکھتا ہوں کہا  
 کہ کو کہہ کے خام کر اس میں میں سے کمال کروں و کمال اللہ تم کو صاف کرے کیسے فتویٰ پراوگی  
 میں کی اور کیا سمجھا رہی اس سے بہتر فتویٰ دے کہ وہ اگر ہر ایک سے فقہ کا امام و قرین ہرگز ہماری عقل  
 سے کم نہ ہو اس کے لئے میں کہہ رہی تھی اس کی قرین امثال کیا ؟

خاتم بن اسد بن ابی سہیب ذکرنا کہ اس نے اپنے ایک اصناف سے ایک ہو جاتے کہتے تھے اس ذکر واسطے ذکر  
 کے لئے میں انہیں بیان کروں گے برابر گناہ سے ہونے میں جب لوشتے ہیں ایک گناہی اور باقی نہیں رہتا  
 یہ کہ اس میں ایک نام لیں کہ اوقات حرمہ و نکاح سے اللہ ان کے اعطیت احکام من خلقات الصلوٰۃ فی  
 قمرہ و فاطمہ علیہا السلام کے اور شت کہ ہر ایک تو یک شت گئی دیکھ تو قرین کرے نماز پڑھے ہیں کہتے تھے نماز  
 کی حالت سے اللہ کی زمین میں اگر انسان کب جہر کسی کو مارتا تو یہ نفرات مائد تدا اللہ لنگہ و هو قائم ایسے  
 ہی خواب فراتے تھے میں ہر ایک نماز مشقت سے پڑھی اب میں برس سے پڑھتا ہوں جب سرگئے تو لوگ  
 اس کی قبر سے آواز دت قرآن کی سنتے تھے رحمت اللہ تعالیٰ

اس میں یہی مزہ ہے کہتے تھے اس میں نہ افاضی و کریم فاضل نہ ہے جو ہر ایک سبب ہے کہ اس کے  
 مع السجود و الاستیاء مع التوحید و اللہ اعلم من کما ہوں مراد محمد و انھیں مقرب فاضل و قرین شکر و بخت کا  
 راجع بھی ہو

فرشتہ بھی گئی والی امور و مع کہتے تھے میں نے خواب میں ایک نواسی لکھنی سنا دی کہتے ہے اسی شاہد یہود تم مذہب  
 شرافہ تم عظیم شکر کرتے ہو ذہن پر میری حکایت ایک عابد بنی اسرائیل کا ذکر ایک بہت کے ٹیلے پراویں  
 رہا ہے میں ہوا کہ قضا عالی تھی اس سے کہنے کی کہ اگر یہ ٹیلا ہو تو قرین بنی اسرائیل کا بیٹا ہوتا اللہ نے





ایک ایک زنا سیستی سیدی	طریق نیست تیر زنا ملک و سید
------------------------	-----------------------------

انگریزی لکھی ہوئی ہے کہ جو کسی شخص کے لئے لکھا گیا ہے اس میں سراسر مصلحت اور نفع ہے اور اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کا حال بخیر ہو اور اس کا حال بخیر ہو

تو زنا کی تہ سب سے زنا کی تہ	سب کو وہاں چھوٹی گلی فرود گلی
------------------------------	-------------------------------

وہاں سے اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس میں سے کوئی ایک شخص بھی نہیں ہے کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کا حال بخیر ہو اور اس کا حال بخیر ہو

اور پاکستان کا دور دورہ	سب سے زنا کی تہ سب سے زنا کی تہ
-------------------------	---------------------------------

وہاں سے اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس میں سے کوئی ایک شخص بھی نہیں ہے کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کا حال بخیر ہو اور اس کا حال بخیر ہو

وہاں سے اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس میں سے کوئی ایک شخص بھی نہیں ہے کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کا حال بخیر ہو اور اس کا حال بخیر ہو

وہاں سے اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس میں سے کوئی ایک شخص بھی نہیں ہے کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کا حال بخیر ہو اور اس کا حال بخیر ہو

ہر کسی کی حاجت و ضرورت کو حل کر دے	دست در پورہ ہر دور ہر وقت
------------------------------------	---------------------------

وہاں سے اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس میں سے کوئی ایک شخص بھی نہیں ہے کہ اس کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ اس کا حال بخیر ہو اور اس کا حال بخیر ہو

2

•

11

1

3

1

2

Page 1

2

57

19

15

10

Letter





توڑ دیتا ہے جس پر اللہ موموں میں سے کہتے ہیں کہ تم نے اس کو کھنکھائی ہو تو کھانا صاف اپنی بیاضی کر لیا کرو  
 چاہو تو میرے والے کے لئے سب سے

داشت اللہ کی کریمہ ملک	چون گو گاہ نای و سید چنگ
برافضہ علی سوال کردہ از دست	کین چو نہ دست یک بخت و سکتی
باور سرد و چشم گرین پیر	گفت عذا المی عیوت کثیر

کہتے تھے ایمان خیر اس ہے پاس اس کا کہنوی ہے نہ نیت اور کی جوار ہے اکی ذات مسئلہ میں ہمیں نفاس سیر میں  
 فوج مقدس کی کہتے تھے روایات سیرت پر آگاہی این والدہ اعلم  
 میمون بن مرثد بن جحش کہتے تھے کہ وہ کہنا تو ہی کا عصیان خدا کو ترسے واسطے اور کے کثر نمازات ہمراہ میل  
 الی القبا ہی کے جحش سیرت کسی نے لکھے کہ ایمان کہے لوگ ہیں وہ کہتے حسین ہم اپنی گروین  
 دربارہ ہند کر کے پٹھان ریگے یہاں تک کہ ہمارا نرق ہمارے پاس آئے کہ آیا ایک اسحق قوم سے اگر الکا یقین مثل  
 یقین الیہ سیرت فلس کے ہوتو بات الیہ کریں کہتے تھے اسی انصحاب فوج قرآن کو مہمان نہ شیر لگا اس سے فنا  
 کا لعل اور ہوا و دیا کر دنیا سے آفت کو افرات سے طلب کر اپنے اصحاب سے کہتے تھے کہ تم میرے مشیر و وہاں کہو جو ملک  
 میری گئی کہ کوئی اسے نہ بھائی کا نام و غیر خواہ میں ہوتا ہے جب تک کہ اس کے منہ پر وہاں نہ کہے جوار سکون کی

از صحبت دوستی بر بزم	کا شلاق دم حسن مبار
کو دشمن شوق چشم بہاک	تا عیب مرا بہن مناید

مکن جب کسی کو دیکھتے کہ سواد ہا ہے اور کوئی شخص اس کے پیچ پٹا ہے تو کہتے قاتلک اللہ من جبار  
 حاکم سیرت الیہ کر لیا کہی کے ہاتھ سے گرم شور باہر پر گیا سر بل گیا وہ کاپ گئی کہا کہ پڑھیں  
 قرآن دادہ واسطے اللہ کے کہتے تھے جب عورت و در میان دو برابر اور کے شایم ہو گئی تو اب تجزیرات کا  
 کہہ کر نہیں ہے

گر در بینی جو بامنی پیش منی	وہ پیش منی نہ بامنی در بینی
-----------------------------	-----------------------------

یقین بن سہد معنی اللہ عنہ یہ کہتے تھے جسے شرم آتی ہے کہ میں ان باؤں سے گردن کبہ کے طوائف کروں  
 جیسے میں طرف نماز کے ہزاروں اب انہیں اقام سے چون کہہ و جہنم بولان حکم سیرت الیہ شخص  
 کہتا کہ وہ کہتا ہے کہ فلان آدمی متنی ہے کہ اس سے ہے لکھو تو نے کسی متنی دیکھا ہے ہے متنی کی علامت  
 یہ ہے کہ جب ذکر نماز کا منہ جان لکھا لے یہ جب اللہ کا ذکر سے کو مثل طیر نوح کے پیر پڑا کہتے تھے  
 کہ شرم آتی ہے کہ میرا اللہ کے کسی اور شے سے ڈروں ایسے کہروالے جگہ دسترخوان پر محل کی روٹی

جو امر نہ ملے اس کی کیا بچون حبیب! کسی کوئی کالہ لہو کی یاد میں ہے وہ نماز میں چاہے گھر سے باہر میں  
 کیوں نہ ہو پھر اگر ہوا تو یہی جتنے ہیں تو کدو بھی نہ کھڑا آتم میں لہو قوم میں نہایت بڑا فرق ہے اور کی طرف دیا  
 سند کیا سادہ وہاں گلے سے دیا ہے پیو پیری تم ہو کچھ پیو کچھ دو کئی کوئی تم میں ایسا نہ کہ علامہ مرین ولی اللہ مد  
 اور تین جلدوں کے علی ماہر مرین اللہ کا دوست ہے اللہ باطن میں نہ لاشن وہ ہے

[illegible]

کہ اگر ہم یہ دیکھیں کہ یہ کتنے سے نہیں دیا گیا بعد و لہذا ایمان کے کوئی شے بہتر نہیں ہے اور ان سے کہتے وہ لوگ  
 اپنے جہنم کو تفسیر کر رہے قرآن کی آیت کرتے سے ایتہ جو کوئی چاہتا ہے وہ تفسیر کرتے بیہ ہوتا ہے کہ اس میں  
 قلم و علم کا یہ زیادہ حسین میں تفسیر نہیں کہوں بڑا زاد ہے کہ کہتے سے لا باس ان سلام علی الغیابی اذا  
 كانت الذیك الاحیاء او بینکھ معروف شمرالی کہتے ہیں مراد سلام ہے اس پر مزاح پر ہی ہے جیسے کہ  
 حال ذہ السلام حلیف کیو کہ سلام جمع ہی پر کیا جاتا ہے ہر کہہ یا بھیجی بن لیکن ذلک من باب  
 اذا افتاح من و فسد ذان امر کتبہ الامتحن منضم اور وصلحان فضلا اور فغنا عند قدرا امرالاج  
 والله اعلم کہتے تھے آدمی کوئی کلمہ ہم نکالتا ہے اگر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اور اس کلمہ کے سب سے  
 جنس میں بگڑا ہے پھر اول کیا کتا جو اصل جہوں سے تا فرغ اس جنت پر پڑتا ہے تا دور کرنا یہ وہی سو اور ہوتے  
 اور ان کا تا دور کرنا جاتا اور او سکودائیں ایمن نہ لیا جاتے اور کر کر کر اور مٹاتے اور کہتے کہ ہے کرنا اس کا اور ہر  
 ملنے کو کیا ہے تا دور ہر کسی کپڑا حضرت ان دنوں کا پستے اور کہیں معطر کا اگر دیکھتے والا یہ جانتے کہ وہ عالم نہیں  
 میں کیا جاتا آدمی میں شہر میں اشغال کیا جاتا

عراق بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے کہنے سے ہر کسی کے لئے ایک عمل میں جو ہے سید علی میرا دگر دے ہے عجب اس کا یہ کہ کفران کرتا ہے کہ تو اچکھو من دون سے بہتر ہے طریق خاص کا رویت منکر سے جس کے تفسیر کی قدرت نہ ہو ہے



[illegible]

<p>۱</p> <p>مردم کے غرض تمام کی سچے بنے</p>	<p>۲</p> <p>ہر کج عمل میں شام کی ہے</p> <p>یہ ہلکتی کہ کڑھیا گئے ہیں عمر</p>	<p>۳</p> <p>عورتا کی سچی ماس کی سب سے</p>
---	--	---

کامیابی عورت سیکستادنیست که را با هر روزانه شمع در شرفه ان اوست

داخل من المذبح الى زوايا

فاروق نے ہر کسی کی زبان سے تمہیں اور ہر لڑکے سے ان لوگوں کو ادا ہے عرض کیا کہ تمہیں علم ہو کہ ماقبل نامی ایک  
 آجکے ملک لوہا کا ہنر کیا ادا ہے جو کہ عقل ہے نہ لنگ نہ جبر و اہل مسئلہ میں نہ کام نہ ہنر نہ گناہ  
 نا اہل ہیں تیس سو پچھتے تھے ٹھوکر مٹ نہیں پاتی ہے کہ خدا داد ہے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے سے کچھ کچھ نہیں  
 امتیں سے چھٹتے نہ تھے حجاز نے حبیب اکو سولی پر چڑھایا عرب علیہا پر ریشہ پھیل گیا کہ کون سے انکی  
 ہر شاہداری میں تمام ملک ہر اوس ملک میں یزوت کو چنایا ایک ناؤنگ مصلوب رہے کسی نے اسے مال ادا  
 قوم کو ہرچہ ہوتا تھا اور کئے اعمال خلیل سے لیکن وہ بے سیر تھے رضی اللہ عنہ  
 یسوع بن خورش مسیح یہ کہتے تھے نمازی بیلوں کو ملات رات کی نہ ٹھوکر لک کوشتی ہر جانور کے اگرچہ جسے بے گناہی کی تھی  
 یہ سچا ہے نہ تو یہ سچا ہے اگرچہ کہ دنیا کا سادہ چرگانی ہے اب سوا فرات کے لوہا میں کچھ گناہیں نہیں ہے جسکی  
 سادہ کی آبرو کی کو آبرو کا وارث بنانا ہے

برج آید به پادشاه خود می	برج آید به پادشاه خود می
و بگوید و این گناه است که فر	و بگوید و این گناه است که فر

[illegible]



اکل وفات سلسلہ میں مبین

مگر میں مصروف سرچ رہے تھے شیطان مبین پر جیہ و مشورت بھی لیا وہ آدمی لیکر نہ دیا کرتا ہے انکو مبین کوئی  
اسکے اقران پر رش کرنا تو یہ اس واسطے کیا کرتا ہے لیکر مبین پر ہے مگر وہ ہم لوگوں کا دور ہو جائے کہ یہ اعلم تر  
میں اس کے ساتھ جب ذکر اختلاف کا آتا ہے اس وقت کہ دوست کہو کہ دوست کہو کہو دیکھتے ہیں کہ اگر تم اوکو دیکھتے  
تو تمرا لکھو بل جاہم ہے نفوس کو اوکے مقابل میں جو رہا ہے تھے کہتے تھے اگر موصوفہ اوکے فاضل  
یکسو لکھو العار والہ اس بیانی میں کہ یہ تو فتن کی خاطر داری کرو کہ یہ کھانت کرتے ہیں جسے عار و ذار کو مبین وفات  
سلسلہ میں ہو لی نہ اذت تھائے

نور خاں میں ہے کہ جسے عار و ذار صاحب دیت تھے انکو دیکھ کر دل کا پٹے لگتا مات کے مبین خزانے تھے ایک ٹکٹ  
خود پر مکتوب دے دو ٹکٹ دو دن برائیوں کو قیام کر لے باقی سے ٹکٹ کو اپنے کہہ دینا تو بڑا چھوڑ دے کمال کرتے  
تو وہ ٹکٹ باقی ہی عروضا کرتے ہیں سلسلہ میں انتقال کیا ہے

میں نے مبین مبینوں کو دیکھتے ہیں تو اگر اوکو نہ بڑا ہے دیکھتا تو کہتا کہ یا مبین مر جائیں گے اوکے داری  
تھے ہے چھک جاتی ساتھ برس تک جانا کہ ان کا عالم اعلیٰ ہے رات کو روتے صبح کو سر پہ لگا کر تل ڈالکر باہر  
لگتے اگر لوگ یہ یا مبین کہنا شروع تھے ابنا عمل لوگوں سے نفی کرتے آؤ کو تھپ ہے جو گئے قائل کو نہ لے ایک ماہ  
تک انکو قید رکھا کہ عیدہ خدا تک متولی ہیں نہ مانا جاوے بلکہ دیکھتے تھے اگر وہ اوکے لکھا نہ ہو مگر یہی نصیحت دینا  
کی کہ ہم سختی داخل نہ کر کے ہیں عمارت گنتے کہ سماعت و نکات علم سے لذت لیتے ہو ملاکہ ملا علم سے عمل ہے  
تم اگر اپنے علم عمل کو نہ دیا ہے سنا گئے اس کے علم میں کوئی شے دلائل و دلیا پر مبین کرتی ہے بڑا بہ و نیکان  
ہے کہ لوگوں کی لذات سے ناہو چھک مبین انتقال کیا ہے

سلمان بن امران اعلم اکی مجلس میں انکیا و ملاطین اھتر حاضرین ہوتے تھے معاذ خود ان مشہد کے حقیقی تھے  
کہتے تھے جو کوئی خیر پر قائم نہ ہے اس سے نقص عمد کرنا و فہمہ ہے جب سوکر اوٹھتے اور باقی نہ پاتے تو  
دھار نہ تیر کر لیتے یا انکے باقی نے اس قدر حفاظت طہارت کی کرتے کہتے تھے میں خدا ہوں کہ کہیں بے فو  
نہر مابا کو کہو کہ موت بلے سدا داتی ہے شریک اس لئے عکیر اول قوت نبوی کہتے تم نہیں مڑے ہو جو کہ گھسیت  
کہتے ہو کہ کہیں اس مصیبت نہ ہو ان دعاوے جو تمہارا سند لوگوں میں لگا کر دے ہیں جس پر جاؤں کہیں کو  
خیر کر دیکھو اس میرے رب کے لیکر کہ میں یہ ایک آؤ میں خیر تر ہوں اس سے کہ کوئی میرا میرے جازہ



[illegible]

سین کان بے حمایت را که هرگز فرمانی از مژده تو یک سخن	نکوه دید و دست نیافتنی زن و منزه از هر آید سخن
---	---

ہوئے ان کی اولاد مشہد میں چوٹی خلیفہ امین سرگئے مولد بلجیک تمام بیروت میں گئے تھے حامی و رواج  
 بن کر کے چلا گیا جب ان کا تہ مزہ پیا اور سٹ دستہ لے کر گشتہ رواجہ تھے سب ۵

تو اس وقت تک کہ ایک نامی مسجد میں چلے کر غروب آفتاب تھا اور اگر کہتے تھے کہ جو شخص  
 قیام لیل کو طویل کر لے گا اللہ اس پر شاد بوم القیام کو اس کی زندگی انھوں نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام کہ  
 میں سو برس مقیم رہے ہے۔

سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالبؑ سے جس بھری کو پایا تھا کہہ گئے تھے ابراہیم اعلیٰ بندے کا سامنا اللہ کے موانعت سے اگر ایمان اور سکوٹا صحت کے لئے باقی رہ گئے تو یہی اور سکو محبوب تر ہو اور اگر نہ نما سے اور نما سے تو یہ دوست تر ہو رحمہ اللہ تعالیٰ

ہوئے ہیں گو یاد کے مفاسل منقطع ہوئے مگر جہتِ حق پر کھڑے ہوئے ہیں اور وہیں ہیں جہاں تک پہنچتے ہیں کہ کلمہ صحیحہ ان کو کسے نہ کہہ سکتے ہیں کلامِ حق حقیت سے ان سے باتِ حقیقت موعوظ کی ہوئی تھی اور

اور لکھا جبرین اور قیسی روح انکلام رابع تھا کہتے تھے نیز ہے کہ اور جالیس گناہ ہیں جسے ہر گناہ کے عوض کبیرا ہر استغفار کی ہے گن جیکہ وہاں حضور صفرت ہوتی کی بات ہے قرآنی پیشہ کو اچھ قتل ہے راہ نموسے بخا ایام قتل نہیں ہے چند روز ہے اور خود کہاتے مگر ہر روز وقت پتلا لاتی ہو کر سے سرک جانا آسان ہے

یہ تو جو نہ محبت و ہدایت کا بیکر جی میں مستحکم ہو گئی اس شکل سے جو تو اس کی قیصر و فانی کی دیکھنا ت پر شیراز  
سور اس دور کا جو ہے جس طرح کہ نصیحت انگیزیں سورج کو نہیں دیکھ سکتیں عین اسی طرح دل مجھ میں دنیا کے فکرت  
نہیں دیکھ سکتے ہیں آدمی مسائل خفیہ حق کو نہیں پہنچ سکتا ہے جب تک کہ اس کی فانی کو رائد کی طرح اولیٰ نہیں

۱۔ لکھنؤ میں ہونے کی طرح چوتھے دن سے آواز متنازل کلاب میں بھر کر کے سوار ہوئی و ملک کے کچھ نہ کھا کر نفرت سے

کے کہ تمام بیان و ترس زیادہ آفت میں ہے کہ تھے لازم پڑھ کر مائیں فکر و من کس کو کہ سید و دونوں گئی  
چون فریون رحمہ اللہ تعالیٰ +

مطالعہ مسلحی سحر اپنے آقا علیہ عین و غوث کا ہوا کہ پالیس برس تک فرشتہ سدا و شہید کے ذکر سے باہر نکلے فرشتے  
اشارہ سے نماز پڑھانے کا ایک بار نور کو گرم ہو کر دیکھا بیہوش ہو گئے اگر کسی جہاد کے ساتھ جہاد سے راہ  
میں فرشتہ آجاتا تو کوئی ہو جو بلا آتی کہتے تھے کہ کلمہ من اجل عطا الی مات استراح انک انس لیس من سار کنت  
عقل کے سب سے بے گھر و جہاد کے نذر اگر کرامت ہے مع +

تب یہ بیان غلام یہ عبادت میں اپنے سے بیست کوئی رہبان کا غلام ہو سکتے منبہ : غلام ہو گئے یہ مغیر و صحرا  
میں سر کر کے تھے سوال پر جا کر شیر سے تھے مہر کے دن لبر میں کیا کر سکتے تھے جہاد پر پڑ کر اچان سے سلام کیلئے  
گرتے اپنے فرخ غالب تھان میں رہتا جس بھری تھے اس گم بندہ جہاد کو مدد مانگتے جب رو گئے تو یہ کیا کہ گھر  
میں ایک نفر کھڑا ایک طوق آہیں تھامیں پس اکی موت قتال بروم میں ہوتی مع +

سفیان بن سعید قبری رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے ہم سے رو نہیں فی المودعہ کما تسمیہ میں یہ پالیس کے مشہور  
میں کوڑے سے بھرے گئے تھے میں انتقال کیا یہ اس است کے ایک بڑے عالم کا بڑا ہاتھ سے کہتے تھے جب اس کی  
فارس جو بائیں نوہر مسلح کو کون کر کے مدد کا فائدہ یہ ہے کہ اس طرف دنیا کے ہوں اور جبکہ ملک پہی ایسے نفس  
کی طرف جاری کیسے تو وہ بھی کی کیا دگر بکارت

جب مسجد دشمن جان ہو تو گم ہو چوری	کون رہبر ہو سکے جب فخر ہو کھانک
-----------------------------------	---------------------------------

کہتے تھے جب عمارت میں سخت الحاکم ہو تو وہ ماسہ پالیس کا عمارت ہے میں کہتا ہوں سخت الحاکم سخت ہے کھان  
اولم لکھ ممدوم نہیں وقت اہم اتھون ہے ایک سادہ کو خط لکھا تھا اس عبارت سے اعلیٰ یا اخی انک فی زمانہ  
کان اھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عوفون الی ودر کون و ہم اس العالم مالیر معنی  
و لھم من العدم مالیر لنا کفیت مالیر اد کہلا اعلیٰ قلنا العلم و قلنا الصبر و قلنا الاحسان کل من  
و صا د من الہامان علیک بالاحزاب الاولیٰ و التسلک بہ و علیک بالتحصول فان خذنا من حول و علیک  
بالفرقہ و قلنا لھا الطہ الناس فتدکال الناس اھا لھا تقوا یتبع جنہ ہم بعض قاما الیوم فقد خذنا  
ذکال فالجناۃ الان فی ترکہم فی الزمی و الہ الذی و الہ امر ان تدقہم او تمنا لھم فی شوق  
من انشیاء و فیقال انک تشفع و قد اس مظلوم او ترید مظلوم فان ذلک من خدیعة الالیس و  
انما اتخذ ذلک القراء سلماً للفریب ہم و اصطفا الی الدنیا اب انک انھی فراتے تھے گشت  
جان لرون کو لگ ان امر کا واسطے دیوانہ کے کھرے میں تو میں اور کئے گھروں پر ہر کراد کا کھانکوں کن وہ لکھ







عقبن ہو لاکہ وہ کسی قسم کے کمال پر بھی نہ پہنچ سکے اور فضل و جود کا مفہوم نہ سمجھ سکیں نہ کہ کسی سے طلب کرنا نفیوں  
 دنیا کا معقوبت ہے عزت کے مذاکے واسطیٰ جو جس کے علم کا ہی جھک کر کہہ سکو کہ جسے ناشی بہن منتیں ہو سکتا  
 اسنے اپنا حاصل و سیاق پہنچا اور اللہ کے مانع کر دیا کہ وہ نہیں پہنچا سکتے مگر نفس عقل مرد و زن اور جن میں سے کہنا اور کہنا  
 کو سیاست و دلیب سے بھی و شرارت سے پہنچا سکتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے ہیں مگر وہ تو اس طرح جو خواہش میں غارت  
 کی ہوتی ہو لوگوں سے ایک ایک سال تک نہ لے لوگوں سے سوال احوال ترجیح کا کیا ہو کہ تشریح سے کسی  
 ایک نے ہی نہ کیا کہ کہنے پر نہ خیر و کجی نہ



عرفی و منی کہ خبر قضا قانا صالح بن ابی اقلی طلاق الملک لیس یعنی غیر جو کہ پہنچے کہ جلد جا کر  
 او کو تار لاؤ ورنہ قضا قانا غالب عدم حق ہے کہ وقار و حکمت و خیریت کہ تا جو عالم کو تار پہنچے کہ اسات غیر مسلح  
 کے نظر میں کرے کہ دولت و اہانت ہے علم کی میرہ سوزہ کی کل کو چون میں باجیادہ برہہ باجیادہ کہتے تھے  
 اقلی ہے کہ اس خاک کو باغ و اپنے باطل کر کے ہمیں قر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے حکایت استعارت  
 سے پرچہ انوکھ میرے حق میں کہا کہتے ہیں کہ اور دست نہا کرتے ہیں دشمن بڑا کہتے ہیں فرماؤ لوگ جیہ نہ اسی طرح  
 ہوتے ہیں بلکہ اقلی اور نگار دست ہوتا ہے اور کوئی دشمن و لکن نفوذ باللہ سے متابع کا لستہ کا کھانا سلسلہ میں  
 پیدا ہوئے سلسلہ میں سرے بتیع میں دفن ہوئے اسے معنی میں بابت کے جو ہے تھے الرحمن علی اللہ فیما استوی  
 انہم پیدا کیا گیا سرگرمیاں ہو کر ایک گائی تہہ میں تھی اس سے زمین بگڑنے لگے پھر مراد ٹاٹا کر کہ کہیں غیر مقول  
 ہے استوار معلوم ہے ایمان لاؤ اور ہر واجب ہے سوال کرنا اس سے بدعت ہے میں گمان کرتا ہوں کہ تو صاحب بدعت  
 ہے پھر کہ اس شخص کو نکال دو اختیاری میں کہتا ہوں مذہب سلف کا بابت استوار و فہرہ صفات الہی کے یہی تھا  
 کہ ایمان نہ لکھیں لائے شے تاویل کر کے نہ متشکل رہتے نہ محفل چوڑے نہ مشہد کی طرف جاتے یہی  
 حق و صواب بہت ہے واقعہ علم

انام ابو منیدہ عن ابن عباس سے سنیہ میں پیدا ہوئے سلسلہ میں بہشت بہ سال ہذا دین و فوات پائی اسکے  
 انام میں پارسا جانی تھے الش بن ابی الکعب عبد اللہ بن ابی لوفی میں کعبہ ہوا تکفیل ہے سب کے بعد سرے کہن کسی  
 سے اللہ کیا اپنا بابت تولیت قضا کی زبردستی کی گئی سر پر غرہ شدہ پہنچنے لینے ایام موعن میں کہن قضا قبول کی  
 جب رہا ہوئے گا بلکہ جو عمر اپنی ان کا اس غریب سے ہی اشد تھا احمین مثل حب انکا ذکر کرتے روئے تو ہم قضا  
 پھر بعد کے ابو جہر سے کہ لکھا کہ اب کو فرستے ہذا دین اب سبھا غور ہے اختیار قضا سے انکار کی قید ہر کے فیضان  
 میں وفات پائی منصوبہ کے کئی بار میں سے بلکہ دھمکا یا کہ اسے منصور اللہ سے ڈر چکو والی لکھا کہ کو کہ جو اللہ  
 سے و اللہ میں زمانہ مومن عین ہوں پھر غصب میں کس طرح مومن ہونگا بعض کہتے ہیں کہ دویا میں دن  
 قاضی بلکہ چھ دن جیار پڑے پھر مر گئے لیس بن اللہ قوی اسکا نام ہے حکایت استعارت میں الجوزی نے لکھا کہ اس  
 کہ منصور نے اپنے منیفہ و قورنی و ستر و شرک کو واسطے تولیت قضا کے جڑا تا اور منہ فرستے کہ میں تم میں  
 خیمہ کرتا ہوں میں تم کو حید کر کے بیچ جاؤ گا مسو احمدی دکر رہا ہو گا سفیان جاگ جائیگا شرک پس جانیگا چنانچہ  
 الیہابی ہما ستر نے بہتاسن کیا کہ جب پاس منصور کے گئے لکھا کہ حالک و کیف عیالک و کیف حیدرک  
 و کیف دو دہک منصور نے لکھا اسکو لکھا تو یہ تو دوا ہے سنیان کو یہ نہ پہنچے کہ شرک نے قضا قبول کی  
 انکو چوڑیا اور لکھا چھوڑ کر محسن تھا پھر تو لکھیں دہا گا ابو منیفہ روح فوض لباس خوش ہوا کہ لکھم حسن المواسا

[illegible]

امام احمد بن حنبل نے فرماتے تھے خوشی ہوا اور غصہ کو چھوڑ دے کہ کلام کیا ہے غافل اللہ کے ہر پہلو  
حرکت کا بہت زمانہ ہے پھر رب العزت کو مخاطب میں ولیہ الکا ای رب ما افضل ما اقرب بہ العزقر برون  
الک فربا بکل شیء یا احمد یہ کہ انھیں اور دیگر قوم قرآن انھیں اور غرض تہا کے پاس جب کوئی حدیث آتی  
تو حدیث نہ کرتے وہ کہ کوئی دوسرا اور بھی مراد میں شرف آتی کہتے ہیں یہی حال ان کے بن مہدیوں و جہال السکین و

[illegible]

[illegible]

تصدیق کی کہ ایک بد شوق نے چند فضائل اور عقیدہ بریل میں مستند کتب میں جو نقل اپنے باب میں ایک علم  
 مستحق ہے اسے محمد بن سے نسبت دینی کی نقل کی ہے جو اس کا قول رقم الدین ایک فصل میں لکھا ہے کہ  
 بہر حال نام ابو بلیدہ رضی اللہ عنہ کو شہد کتاب دست بنایا ہے علماء سے شمار ہو جائے کہ نقل و کتابت میں سب  
 زیادہ احوال انسان و تقریب سے کہ جو درستی انتہا پر یکے استعد طول میں علم و کثرت درج و فضائل نام میں  
 و اب اسے سر میں اب پیچ اور سب اہل اسلام پر فرض ہے کہ ہم اپنی زبان و دل کو محبت جمیع ائمہ مجتہدین سے بڑھانا  
 کیونکہ کسی سبب و طریقہ فرقہ و طاعن و طاعن شیعہ سے سوائے امام ہمارے چھوڑنا تھے انہیں کے غیبت سے بھوک  
 قرآن و سنت پر نہایت احسن ہر شخص منہ سنت سے اعتدال میں ہے سب ائمہ موافق جو امانت صحابہ و تابعین و تبع  
 تابعین کے ہیں یہ تمام مسائل و مسائل سوالیہ و رد و اقوال بہت غلیل ہے چنانچہ اسی کتاب میں ان سے معذور ہو جائے  
 کہ یہ اب غرض میں اسے مسائل متفق علیہ ائمہ اربعہ کے ہیں ہر مسئلہ مختلف لیکر لئے جو میں ان کا شرف و علم  
 سے شرفی نوع کے زبان کی ہے بہت درست ہے ہر جمہور کا ملوک و مرد و مرہ و بریل کے ہوتا ہے لشہر یا  
 مختلف ہے ہر جمہور اس غرض کا ہر جو نظر عوام میں آتا ہے اہل و عیال و بیک فتن مستقر اسی پر نہیں  
 مسائل کے کہیں ہے اور شرف و تہذیب و تہذیب کو بیان کیا ہے لیکن خلاصہ حدیث الیابھی و غیرہ ہر نوعاً  
 کا نقل مسلم و کافر و بنی و روافد و مشرک مع حدیث الیابھی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل مسلماً معاقل  
 و قتل نااکرم من فی ذلک من مدان مع الحدیث و الا نامہ بن الصحابة فی خلائک فاکلوا و لم یخففوا و لکن  
 حسد و دھجج الا کھالی مر یقینی الیابھی ان اس قسم کے بہت سے ائمہ لکھے ہیں جن کہتا ہوں جس طرح کہ بہ  
 تانہ سبب ان کا حق میں مسائل پر غصہ کے باری ہو سکتا ہے اسی طرح جو میں ان جن میں مسائل انصاف  
 و تہذیب و سادات و سادات اولیاء اللہ کی ہیں قائم ہو سکتی ہے بنی گوئی فری الجہم و الیابھی ہے تو اسکو  
 حکم و احیاء شاف کا بلکہ ہر عہد و بتا پائے اور جو تہذیب و تہذیب الجہم و الیابھی ہے اسکو امر اعتبار اخلاق  
 حیدرہ کا فرما کفایت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ صاحب ظرف علی بتا ہے اور قلب نوی او سپر اسرار و کشفات کا  
 ظہور شرف و تہذیب اور جو میں کم کم تہذیب ہے اسکو وہ مراتب عالی میرے نہیں آتے خلاصہ مدعی ہے  
 کہ طریق بیان کا و در ہر ایک سے واسطے عوام کے سوائے کہ میں ہے کہ سبب ناہیب علماء و طریقہ اولیاء کو  
 بہتر مانتے اور کسی مذہب کو کسی مذہب پر اور کسی طریقہ کو کسی طریقہ پر ترجیح نہ دیتے سبب کہ بہتر و معتبر ہے اور  
 اپنی زبان کو محل و فعل و مال میں مطابقت کتاب و سنت کے رکھے سو ان میں ساتھ ائمہ مجتہدین اور اولیاء  
 و تابعین کی علامت ہے خیران و فسادان فی حفظ اللہ من خلائک ہذا دین نہایت اہم ہے جو اس ادب  
 کو عام و نہایت گاہ و حوائج ہے



۱۱  
 اس سے نہیں ہے بہر تو عمل میں کرتا ہے وہ زمانہ میں لوگ جیسے آدمی کی طرف محتاج ہوں یا زمانہ سے  
 پہلے میں کو زمین پیدا ہوئے مگر میں رہے شلہ میں دہان مگر مجھ میں ہوا اسلہ میں نہ تھا

تیسویں اجماعی روح انگوار ہے المومنین فی العبادۃ والحدیث کہتے تھے یہ فرماتے تھے والدہ شہبازان کیسے ہے  
 مائتہ قرآن یعنی عمار کے بطرح بنے جو نہتے کہتے ہیں بہر غیر قرآن کیا ذکر ہے انہوں نے اتنی عبادت کی کہ  
 سو اہلست واسخرا کے نام کو گوشت افقی نہ تھا صائم اللہ ہر رستہ تھے شہد درہم کی قیمت کا کچھ اپنا  
 حبب بانستے تھے کہتے تھے چارہم کی قیمت کا پناہ تھا چارہم نقد کے لئے ہوتے اگر کوئی مسائل آتا تو  
 گہر میں چوٹا سب دیتے تھا ہمارے مال کی رنگ چوٹا حبب بنی کھاتے تھے جبرئی اللہ گدہ نامہ لکام وزیرین  
 درہم ہوتا تھا کہ میں ورور وانا زین جبر کوئے محمدی نے میں ہر درہم ہائے پاس بھی سب اسی مجلس میں  
 دے ایک درہم چھ دیا مال نہ گروا لے ایک مدنی کے قتای سے بھر رہے ہیں ہر ۹ سالہ میں  
 انتقال کیا عمارت عالی

مسیحیوں کو کام کہیں کان روح کہتے تھے اللہ کے ایسے بندے ہیں کہ اگر بیان لین کہ قدر سے کیا نازل  
 ہو وہ لاسے تو اسکا استقبال کریں محبت رب و محبت قدر و قضا ہے بہر عبادہ و ہد و توحی قدر کے کس طرح  
 اور سکھ کر وہ رکھ سکتے ہیں تم قاضی جو کو نہ بیوسوت ٹکولاب کہہ رہے ہے بعد نماز کے کسی شعر پڑھتے اور  
 کہتے ان اللہ فی کلن کلن اوھلکنا کہتے پوہا اس شہر ان کوں شر افندیہ کہہ ابراہم فی ہر رات  
 نہتہ قرآن پڑھ کر سوتے پھر شہر کو اوطقت اسے کہ اگر چاہے وہ کہ کوئی نکرہ شہر سے بیرون کی دے کہ  
 اگر ناصح ہے تو فہما اور اگر قضا میر گشتا ناچا تا ہے تو کہہ فرور زمین ہے ان کی نرسن کرتے تھے اور کہتے تھے  
 کہ اگر ان منوقی کو بھی میں بھی کہ چوٹا تاتے جاتے نماز پڑھتے بیٹھے روہ کرتے

ابن سبط جو جگہ بدین فرشتہ اند	مضمون گریہ الیہ تک لا انا شہد انہ
-------------------------------	-----------------------------------

انکے ماتھے پر سجدہ سے گناہ پر گیا سنا کہتے تھے اس عالم کی ناکر تانہ چاہئے جو جائزہ سلطان لے لیا کرتا  
 عابدہ مسعود نے الکا نامی کرنا پانا نہا کہ لای مسوگر جسکا کوئی مسلمان نہیں ہوتا تو میں اس کے پاس بایا  
 جاتا کہ کہتے تھے کہ کوئی قرآن و فضل پر راضی ہو گا سکور گناہ نامہ لگے ہوتا نامہ باپ کا تختہ پوہتر سے  
 بیاہر اسیدت سے راہ نہا میں حرکت الیہ است کوئی اگر گناہ میرے لئے دما کر وہ کہتے تو دھارین آئین  
 کو دنگا کہہ کیا دعا حاجت مند کو کرنا چاہئے شہرانی کہتے ہیں یہاں جو کو معروف کنخی سے بھی پہنچے ہے اور  
 وہ مشورہ سے سنا تاہا بیت دعوت کے کہتے تھے شکوہ عارف کا طبیعت شکوہ مد کا نہیں ہے بلکہ وہ ذکر اللہ  
 کی قدرت کا طبیعت ہے کہتا ہے یہ سمیت دیا کرتے کہیں پوہا کا اہل خلفت اللہ لکھ لکھتی جو کوئی انکو سنا

[illegible]

۱ وادی گر چشم در می آید و فرم ساق چو باد

[illegible]

ہذا تصدیق مبارک مع مشککہ میں پیدا ہے انکو ادب میں صفیاء نورانیہ ہی مقدم رکھتے تھے تو کسی کلمہ  
 کے معنی سمیت نہ بدیا کہ سال بہر میں ہر دن اور ہر جزو میں میرا کہ حال امن الہا کہ کا ہے نہو سکا ہو گئے تھے  
 فقر کرنا میرے معارف و تابعین میں مقدم تو ہے بحالت علم و اعتراف ہے جبکہ دوسرے چونکہ تو لڑکوں میں سے  
 روئے صفیاء و احباب کے ہستی جن کے نام ہیں اس لئے کہ بدیث میں آیا ہے ظہور کلمات بعد المائتین  
 ہر بعض اہل علم نے محل اس بدیث کا اہدیکہ ہزار سال پہلے کیا ہے یعنی میرا ہر سال ہر دو سو ہزار سال  
 اور وقت بجا آئے چاہئے اسی لئے ان کے کوئی اوقات نمودار ہے ہر حال اب تک ہر جہاں ہیں اس وقت میں  
 انکا واجب ہو گیا ہے کہ تہہ ہر سال میں ہر کوئی شخص ایسا نہ ہو یعنی ہر کوئی شریعہ ہر سال  
 مذکورہ عالم کے لئے ہر طرف کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر گزیرے حرکات کیسے ہو چکا مردم  
 خدا کوں ہوئے ہیں کہا ہو ماسخ میں سے مائل کوئے ہیں عارف نفس کی ہر علامت ہے کہ کلمے سے جیسا کہ  
 اہل جو بہت سے محل صغیر میں جگہ نشین ہر اگر وہی ہے بہت سے محل کبیر میں جگہ نشین ہو تو وہی ہے  
 ہر کسی کلمے کو جیسا کہ ہر زمانہ کے ساتھ کلمے ہے اور کہتے ہر حال اتمام العوین کہ کلمہ کیا ہے



یہ بڑے خوش خوراک تھے سفر میں دوستوں اور چنانچہ سفر میں یہ ان کا ہوا اپنے اصحاب کو فائدہ دینے لگے  
آپ دن بھر زندہ رہے چنانچہ ہم میں نے حکایت کی کہ اس کا حال تھا اسی گویا ہے ناصح کہ کرو  
کہ اگر اکل کم ہو گیا ہے تو عمر ہی ہو چکی ہو گئی ہے جسے ہمارے ہیں جنکو ہمارے بعدیت سے انتخاب کیا ہے ایک  
کہ عورت پر رونق کرے دوسرے کے مال پر جو لاکھ لے کر تیرے یکے کو تھیں اوس چیز کا کرے جسے  
وہ ذات نہیں رکھتا ہے پرتے وہ عمر کیے جو کام آئے حکایت جس زمانہ میں اوسون رشید وقتہ میں آئے  
ابن سہارک بھی وہاں وارد ہوئے ہر طرف لوگ ان کے اپنے کو دوسرے جوتیں پہن گئے غبار باندھا اوس وہ  
غایت سے برج قصر جو بی سے غل چاہا دیکھ کر جو چاہا کہ کیا ہو گئے تھے گروں کے کما کا نام انسان آیا تھا  
واللہ هذا هو الماشی لا ہار و لا رشید الا انی مبیح الذل الیہ بالسر و العلان والاشواق والاعمال  
حکایت کی کہ اہل علم لوگوں سے کہو کہ جہن میں کہا میں دیکھ کر ان کو مر گئے ہوں طلب عام سے باز  
رہے ہیں اور اگر اہل اہل است و بنا ہوں تو تفصیل علم کر کے تفصیل علم افضل ہے کہتے تھے ایک دہم شہد کا دین  
کہ نہاد دوسرے جہنم پر دہم صدقہ کر کے پوچھا تو فرمایا کہ کیا ہے کہ کبر کرنا افسانہ پر ان کے سامنے ذکر کیا  
یوسف بن اسحاق کا کیا کہتا تھا اوس قوم کا ذکر کیا جس نے نکرت شفا حاصل ہوئی ہے لیکن اگر سب لوگ یہی  
کام کریں تو ہر سن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہر جا نیکی عبادت فرمیں شہو بنہ کر کوں کیا کلام  
اور کئی قرب گن ڈالے پوچھا کہ لوگوں کو یہ کچھ معلوم ہوتا ہے کہ انسان سے لڑا وہ کچھ لکھا ہے کہ اوس کی خوشی پر ہوا  
کہتے تھے ان الرحمة تنزل عند فک الحالیین اس کا دینا کا حفظ آدم کے لئے بندہ کو ریت سے خارج نہیں  
کرنا ہے حکایت کی کہ کاشیہ ان کا یہ گمان ہے کہ تم مری ہو کہ اود ہوتا ہے بین میں چیزوں میں برنوں  
مری ہو کہ ہوں اور تک یہ عقیدہ ہے کہ لایا ان کا قول بلا علی میرا قول ہے جو قول و عمل و دعا کے حقد ہیں  
کہ ان کا نماز فرمیں ہوتا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ کافر ہو جاتا ہے اور تکاد مرے ہے کہ ایمان بڑھا گیا نہیں  
میں کہتا ہوں کہ انہیں دین و تقویٰ ملے میں وفات ہوئی بہت نام شریف غرضتے پرتے ہوئے دفن پرتے  
نواہل میں یہ نہ مار کرتے تھے ولادت ان کی شہین ہوئی تھی رحمہ اللہ تعالیٰ

عبدالغفر بن ابی رزاعہ فصیح بن حرب کہتے ہیں میں پاس آئے ہاں سے کہ نہیں بیٹھا مجھے گمان ہے کہ صاحب شمال نے کچھ بھی اپنے نکلے اور حکایت کی ہے اس پر ہر ایک جو روئے لکھا کہ تو کہو کہ اور اس شخص کا کیا حال ہو گا جو موت سے غفلت عظیم میں ہو باوجود کثرت ذنوب کے ہر طرف سے گناہوں نے اس کو گھیر لیا ہے ہر دم اجل اس کی طرف ایکٹی ہے وہ نہیں جانتا کہ بہت عین عاجیگا یا نہیں مگر انکی وفات کریں ۱۵۷ میں ہوں کہ ختمہ اللہ تعالیٰ ۹

اور انکس بن ساجد بن یحییٰ کہتے تھے شرط ناہیہ ہے جبکہ تحویل و نیاز سے خوش ہو جائے اس زمانہ میں کا ان  
مواظقت نہ رہے اور گئے ہیں اہل منافع سے غفلت میں پڑ گئے ہیں نیز غفلت سے قریب ہو کر اخلاقی امور کا  
بہن آئے ہمارے اپنے مالک ساری دنیا تیرے ہی اہل بیت میں ہے تو فلاں کیا کہ وقت موت کے کیا تیرے ہاتھ  
میں ہو گا بہت سے شرط فلاں جو ماسی فلاں بہت کامی آئی اند میں جو درگزر باطن بہت سے قابل کتاب اللہ  
ہیں ہر آیات قرآن سے مستوحی ہیں انکا خیال کہ قرآن میں سجدہ میں ہوا

محمد بن نصر مازنی رح یکنیز امام اہل تشیع ایک قصص نے ان کا تو بالیس ولت دن تک اکو سو لے دیا یا یوسف امیر  
اسباط کے ہیں میں اسٹ عمل جواز میں واعر متاگر گوشت نکال کر قور با نواکاب دل بھی نہ نکلتا عبادت  
اکو روایت سے کہکہ ہاتا جب نہ نکلا کر پڑنے لگے فاضل مضرب شو بایقہ مسلم منکر گیتے حج +  
محمد بن یوسف اصیانی رح ابن مبارک سے کہ وہ نام عرفی الما طان بار سکھانتا اپنے نفس سے کسکتے تھے  
کو تو ان سے تو پر کیا بوعالم ہے تو پر کیا ما محمد شے تو پر کیا چو الا حمین وصل امر خالی -

میرین شدیم چو شد آسمان منور چو شد	مچو شمع خلق مشک باکران شدیم چه شد
پیش رخک درین بوستان قزاقان شست	فرنگ یار شمع و افغان شدیم چه شد

و جب کسی نصرانی گمروہ کیسے اوسکا کرام کرے تعانی و عفو سے میرے آئے مطلب یہ ہر نگاہ و دماغ کا سلام ہو کہ  
چاہے اس صاحب تو طرفت و سمت خدا کے لئے جہان مشرور دنیا میں یہ کیا کسکے لئے پاس ال سبج ہنگام بانق  
دین دنیا کو اسلامی مقدم ہے جب سبج کو مکتے الکا سہرہ مرورس کا سنا سنا ہو کہ کچھ اور برقیں جس کے  
تھے تھکنا دین اشغال کیا سرج

[illegible][illegible]



مشہدہ لکھنؤ میں منہاجی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتاب خانہ منہاجی صاحب"۔ اس کتب خانہ میں بھی بہت سی کتب ہیں جن میں سے کچھ کتب بھی منہاجی صاحب کے ہاتھ لکھی ہیں۔

محمّد بن سمرقندس مع اشون سے کہا علیکم السلام ادا خطمہم رہا سوارا سفر کیا ہے کہا ہوا اہل اہل اہل  
اوالہ جلاں اہل مسکان شہر رسول اللہ صلی علیہ وسلم واقعہ دہریس اہل اہل اہل مسکان



[illegible]

فی الحالہ شبہ بیونانی بود مرا  
خیل میبین که قافله ای گلی شود نیست

۱۰. منہ سے میرے لہجہ کے سحر ہو رہے  
آکھین لکھ رہی ہیں نونہ یا سنی گستاخ

ایک صفات شیعہ میں جوئی تمام ائمہ اعلیٰ و

[illegible]

عقد نہ ہو یہی روح و کائنات ہے اعمال و اقدار کے دل سے ہوتے ہیں اعمال و اقدار کے جواری سے ہوتے ہیں  
 لڑتے تھے دل میں ایک اور دین ملک و ملت نہیں دینا ہے گوشت و خون کا حکم جو ایک اپنی بات سے آپ نفع نہ  
 تو کیا کہو فکر اوس سے نصیر مرکا انکار ہے من لقاون بالسنن اعلیٰ مآل بدیع یعنی جو کوئی عمل سنت  
 میں مستی کرتا ہے روح میں پس جاتا ہے بہت سے لوگ ہیں جو دین و ملت کو نصیر کرتے ہیں انکو پھینک دیتے  
 ہر مکر و مکار، بہت کے احکام و احادیث و رجال سے چاہا ہے کہ لوگ تیری ہدایت سے سلاست، بہن و  
 خداوند برہم و برہمن جو ہی نہ ہو ایک متعدد ہے متاثرین و بکارت تاکہ ہواست مردم سے کہتے تھے پتہ کیا  
 عا علیٰ نبی و اہل بیت و اہل علم و ادب و اہل حق کے دوات سے کہتے تھے یہ تیری غفلت ہے اللہ سے  
 نہ تو گزرے ایک ایسی جہر و جہد کو خدا کوست اور توڑے لوگوں کے اوس سے منی کرے جو کوئی نہ  
 حاوی سے ترک مرعرت نہ کرتا ہے خدا کی جہت اوس سے جہنم لیا ہے، اکی و دوات مذہب و دنیا



جو کہ کئی مرتبہ اس سے علو و اعلیٰ کو پہنچا ہے جس سے کہ جو اس کا قلب و جان بچے ۔

[illegible]

الحی و طیورنا است بر این مسم

[illegible]

فاطمہ علیہا السلام سے دو لڑکوں میں سے ایک کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا اور دوسرے کو اپنے گال پر مارا۔ یہی وہ لڑکا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے لیے منتخب کیا تھا۔

مذہبہ بہتہ سے پہلے سچ و سادہ کی بات ازل و قبلت سے کہہ رہا تھا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ ایک شخص ایسا ہو جس کا  
 توجہ صرف ایک کام پر ہو جس کی طرف سے اس کی نظر ہر وقت وہ اپنے ساتھ ہی رہے جس طرح میں نے پہلی بار دیکھا  
 مسعودی نے کہا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ ایک شخص ایسا ہو جس کا توجہ صرف ایک کام پر ہو جس کی طرف سے اس کی نظر ہر وقت وہ اپنے ساتھ ہی رہے جس طرح میں نے پہلی بار دیکھا





شک از قدره غزن تحت عکر و مل | فاکت یک عدد از کتب بهتر

اور زون انجمن ہے۔ رہا ہے۔ یہ وہ کہ گستاخانہ علی وانک انعام ان العظمان من حیث کثیر و ہی ابدانی فی اسے  
الشرعی حیثیت کا کیا مارا کہی ہے اسے نہیں رہا ہے۔

فما تشاء القربى ولا البيت

عشرین حبیب کا سہا پہلہ کا اس

ان کا تدارک نہ ہو سکتا تھا جب سے میری نظر پڑی تھی کہ میں نے اپنے اسے ان میں سے کوئی ایک نہ کر سکتا تھا۔

[illegible][illegible][illegible]

فصل بیان مہین مجاہدین کے

سنة ۱۲۸۱ هـ

سہ ماہی مغربوں کی جی تہیکرتے ہیں

جوانان کو امنین! ہم میں رنجیدہ کرتے:

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱

<p>بان وقت چوبی می در جان کیاید مضمون لفظ ہے زمانہ کی کیا ہے</p>	<p>دیگو تو تراث مسرقانی کیا ہے کیوں آئے مافرامل کو نکلیا اہل</p>
<p>انکوں بھون سچ پور وین رشید تھے بے گمان بدست سے ٹکڑو کیوتا چاہتا تھا جواب دیا ان سنے کبھی سنا را دیکھنا نہیں پاؤں گا کبھی کبھو دنگر و گلاب اعطاکھذا حضور حضور و خدا و خلق و نعم</p>	
<p>زمانہ جاہد دست و چنانہ بدوشت</p>	<p>دین چن کہ جبار و زمان چمن خوش مست</p>
<p>ہر گھمادی ایسر المومنین تھو کا کیا حال ہو گا جو کہ حق تعالیٰ ٹکڑا ہے نہ مانتے کہ ٹکڑے کے ہر ٹکڑے و قسمل و قسیر سے سوا کوئی اور عزیمت ہے جو کے شکے ہو گے اور بوقت فارے ٹکڑو کیسے گئے اور چہین گے اور وین رشید آنا سکو کہ ہم گھٹ گیا ہے</p>	
<p>جائے کہ یہ تری و در ترمناز تو</p>	<p>ای شاہ چو گویا چہ پر سندا تو</p>
<p>بدست سے حکم عدل کا واسطے آگے دیا انھوں نے سپرد باد اور گھاگ جس سے تو نے یہ ال گیا ہو اور سکروا پس کر قبول آئے کہ صاحب مال مطالبہ اسکا کھسکے عزت میں کرے اور ٹکڑا کچھ ہاتھ نہ آئے کہ فرماؤ کہ دیکر رضا مند کرے رسد پر کرتے ہنسل مہاب الہ برہ تھے رحمان تعالیٰ</p>	
<h2 style="text-align: center;">باب بیان مین اولیاء اللہ کے</h2>	
<p>افسوس کہ تھیں بن مسعود بھی ظرافتانی المشاء یہ قرعہ قدین نام نامیہ مروست تھے</p>	
<p>کہ سیکو یہ حدیث دوری ازمان مبالغہ پلنے در دول پر اور بیان قانون حسن</p>	<p>صبا از مردی کا عظیمش بادمان من زمانہ ان نامہ مل مذ سیمائے دارو</p>
<p>ایک افعال آدم شرع میں مشلہ میں ہوا یہ فرماتے تھے اهل الفضل هم اهل الفضل مالک حیر و افضالہم جو شخص اس بات کو دوست رکھے کہ اس کی بات سنی جائے وہ راہ نشین ہے و دشمن جب تیری غیبت کرے تو دوست سے زیادہ تو ترے لئے سود مند ہے ہر غیبت پر اس کے حسد ترے لئے ہو گئے مگر اقبال کا آخر زمان میں منافق قبیلہ ہو گا اور وقت اس سے مذکور کا چاہے کیونکہ وہ درد ہے خدا ان کو تو گون سے پہلے نہی کرکے جماعت کے یہ زمانہ فرح کا نہیں ہے نہ ہنرم کا ہے</p>	
<p>دو ذوق اتوں سے تہا کو تہا</p>	<p>میر صاحب زمانہ کا نگہ ہے</p>
<p>ہرے کا ایک دیا باج پور تہا ہے قرآن مجید کا لایا جو ترک غیبت ہے یہ جہد مقربین کا کرنے اپنی جان و عیال پر نقد کرنے پر ہے کیوں اگر تہا ہشتی تھے فرماتے تھے الذہب کسی زندہ کو دوست رکھتا ہے تو دنیا میں اسکو</p>	

[illegible]

ابراہیم علیہ السلام بن منصور بن ابی اسد بن یکر بن یحییٰ کے چچا والے اور ادا و لوگ سے ششہ اشولہ کے نکاح سے  
 علامت عارف النکاح ہے کہ اگر چچا و سکا خیر و مہارت ہو کر کثیر کلام اور شگہ ملاوحت ہو اگر نکل اعمال مزاجی میں  
 وہ عمل جین جو ایسا نکاح فیصل ترین جینے ہو گا کہ امیر اور امیر کیست نام کیا و دنیا مت میں نہ مالی بات نہ آئے گا  
 حکایت ایک آدمی ارکلی محبت میں تڑا جب وہ اپنے والد سے نکاح محمد میں کو یہ عیب دیکھ کر بھڑکا کہ وہ کوئی  
 مالی عیب نہ ہو کہ امیر عیب نہیں دیکھا ہے بلکہ کچھ وعدہ دیکھا تھا تیری مہر بات ابھی کبھی کسی آدمی سے تو یہ مال

گھر نہ تھی: داری: ہفتا ریب | دوست: نیند بکران یک ہنر

مرا بچہ گل افروز من آشت کردست | الطبع من کین کرم عاشق بسیار می ماند

کی تفسیر میں کہتے تھے من حیث الحقائق شخص شمس فلان علی شمس فلان الخیال ایسی ہی ایک ص  
 عود ہے کہ جس تیری جہتی کا ترس برہائی کے تصور فعل سے بہتر و عمدہ جو تین شخصوں کی روشنی پر لامست نہیں ہے جو تیر  
 مرد و دو سار فرات سے علم کو عمل کے لئے طلب کر و اکثر لوگوں نے غلطی کیا ہے علم کو برابر سچا کر کے ہو گیا  
 عمل کو عمل اور ظاہر برابر ہی نہیں ہے حکایت ایک عالم نے کہ جس کے بچہ و کار و کام کی خبر ہو کہ ان کی ماہیت  
 ذات اللہ ہے جو خدا کا صلیب یعنی حرم و مونس و جو دم بچ جاتی ہے مگر پادشاہ ہے حکایت ایک عالم نے  
 اکر کہا کہ اس کا کہ میں چاہتا ہوں ہفتاسی صحبت میں نہ ہوں جواب کہ ان الطیر انما لا سر و غار شکلا جہاں الطیر و ترکہ  
 واللہ اعلم

وہاں سے مصری نے لکھا نام وہاں بن ابراہیم تھا اس کے باپ نے تھے شکستہ میں انتقال کیا یہ ایک مرد نجف مرغ  
 رنگ تھے و انہی سفید تھی ان کے ہمارے کو قرینہ سے کشتی میں لا ڈر ہوا کہ کہیں بل کشت مردم سے لو  
 غیب سے اپنے ہر دے اس کے ہمارے ہر طرف کرسے تھے یہاں تک کہ قبر میں پہنچے وہ فرات سے بجے تو اس بات سے  
 کہ وہی صورت یا محض بن نہ یا مستحق لیاارت ہر طرف سے اس کے سب کے بہاگ ہر دہی تعجب ہے سبب  
 اپنے دہی کے مشور حق سے کہ یہ کفر حق شاہل حق ہے اس بات پر کفر حق انہی ہے اور اسی کا قول حق ہے سو  
 جس کسی شخص کا معنیال شاہد ہے وہ محتاج اذکار کا نہیں ہے و قوی علامت ہے مجاہد عن الحق کا و اسلام  
 تھے تھے جسے ان لوگوں کو کیا پس ہے کہ قضا وہ علم میں بڑھتے تھے اور شاہی دنیا میں لوگ زبرد پڑتا تھا اور قضا  
 مال نہ ہے کہ قضا علم کو پڑتا ہے و قوی ہی محبت و ملک دنیا کی نمونہ وہ ہوتی ہے و مال کو تحصیل علم میں صرف  
 کرتے تھے قمر کو کہ تحصیل مال میں نہیں کرتے جو مع بین تفاوت رہا و کجا است با کجا علامت اللہ کی محض  
 کی ہند ہے یہ ہے کہ کفر سے ہر شے کی ایک علامت ہوتی ہے علامت کی راہ کار گاہ خدا ہونے کی ایک  
 علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کے ذکر سے مستقطع ہو جائے حکایت ایک دن فقیر نے ترا یک انگہ ذکر محبت کا  
 لکھا کہ آس مسلمانہ باز ہوا یہاں کو کہ فوس اسکو منکر و عوی کرے لیکن کہتے تھے بعض دل ایسے ہوتے  
 ہیں جو گناہ سے پہلے استغفار کرتے ہیں او کو تو اب بھی قبل اعانت کے ملتا ہے حکایت ایک مرد  
 کہہ رہی بی بی نے حکو سلام کہہ کہ کاتم جن بی جان کا سلام لکھا کہ کہتے تھے لسانی العمل و اعربنا  
 خاں کلام تکلیف افعل فراتے تھے اس زمانہ میں عباد و شاہک پر تعاون بدو غالب ہو گیا ہے سہوت بطون  
 و فرج میں غرق ہیں مشورہ و محبت محبوب میں ہلاک ہو گئے اور عین ہے قوا کل حرام ہی ہر جگہ ہر سب  
 میں طلب مال کو ترک کر دیا ہے عمل سے دے علم پر مرفعا مند ہو گئے عین انکو مشرمانی ہے کہ اسرا معلوم  
 میں اللہ علم کہیں یہ دنیا کے بندے ہیں دشمنیت کے علاوہ اگر شریعت کے عالم ہوتے تو وہ شریعت انکو ناپاک

سے روکئی انکار مال ہے انہ سالک الحوادان سناوا شحواہ واپس تپا میں غلبہ فدا ہے سہا سہین چھا  
 ان کا نام لیا جا ہے اور این سناوا لغز و ہلا و قیل و قال کہ بندہ کرتے ہیں ہم کو ایک شکر امیر دنیا میرا ہے  
 سو ہم ان کی مجاہد سے ہر حکایت کہتے کہ تم شغل مدیت میں نہ کرو کہ کیا مدیت کے لئے مجال میں ہے  
 شغل نے ساتھ میرے نفس کے وقت میرا مستغرق کرو یا ہے حدیث ارکان دین سے ہے اگر لڑا فتنہ و حدیث  
 پر فتنہ مال داخل نہ تو تارک اسے فتنہ میں انفل نفس ہو جے تم منیع و یکے کہ یا چاہا علم واسطے اہل دنیا کے  
 ذیل کہتے ہیں ہونے دیا لیجئے میں اس کے دنیا والے نہیں شکبار کرتے ہیں اور ہوشیار نہ ہوں کہ یہ ہم قرآن  
 اہل علم و متقیین کو دنیا پر انکس سے دیکھ رہے ہیں آقا و رسول کے قانون میں گناہ ہر تاج کا ایک گردن ہے  
 سچ دیکھ کر ایک مال دنیا کا املا ایک ہنسیا کا کافی کرانے کا بنا ہے مال کو کہ چلے اس سے سراج دین چلے جسے  
 روشنی دیا جانی تھی ان علماء سے بڑا تفسیر ہے کہ مخالف کو سچا کر کس طرح حقوق کے ساتھ توازن کو کہتے ہیں  
 مال کا اس بات کے مدعی ہیں کہ وہ ساری طاقت سے اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں حکومت اللہ کے اعراس کی بنا ہے  
 سے ہے کہ سہا سہی مال دنیا کی حق جاحی ہو کر فلاحی سے معزز ہو فتنہ نے بیضا دار و اپنی محبت سے کہ سہرا ہر مجلس  
 میں روکا ہے گناہ ہے اور اس میں کربان سے غفلت کرنا کہتے ہیں گناہ و گناہ اور عداوت کو کہتے ہیں کہ  
 تو علم و فائز بن دعاوت و اعانت کرتے تھے یہ غیب پر ہر گز کہی کہنا کیا تو کوئی صنعت کی یا قصد

کسی معصیت کا کیا مردہ فتنہ قاتل  
 ان کو معلوم و معروف ہیں فرد کو کہ غی میں ہے چھل مشائخ مشورین کے ہیں بڑے لاپرواہ و عوام صاحب فہم باہل و عوام  
 تھے لیکن موسیٰ و ہارون علیہ السلام کے مولیٰ ہیں اور اوطاف کی صحبت میں ہیں رہتے تھے میں ہر گز لہذا اور فہم  
 ہونے لگی قرآن و بیان و کتب و احادیث کی ہاں ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کہن کلام سمدی شیرازی سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ مجھے کہہ دیں یہ قرآن میں ہے

مستحب کم و در گزشتہ میں مست	بجز غیر معروف و معروف نیست
<p>                                 و اما بعد و حق تعالیٰ انکال سے کہتے تھے اللہ جب ساتھ کسی بندہ کے ارادہ و خیر کا کرتا ہے تو اس پر جو عارف و عاقل کا علم ہوتا                                  ہے اور اس سے باہر بل کو بند کر دیتا ہے اور جیسے کسی سے ارادہ یہی کا کرتا ہے تو باہر بل کو بند کر کے باہر                                  جا کر کو اس پر مشغول کر دیتا ہے اللہ احفظنا و فرماتے تھے صاحبین کثر ہیں مگر خدا تعالیٰ ان میں سے اقل ہیں                                  عارف کا جو عرف و دنیا کے اسطر اڑا ہے اس پر اور مشغول کا انکال تاکہ جب عاقل ہوتا ہے تو بل و مشغول کے                                  واسطے اس کے برابر ہو جاتے ہیں اگرچہ کے دلعین جاری ہوتی ہے وہ اس کو مکرور رکھتا ہے اللہ جب کسی بندہ                                  سے ارادہ کر لیتا ہے تو قرآن ان کو اس سے دور کر کے غفلت و اسادات میں دینا و سکون کر دیتا ہے اور جب کسی                             </p>	

ہندو سے ارادہ شکر فرماتا ہے تو اس کا اعمال صالحہ ہے عقل بیکار کے درمیان اضیاء کے سکوت رہتا ہے وہ اعمال اور سہ  
 ہمارے ارادہ ہمارے ہوتے ہیں۔

ماہنامہ سہ ماہی حضرت مولانا صاحب دہلوی کے نام سے  
 مولانا صاحب دہلوی کے نام سے

ابو نصر شمس الدین عارفی نے جو کمال میں ترقی کر کے ہیں خداوندی کار ہے جسے وہ ہم حرم میں لے کر آئے ہیں کیا صاحب فضل  
 میں عباس اور عالم و ہر ایک ارشاد علم و عقل میں بیکاری نہیں ہے جسے جسے خود شخص کی زندگی اور خیریت کا نہیں پاتا ہے جو لوگوں  
 کا اپنے اور اطفال کمال پر مطلع ہونا چاہتا ہے اپنے دور و زمانہ میں اپنے جہنم و دولت یعنی حکومت حقیقی و اراذل کی  
 میں حصول و اکابر ہر ایک میں کما ہوا ہے کہ زمانہ جدید ہر سال سے دنیا میں آگیا ہے فرقت سے فقر ان میں طرح کے ہوتے  
 ہیں ایک دوسرے میں جو سوال نہیں کرتے اور دوسرے میں ہر مسئلہ میں وہ وقت میں جب ان کو حاجت آگئی ہے تو اس  
 کو تو لے لیں وہ اس وقت میں کہ جس سے وہ ہیں ہر مسئلہ میں وہ وقت میں جب ان کو حاجت آگئی ہے تو اس  
 کے بدلہ میں کے پاس رہا ہے میں اور دل اور ان کا اندیشہ سے مائل ہوتا ہے اور ان کی مسکلت کا کارہہ ہی اور ان کا مدد  
 فی السوال ہوتا ہے کہ جسے کافی ہیں بھگو و دعا تو اہم ہوتی ہے کہ ذکر سے دل زندہ ہوتے ہیں اور کچھ اقوام زندہ ہیں  
 شکر دیکھتے ہیں دل رحمت پر رہا ہے میں اسے طالب علم تو متلازم و متفکرات سائنس علم کے سماعت و حکایت  
 کرتا ہے اور اگر کمال ہے علم میں کہ ان کو کمالی علم کا کمال ہی رہا ہے انھوں سے بھگو مراد علم سے عقل ہوتی ہے  
 سائنس ہر وقت و فکر کر کے عقل کو جسے نہیں دیکھا کہ غیاث توحیدی نے علم طلب کر کے اور مسکلت کر کے اگر دیکھا  
 انھوں میں کہ کیا جانوں طلب کرنا علم کا ذیل ہے ہر گز پر دنیا سے نسبت دنیا پر حکایت محمد بن یوسف کہتے  
 ہیں جسے ایک آدمی کو سنا کہ وہ اشرفی عارف سے سوال خود بحث کا کہ تبار سے بہت کچھ ضرر و اہمال کیا  
 کچھ جواب دیا کہ جب وہ تاملید ہوا تو اسے کہا ایسا انصرم قیامت میں ان کو کیا جواب دے گا جب جسے جو کچھ  
 کہ تم کہیں لوگوں کو خود بحث نہیں کرتے جسے کہا میں عرض کروں گا کہ ایسی رہتے تو نے بھگو کہو و اساتذہ نفس  
 کا سبب نفس خواہشمند حدیث و ریاست تبار میں ہے اور اس کی مخالفت کی اور اس کا سوال اور اس کا حکایت  
 اسے کہا تم بیا کلموں میں نہیں کرتے کہ مخالفت حدیث سے کچھ کہا حتیٰ مشغول بالقرآن من العبدۃ مراد فرعون سے  
 انھیں مجاہد بالقرآن و تصدیق قلب ہے انھوں نے کہ جسے سمعت اشرفی کی صورت ہوتی ہے سو علم کو  
 سنا تھا اخبار کے اور سمعت اخبار کی صورت ہوتی ہے میں علم کو سنا تھا اشرفی کے اندر عز و دل کہی بندہ سے ہر گز  
 ہر سوال کر کے کہ جسے میرے عباد کے سامنے کیوں لگتا ہے کہ اس میں سوت میں ہے وہاں رہتے تھے اللہ  
 برحق ہی فوق قدرت داری و تو کھٹ نامی و شعہ حق میں الناس فاسد الاثام ہیں جہاں اللہ کبریاں کا  
 نقصان ہی خدا ہی اللہ القیام کہ جسے فقر کو نہیں دیکھتے اور وہ غافل ہوتا تو اس سے کہتے تھے خدا ہی ان

واحدك الله على هذا الحال كنهته من حيث تغيرك اس زمان من خلقت من لوگوں کی اور سے اور  
 معنی یہ بناو اسکے مرتبہ اول سے کہ کونسا غائب اس شخص پہ نہ لایا کہ جو یہ بات کہنے کو کہیں  
 ایسی ہوئی کہ جس کے ساتھ کہ اوں سکون نفس کا قبول پہنچ پڑتا ہے جسے فل سمیت سے عارف نفس کو نشا  
 مغربین میں ہے حکایت ان مغربہ مذکور کہتے ہیں یہ مشرق ایک پڑا کر تہ ویکر کہ اگر اس کو اب آئے تو کہو  
 کہ ابراہیم کہ کہ تو والد ہی آؤ اور محمد انور علی

اور ان میں سرور معنی یہ مجید سے کہ استاد و ماسون سے صحبت معروفاں فرمائی ہیں یہ عالم قوم مذکور احوال  
 مسنیہ و موقع میں کہی ہوئے ہے جسے ہزاروں و سارو توجہ دیکھ کر یہی ہے کہ مستطیع ہوا کہ  
 کی طرف منسوب ہیں اس لئے کہ وفات پائی شہید ہوئے ہیں یہ ہونے کہتے تھے جو شخص یہ ہے کہ اس کا وہیں  
 ملاقات ہے یہ ان اہل بیت کے کہ جو وہ لوگوں سے کہہ کر کہتے ہیں کہ یہ سنا ہر اہل بیت و دورت کا ہے انکو  
 قوت ہے کہ قرآنہ نفس پر غالب رہے جو کوئی کہو کہ اسے نفس کے عادی ہے وہ اب غیر سے تیار ہے  
 ایک علامت اس لئے کہ ان کے واسطے بندہ کے یہ ہے کہ اپنے وقتے اند اور لوگوں کے عیب پر مطلع ہو کر کوئی  
 لوگوں کے قول پر ایمان نہیں کہ وہ دل آئند ہے ساکن ہوا کہ وہ اس سے اپنے میں اپنے نفس کے قیام کو معلوم  
 کر لوں کہ میرا شہنا المرحوم بعد میں باقی ہے نفس ہے نہ ہر نہ لفظ و اند اگر مان کہ تنہا کی بری لوگوں سے  
 افضل ہے نہ وہ کہ اس پرگزشتہ میں ایک علامت اللہ کے صفی کے ہے کہ شریعت بعد و مسند آثار و نصیحت کی  
 تمام کلمات اللہ و نور اسوان و امر است بچہ کو کوئی ان کے پاس میں تہا ہے یا نہ کوئی کہو کہ میں نے  
 نہیں دیکھی ہے کوئی میرا عیب و اسے اہل ک اور نہ ان واسطے کہ وہ نہ صریح ایک مہدیین اور نہ  
 آدم واسطے افران کے اور نہ قرین صفت سے اور نہ لازم واسطے محبت کے یہ اور مجب سے دنیا واسطے تلوین  
 ملا کہ نامی ہے اور واسطے کہ وہ عباد و ان کے سحر ہے مبطوح کہ کہے کہ یہ کیسے نہیں اور مطلع ہے  
 وکے ساتھ نہ اس کرتی ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ کو اللہ سے دور کر دیتی ہے ایک اور ان کا نام کہ تہا میں فرشتہ  
 و سحر عمل کرنا جو اس سے بغیر صلیق کہے کہ سوتے اور کہتے تھے کہ ماہ صاحبین کی دشوار گزشتہ ہو گیا ہے  
 ملک اس راہ کے تہا ہے کہ کچھ ہیں اعمال مجبور کہے ہیں راہیاد کے کہ ٹپکے ہیں حق ترک ہو گیا ہے  
 یہ امر کہ نہ پڑ گیا ہے اب میں اس امر کو نہیں دیکھتا کہ ہر طفل مطلق بکشت میں جبکہ اہل ماسنہ سے ہو رہا ہے  
 رئیس کا فر میں مجاہد و اہل کی تہا ہے کہ ان کے ہاں ہی بلایا میر فرماتے و اعلاء من وقت تہا اللہ  
 و کہ باہر میں حیرت کا دنیا ہے

عادت بن اسید سماہی ص ۲ علماء مشائخ قوم سے تھے علوم ظاہر و باطن اصول و فہم مسائلات بین النہی



تصنیف مشہور ہے کہ زمانہ میں مدبر الکفر نے اکثر اہل فساد کے ساتھ اصل میں ہجری میں بلخ و امین کے  
میں اہل حق قزاقی تھے جو کوئی اور نہ کرتا ہے اپنے باطن کو راقمہ و اعلیٰ سے نہایت درجہ ہے اللہ اس کے ظاہر  
کے بارہ و اتباع سنت سے اس امت کے خیار و ہول کے جن جگہ کو اکی آفرت حدایت اور ادائی دنیا آفرت سے  
باز نہیں کرتی حکایت کا یہ ہے جو چاہے تو کل کو کسی طبع پراد طبع لائق قبول ہے کہ ما فطر میں کہہ کر ہجرت  
نہیں کرتی حکایت کہنے سے ہے ایک کتاب معرفت میں بتائی تھی میں اس سے بہت خوش تھا ایک دن  
ستر اسخو میں اسکو دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں ایک دھان سے کچھ لپکتے ہوئے آئے تھے کہ اسی با بعد اللہ حضرت  
حق کا حق ہے جس میں ہر حق ہے حق کا حق چوتھے گنا حق کا حق ہے خلق پر کسا تو ہر حق میں اول ہے کہ اول  
کشف متعین پر کر کے ہے کہ ایک حق ہے خلق کا حق پر کسا تو ہر حق عادل حق ہے اس سے کہ اوپر حکم کرے  
پھر اس کو کر کے چلائے کہتے ہیں یہ کتاب و شکر الہ میں چاروں حق میں کہ ایک ایک اس کے ہر حق میں خود حق  
حکیم کے معرفت میں گرد و گزشتہ سے پہلے بلکہ ہر حق معلوم ہو گا اور حق کے دل کا ہے ذکر آفرت سے اس دم دل  
میں غلطی و مادت ہوئی ہے حکایت احمد بن منیل سے کہ کمارت محاسبی علوم صوفیہ میں الکفر کرتے ہیں  
ان کا یہ زمانہ ہے سے جنت کے ہیں بلا ترمذ پر کرا کوئی بات تو مکرر کیا جا لیا کہ میں صبح تک حاضر رہا ہے کہ  
مراو کے اخلاک کے احوال میں سے کسی حال پر کہہ سکیں کہ کیا کیا نام مراو کے نفس کے متفرق ہوئے کیا میں تو  
صوفیہ سے طواف اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ +

[illegible]

[illegible]

ماشاء اللہ ہمارے بزرگ و گرامی سربراہ  
 ان کو دعا گوئی ہے کہ ان کی صحت و عافیت  
 ہمیشہ قائم رہے۔  
 ان کی دعا گوئی ہے کہ ان کی صحت و عافیت  
 ہمیشہ قائم رہے۔



[illegible]

[illegible]

بلکہ مسلمانوں میں عبادت کے لیے دماغی روح و آریا ایک ٹکڑوں ہے دشمن کا حسین قوم یعنی عیسائی بھی علوم  
 حقائق و دوسری میں یہ کہیر اشیائیں شہی شہلے میں وفات پائی فرماتے تھے فقیر کو پنی ہے کہ نفاذت ثواب میں  
 فریاد کہ ہے بہ نسبت نفاذت قلب کے بلکہ ظاہر و سکا مشاغل باطن ہو کہ غرض برائے اصل میرے کپڑے کے ہوتا  
 یعنی سفیدی و صفائی و پاک میں جو کوئی دنیا سے کشیدگی کرتا ہے دنیا و سرکہ پچا پڑتی ہے جس دل میں دنیا سے  
 سکونت کی آخرت نے وہاں سے کوچ کیا **ا** احمد بن ابی انمولہ ہی کہتے ہیں میں اپنے اپنے کمال میں اپنے نماز  
 لغوت میں پڑھی تھی مجھ کو فرما پوچھا کہ اس بات سے لذت پائی کہا کیسے ہم کو نہیں ویکہ اس اسی احمد بن موسیٰ بن  
 ہے جسے دلیں غطرہ ذکر تعلق **ا** ایک شخص نے پوچھا کہ کون قربت ہند کو اس سے زیادہ ہے کہا ایک اہل  
 تیرے دل پر ہائے اور تہارین میں سزا اس کے دوسرے کو نہ چاہتا ہو دیا اپنے طالب سے یہاں گئی ہے باگئے  
 والے کو طالب کرتی ہے اگر بارہ کو اس سے پالیانہ تو زخمی کرتی ہے اور اگر طالب نے اس کو پہلی تو اس کو قتل کرتی ہے  
 وقت جب عمل پر قہر یہ کرتے ہیں کیونکہ ان کو یہ شعور ہے کہ وہ عامل ہیں اپنے اعمال کے اور جو شخص یہ اعتقاد  
 رکھتا ہے کہ وہ مستحق ہے وہ کسی چیز پر موجب **ا** جو کوئی اپنے خصل کی قیمت دیکھتا ہے وہ عطا و ثروت  
 کی نہیں پاتا **ا** **ک** ایست و کلوہ نہ فرخ کے خواب میں دیکھا کہ اس کے مناس سے ساتھ کہ ایک اگلا میرے نزدیک

[illegible]

[illegible]

کا لاف ہی علی مشروط الثبوت و اس قدر بلانہ تمام می میرم نہیں ہوا سبائیکہ موقوف کر میں شفقت دیکھئے :  
 جہن شہوت تم اس فکر میں کہ پشیمان ہو کہ وہ کلازینا سنا شک میں مع ۵

پس واپس بچکے نہ کیے گئے	سزیر یا منت وہاں گئے ہوتے
-------------------------	---------------------------

اصغر بن معروف بنی سعد القحطانی کا پر مشائخ فرامان اسے ہیں صاحب ابوتاب محمد بنی دعا تم اس میں سے اس  
 ابو یزید سامی کہتے تھے اور انھیں عدلیہ کی نواریت کی شے صاحب ثروت تھے مت میں انتقال کیا دیکھتے  
 تھے مبارک وہ وہاں سے جو عمر بھر کرے۔ وہ جو عمر کرے اور عمر کرے حرکات کثرت کہتے تھے جینا ہے کہ  
 ایک ترکہ کسی زمانہ کی دنیا ترک کر گیا تھا دیکھا کہ رمضان میں وقت الفار کے ان جو تک ورنہ دیکھو اپنے آپ کو  
 نور و نماز سبھی نہا سنے ہر سونے اور غلام کے ما اپنے آقا سے کہنا خدا اجزا و نفس اشغی مہر علی  
 مثلاً رحمہ اللہ

امجد بن ابی المہدی بن اس کے باپ کا نام سیون ماہ و ستی اپنی محبت میں ابو علیان الدانی و سفیان بن عیینہ  
 اور ایک جماعت مشائخ کے رہے سند میں سے بنیہ رضی اللہ عنہ انکو ہجرت ان تمام گئے تھے و مواتے تھے  
 فیما بعد و جمع کو اب ہے کو اب سے کثرت شمس ہے ہمارا سرنگ رہا ہے اور ان کے لئے ہے یاروں کو حکمران  
 کیم کہ کتنا بقدر ای حاجت کے لیکر ملو رہا ہے اور کیم دنیا کسی حال میں ہی دنیا کو ترک نہیں کرتا جب کسی مسل  
 کا مال ہو رہا ہے تو مال ابہد رہے ہیں کتا چون نہا فی رضی اللہ عنہ فرمایا ہے ۵

وما هو الا حبیبة سبیلة	علیہا کلاب ملعی ایشلا لہا
فان تجتہی کانت مسلما فاحا	وان تجتہی انا نزع عنک کلا لہا
لو مشرا ذہب الی ان ذلت لاروی	۵ کہہ کر مشرود و دنیا فریاد می ہوتے
۵ کہے غم دنیا ہی دلی اسے دل دانا	۵ صوفی ست زعفرانی کہہ بود عاشق و شقی
۵ این جہان بر مثال مرور است	۵ کہ گشتن اندر و عسکر ہر
۵ این مراں را می زند ملک	۵ فان مراں را می زند منقار

و کثرت فراتے تھے بہکو ظفر علیہ السلام نے ایک منکر و کاسکایا ہے وہ ہے کہ جب قبر کسی مالک  
 درہم و دروس مجاہد ہر تہہ دیکر یا بیت پڑھ و بالحق اترا لکاو و الحق تر ل میں ہستی اسکو در پر شکر لکھا  
 فی القبر باد ہوتا ہے جب کوئی شخص ان کے اطلاق حسد پر مطلع ہو یا تو اس کو اپنی جان کو ملامت کرتے اور کہتے  
 ماخذہ اللہ حق ظلمت محاسنک اللہ اس وعدہ اللہ  
 عمر بن مسلم نے فرمایا کہ اس کے قرع کا نام کو نہاد تہا قریہ ورنہ شہر میں پتہ آباد تہا و ہما لہ ہر جمعیت میں



[illegible][illegible]

من در کتب دیگر چه مراد اند شدیم	اصل قسم از دو چیز یکا نه شدیم
او علم نمی مزید بر استم	او عقل نمی فرید و چه از شدیم

این کتاب چون سایر کتاب مبین ذکر مقامات و اولیا و کافیه علیہ السلام سے بیت آتا ہے اس سے عارفیہ اور کئی حیاتیات کے  
 قائل اور مقامات کے قابل مبین مگر کمالی معاصی و صحیح اور تحقیق اہل حدیث و کلام اور کئی خیالات و مقامات

[illegible]

کے کر ثروت عامتہ و محروم و غنا میں  
کو بجز انوارِ حقیقت و شمسِ افقِ معانی

شخصی که مردان را و عدا تو را می بوسد شعله های مقام	دل دشمنان هم که در دهنش که با دوسرقت خزان من چنگ
---	---

محمد بن عاصم الخاکی سرحد، اقرن البشیران سے ہیں ابو سلیمان دارانی سے ملنا پام ہا سنوسن القلوب رکما اقرن اسکا  
 کمالی فرست بہت تیز رفتی ہیں کہتا ہوں حدیث سے یاد ہے القلوب امن قراسہ لکھو میں فنانہ فی نظر ہنوسن القلوب  
 کہتے تھے مجھے یگانہ دنیا کہ میں روز دنیا پانگنا جھین کیا سلام غریب ہو جائیگا کمالی کا سلام عربیہ پر گھاسے کمالیات  
 تو اگر کسی عالم کی زبان واجب ہو گا تو قواد کو مہزون دنیا پانگنا وریست و فخریم کا دستہ ہو گا دنیا کا دستہ قوم سے  
 لکھ کر کمالی کا کہہ گا کہ نسبت میرے کہ میں اول تریمان نہایت اس امر کے اور اگر کسی عالم کا دیکھ کر کہتے ہیں  
 رفتی کہ دنیا تو قواد سکوا کی ہر مہزون ماہی فی العبادہ محمد روح الخس ولا عیسٰی یانگنا وہ قواد فاضل و عبادت مہزوت  
 ہے مگر ادنیٰ مہزوت سے ہیں عالمی سے پہلوی عبادت لکھ کر ہے اجتہاد عالمی و عبادت مہزوت یہ دیکھ کر خفا ہے لکھ کر  
 میں لینے و دے سے بچا کر کمالی دارانی سے رفت ہے تر سے ہیں زمانہ کی اہل علم و قرآن و دعا و محاسن کا داعی  
 منہ بالانصاف لکھ کر کہتے تھے مجھے قرآن اس قدر اہل مدق کے ہے تو قواد مدق کے سے نسبت کر کو کہہ دے  
 برائیں القلوب میں مہزوت و لعین آتے جاتے ہیں اور لکھ کر مہزون میں نہیں ہوتا ہے

رہنے جو نہ نہیں کہ کوئی جس پر نہ نہیں	دلت سے اگرچہ بان آئے ہیں نہ جاتے ہو
---------------------------------------	-------------------------------------

مفسرینِ مہر و اعجازِ جہاں اہلِ معرفت ہیں نصیر ہیں مہرِ کرم کے امن و نفاذ و مکمل استیصال کے قتل و سر  
جہاں شانِ کبیر رکھتے تھے کہتے تھے شیطان جب کسی انسان کے مستحق نہ ہوگا ہے تو اس کا نافرمانیہ و نافرمانی

حیات کو کھینچ کے پھانسیا ہے اگر لطفیں اوس سے ٹرتا تو کہیں اوس پر بار بار لاؤ تاخیر کرتے سبحان من جہل قلوب اللہ انہ  
 اوجہ اللہ کر دلوں اہل الذنبا اوجہ الطمع و قلوب الفقرا و عیة القناعة **ت** کہتے تھے  
 جسے قناعت قنیا ہے کہ سال اپنے اعلان کو کسی ایک لغزش پر جو واقع ہو جاتی ہے بھڑک دیت ہیں اور کو  
 جسے جنت و قوم پر بار دینیں کرتے اور جب کوئی ظالم کہیں کمال حاصل کر لیا تو بھڑک اٹھتا ہے جو جانا ہے تو کہنے میں  
 کہ یہ ال ملال ہے کیونکہ ہمیں یہ کہہ سبیل فریاد ہو اور یہ خیال نہیں کہ لکھن صاحب نکت نے نکتہ مذکور سے بعد  
 ایک نکتہ کے تو یہ کہلی ہو مالک کا ہر ایک ہے ۴

جہد بن احمد قضا شیعہ لہری یہ نیا پیر میں شیخ لاشیہ تھے فقہار مذہب ملائمت کا انہیں سے چھاپے یہ صاحب  
 دینا تاج غشی و اعلیٰ آدمی میں برے فقیر عالم تھے مذہب مذہبی ثوری کا کہتے تھے وہ دینوں کے طریق پر چلتے تھے  
 جو سکا کے طریق کو دینا انہیں خود میں متبادل نے اسے نقد کیا تھا کہینے ضعیف کیا اس میں بمقام اہل مایہ و ذات  
 باقی بقدر حمید و میں افسوس لگتے تھے جو کہلی ہو گان کر تھے کہ اوس کا افسوس فرعون کے نفس سے ہر تہ و  
 منظر کر رہے تھے شخص سیرت صاف میں فکر کر لیا پنا تھوڑے مختلف حدیث و رجال سے معلوم کر لیا کہ اس کا  
 کہتے تھے کہ کلام صفت لکھا مال ہے کہ وہ بدست کلام سے افسوس ہے کہ وہ کلام کرنے سے واسطے اس کا  
 و ذات افسوس و رہنا و رہنے کے ہر بات کرتے ہیں واسطے و افسوس و طلب زیادہ و اعتقاد و خلق کے ساتھ  
 ہاں سے **ت** فقہ سے کہتے تھے مذہب کوئی عالم شکل جو قوت قوم سے بڑھ چکا کہ وہ وہ اشکال تھا و انا  
 ہوا لیا کہ اس ساتھ بدل افسوس و افسوس و افسوس و افسوس کے فقیر کا حال غرض ہے وہ جب مذہب کر رہے تو  
 افسوس سے ہی کہیں بڑھ جاتا ہے تم جہد مذہب تو اس سوانہ کے پیو کو کہ قبیح کے لئے اوس کے نزدیک و جو وہ  
 صاحب پر ہیں افسوس کے لئے اوس کے پاس کچھ بڑا تو دینوں سے جسکی وہ سے حمادی افسوس کریں ۵

ابو الحسن مرقی سے کہتے تھے قاری قرآن اگر قرآن پر عمل کرے تو دنیا کی راگ اوسکو نہیں بلا سکی قبیح ہے  
 قاری قرآن سے کہہ افسوس کا معنی ان کہے اگر ہر ہر میں ایک ہی بار چھو حکم کہا رفسا و علما اور اشد مصالح  
 قاری قرآن دن قیامت کے لکھا اوس کے گرد غلصین ہونگے جیسے اکثر نسخی ایک اور قوم بھی ہوگی  
 اوس کے کہ کا خدایا جو تباری نے دنیا میں جھکو پیر رکھا بہت میں سے جو اس کو آؤں ۶

سید احمد شیعہ افلا و لہری ہم جن من حسن بن علی بن اسحاق اب میں تھے یہ قمر نے ہیں بیٹے اپنے جد مسلم کو  
 دیکھا کہ آدمی رسول اللہ کو ان شخص زیادہ قریب ہے آپ کے آپ کے اہل میں فرما جیسے جو را دینا کو جیسے پشت کے  
 اور کہ افسوس کہ اس کے انکوں کے اور ملاقات کی جیسے اور کتاب او سکی پاک ہے کہ افسوس سے یہ قریب اہل امیر  
 جو نون میں رحمہ اللہ تعالیٰ ۷

[illegible]

اولا اس کے واسی دل و رو بند | دگر مقرر ہو چکا کہ فرستد

لوگوں میں کوئی اکثر اہل علم و انانیت ہے وہی اکثر انا ذات ہی ہوتا ہے کیسے پوچھا عادت کوں ہے کہا یا فی  
 الجہلک برتن کے رنگ پر ہوتا ہے یعنی مطابق حکم و نکتہ کے ہوتا ہے حقیقت یہ ازل کی آسان تر ہے ماریا  
 طاعت سے کیسے قرب عن تعالیٰ سے سرائی کیا نہ کیا العید بلا اقرب اقرب بلا التواضع شت کیسے  
 خوش نصیب ہے یا ہے کہ اس کا دین سلامت رہے چنانچہ رست میں جو دل آرام پائے وہ لوگوں سے نہ کیسے  
 عزت کرے یہ نہ اندر رست کا ہے مطلق کو اس زمانے میں عزت اختیار کرنا چاہیے جس کا یہ ایک شخص  
 رکھے پاس ہاں سود و مال کیلئے نام چڑھ دو وہی جاہت پر خرچ کر دے کہ ایک سوائے پاس اور مال ہی ہے  
 کہا یاں کہا فرمایا ہے کہ جتنا مال خیر ہے پاس ہے اس سے زیادہ ہو کہ مال دنیا یا خدا کا مال الیہا  
 اخرجت کیسے سے عکرمین ایک ہے کہ نہ شکر اگر اپنے مال غالب خیر کا ہو تا ہے اور دوق اور سکا  
 ساتھ اللہ کے مال نفس بالشکر ہوتا ہے لیکن شکر یہ ہے کہ تو اپنے نفس کو مطلق رست کے غلبے خیر ہے  
 سے مرید مطلق علم و علم سے غنی ہو رہا ہے اللہ جب کسی مرد سے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اس کو بطرف سونہ کے  
 ڈال رہا ہے اور محبت قرار سے روک رہا ہے میں کہتا ہوں مراد قرار سے علم و سواد یا طلب ہیں اور مراد و  
 سے خاص ہیں مراد و رست نصون ہے کہ ہر مراد کے بلا عادت ہو کسی یوں کہتے ہو عنود کا جملہ دنیا  
 کہیں یوں فرماتے ہو اہل بیت کا یہ دخل معہ غیر ہر انکار میں شکر اخبار ایت الصوفی بھی اہل علم  
 فاعلم ان باطنہ خراب حکایت است انہوں نے کہا ہے کہ یہ تہا لیس کو باور دین دیکھا کہ شکر کا یہاں ہاں  
 اور تہا بین ہو کہ اگر قدر و ثواب ہے اس کو کہتا ہے کہ کہا ہے لوگوں سے شرم نہ آئے آگاہی و امانت

[illegible]

[illegible]

<p>والاسقى من عروق قم والهدى والزر والبر والهي لم تعبىرت اللسان الى فكن جبراً فاعلوب</p>	<p>هم المعاصي والحمون والخير والامس والسكون حقوقهم المنون وكل ما ملنا عيون</p>
--	--

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 اور سنا ہے جو نبی پوری اصل کی طرح ہے صاحب قدیم بھی بن ماز و انسی و شاء شجاع کرانی عربی میر  
 فیما پر بین اہل بیت جنس متعلقے اور ان کے یہاں ایسی سامیاری کا لڑتے کروانا انہوں نے اپنے اپنے  
 طریقہ کیا ہے اپنی بہت میں اور مشائخ تھے ان کے طریقہ صرف کا یہ اور ہیں اس کے دم سے ہوا ہے کہ میں  
 اقبال کیا گئے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ اس کے دل میں پادیزین کیسے اور پادیزینوں سے  
 و مقام مذکورہ اصل عادت میں چیزوں سے ہر قسم سے علی حال اگر کم مردم قبول تھیں اللہ سے ڈرنا  
 اللہ تک پہنچا دیتا ہے اور کبر و عجب اللہ سے منقطع کرو دیا ہے تہہ سے نفس میں لوگوں کا اعتقاد ایک مرتب  
 و طبع و دوا ہے جب تک کہ تو اپنی مراد کا تابع ہے جب تک کہ نیفا غریب ہے جب تو نہیں و تسکیم انہی کو دینا  
 اسرار میں جو بالکل اختیار سے بخیر و اور فقر سے تعلق کو کرنا اعتبار و فقر کرنا تو مانع ہے اور فقر  
 سے تعلق کرنا شرف ہے پورا محسن ہے کہ اہل حق کسی عالم سے تقاضا نہ کرے کہ اس میں زیادتیاں نہ  
 کہ اللہ ہی ہے اس کو اس پر سنا گیا ہے ۵

۶	کحل ہر روز رتقرف است	از نوازان ملاف دمس دوست
		دینیا میں یہ سچ کہ کچھ نہ ہو کر کے کسی کو مگو لیا رسم و مذہب ال +

اور اس میں ان کی ہر طرف سے اس کا سورہ و مساندو ہے۔ حروف باہم لغوی ہیں اس کے وقت میں کوئی شخص اسے بہتر  
 طریقہ میں اور لطف سے کام میں نہ لے سکتا تھا۔ فقہاء ائمہ کے میں صاحب سبکی نے غرضی و محمد بن قضا نے اقران  
 میں میں میں شہ میں انتقال کیا۔ کہتے تھے بہت کیا بہتیار اس پر سے نہاتے میں دو چیزیں ہیں ایک رہ  
 عالم حاسے علم پر عمل کرے دوسرے وہ عارف جو مطلق حقیقت جو الہی حق قدر قدر علیہ السلام قدر قدر  
 غیر کا حق بد خوات تھے قصرت کیا کہ سوم و علوم نہیں ہے بلکہ اللہ کا نام ہے جو شخص اس کو دنیا میں نہیں پہچانتا  
 وہ اس کو آخرت میں بھی نہیں پہچانتا گناہ ہے اسے رہا کہ پہچانا ہے مگر یہ چیز کو حق عالم کوئی چیز چاہی  
 معلوم کی کہ اس کے لئے ایک مقرب ہوئی ہے عارف کی مقرب انقطاع ہے ذکر خدا سے یہ وہ زمانہ ہے  
 کہ میں ہر طرف نزل اور صوب خطا اور وادغل ہے **حکایت** جب درمیان ان کے اور مستند کے انوقت  
 ہو گئی تو یہ پھر کو پہلے گئے دفات مستند بلند تک وہیں رہے پھر لہذا داتے واقعہ بہا کے سامنے سے کہ  
 سب سے پہلے ان کے انھوں نے اس کو قور ڈالا اس کو سامنے مستند کے لیگے اس کے کہنا گویا ہے اس کی تلواریات سے  
 پہلے میں تھی انھوں نے کہا میں نے محض یہوں پہنچا تھا کہ اس کے محتسب کیا ہے کہا جسے تھا گویا کیا ہے اس طرح  
 سخن گفتگو کی پھر اس کے شہر سے چلے گئے **حکایت** کہتے ہیں ایک بڑے آدمی پر مارا گیا کہ بی بی بی بی  
 کہہ کرے ہو کہ گناہ تو اس کو نہ کرنا ہے نہ اسے وہ فاسوش تھا تھا کہ صبر کیا یا دو مگر میں نے بہت شخص معلوم  
 تھا کہ اس کو صبر میں لیگے ہیں وہاں ہا کر یہ ہو گا یہ بہرہ و مرداس کہ میں نے کہہ سنا کیا اسے کہا اسے  
 بھائی انہی اخیال اللہ اللہ مولا الہجسام یہ صبر سمجھ شونیز میں ہائے بلکہ صبر اور جس سے منور  
 صبر سے منقطع ہو جاتا ہے یہ لودی کو لائے وہاں مافر ہونے وہاں پہوندا کہتے ہیں  
 صحیح یعنی بن الہجلا و صبر اگر کوئی صبر میں اصل میں ہلا کے میں رہا و شش میں ہا کر تے شائع نام میں جسے  
 میں دو انہوں نے معری و غیر کی صحبت میں رہے تھے عالم تھے اور استاد محمد بن داؤد رقی کے فرماتے تھے جسکے  
 نہ ویک قوم و طرح برابر ہے وہ ناپ ہے اور جو مخالفت کرتا ہے فراق وقت میں وہ عابد ہے اور جو  
 سوار سے احوال لڑنے لڑنے کے وہ نہ تھے وہ موعود ہے چوکی بہت عالی ہے اگراں پر وہ کون تک پہنچا اور چکا  
 نفس کسی شے پر سوا حق تعالیٰ کے شیرافوں اوس سے فرت ہو جاتا ہے اس لئے کہ حق اس سے عزیز تر ہے کہ  
 اپنے ہم راہ کسی شریک کو پہنچا کرے کہتے تھے اگر کوئی آدمی میرے سامنے آتا کہ اصران کو سے ہر شے  
 دیکھ کر کی لوٹ میں جو بارے تو مجھ کو گنجائش نہیں ہے کہ میں اس کی عدم توبہ کا حقدہاں کیونکہ احوال ہے  
 کہ اس سے توبہ کر لی ہو یہ مسئلہ نہالی

روایت میں احمد راجہ شائع کیا میں سے ہیں فقہ تھے مذہب و اولاد اصنافی پر سبک دین مرے مشونیز میں

وہن چہ دے تھے تھے ملک بیکم سے کیا احوال ہو احاطہ میں تو میں کر سہاؤ لینے انہیں ترغیب فرما سنے  
 کیا کہ اوپر تو میں کرا احوال ہر ہے افسہ اسی حال پر کیا کرنا حکم دین ہے اپنے اپنے لئے انہوں نے افسہ کر کے اور  
 دوسروں کے لئے اتنی سودی نہیں بخیر میں کہ ہوا میں جب اصطلاح ہو گئی ہو کہ وہاں بیگ کیسے ہو  
 صحبت کیا ہے کہ میرا وقت میں احوال ہو رہا ہے

وَلَقَدْ قَالُوا لِيَ مَن مَّتَّ سَعَادُونَ ۚ وَقَالُوا لِيَ مَن مَّتَّ سَعَادُونَ ۚ

فقی دلا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

موت میں متصل ہوئی ہر ایک کو حسب وجہ کے شمع سے لگال دیا نہا سو سفوف میں لگ کر رہے وہیں لٹائے میں مرسے  
 کا کار مشائخ و اسان سے تھے صحت میں امداد ضرور کے وہ یہ لکھ عثمان جری جی تباہیل ناظر لکھی طرف دیکھتے تھے  
 اس امداد قیام کی طرف نہ دیکھتے تھے مگر میں اپنے نفس میں قوت باکون تو بہائی محمد ص فضل کے اہل مال و  
 سدا مال میں دوسرے کرتے تھے دنیا تو لڑ میٹ ہے تو نقد را پتہ نہ کہ کھٹ بیٹ میں وہاں نہ بہ کس سبب یہ لکھ کر  
 لعل بڑا بکر کے کعبہ و حرم تک ہمارے میر لکھتے کہ وہاں آغا بیا و عیاد و ام و صفا تم کے بیٹوں اور اپنے نفس بہرہ  
 و فلیح کر کے دل تنگ نہیں پڑنے لگا اوس کا نام سب عرب و بل ہیں

حامی رکن کتب و مسن خط و کتب	ادوات و مسن خط و کتب	-
-----------------------------	----------------------	---

[illegible][illegible][illegible]



وہاں سات قلب میں نظر کیا اللہ عزوجل ہر طرف اوس منہ کے بے اوج کی ذات اعلیٰ و اکبر و اعظم ہے  
ان سب سے بڑھ

کیا اور تہ ہے وہ قصیدہ ہے	تھے ہیں جسکو بارہ اللہ ہے نہیں
---------------------------	--------------------------------

حکایت کہتے ہیں کہ انہوں نے حسین بن منصور رملی کو ایک دن کچھ کہتے ہوئے دیکھا پوچھا کیا ہے  
کہا قرآن کا حاشیہ کرتا ہوں اور سیرہ و تذکرہ کے انکو چھوڑ دیا شیخ نے کہا ہے جو یہ اصلاح پڑائی وہ  
اسی جو مالک اثر تھا ہے

حسین بن منصور حاضری انہوں نے ایمان نامہ میں کتب کا انتخاب صحبت میں سرری منتقلی کے رتبہ انکا کلام  
بہان محبت میں بہت اہم ہے و کہار شائع میں ہیں انکا انتقال در بیدار صبح کے چہار بجے کہنے سے لاچار  
میں شیخ احمد اہل حق منہ و لہجہ اشرقی من الحجة بتمام بعد عنہ ایسی میرا صحبت مشکل ہے

محبت پاد اور دستان و نکوت دلیا	جو دے رہی گم کردیا میں رہا نہ تر لیا
--------------------------------	--------------------------------------

علی بن حسین نے ایک دن مسلمان کو دیکھا کہ سائل و جاہل پریشانی میں ایک چھتری ہاتھ میں ہے اوس سے سائل  
کہہ کر اٹھا مارا کہ گشت پست کیا پھر کہا ہے

کھانہ لبت اہل حق	ضلع منی فی قلعہ
رکبہ فارودہ کا خلعت	صل صبری فی قلعہ
واغنی ما دام لی ساق	یا ضیاء اللستہ تظہیر بہ

کہتے ہیں پانہ و نیا ہے کہ اذکر کسی شے کا الگ ہوا نہ کوئی شے تیری ملک پر ہرج  
ابو نعیم طبرسی ہرج و قدر شائع ہے میں صاحب لہ زیب شخصیت سے فرماتے تھے علت نہیں آئی مگر اس سے  
نہایت نہیں ملتی مگر ہر سے ایک قوم نے قدر کیا سلامت رہی اور سب قوم میں میں ہولی لاک ہو گئے یہ کہتے  
تھے اللہ کا ذکر جان سے کرنا بدل سے ہر ہے ہرج

سین بن علی ہرج و بالیہ کا ہر شائع خواہ اس سے علی علوم آفات و ریاضات و ہجرات و محاربت میں اکی نقدا  
شہر و ہجرت صاحب جو بن علی تبریزی و محمد بن الفضل سے فرماتے ہیں سادات عبد کی یہ علامت ہے کہ عات  
اوپر آستان ہجرت انال میں موافقت سنت کی رکھنے میں صلاح کا محب ہوا ان کے ساتھ حفظ افلاک و نخل حرم  
کے سے امر شکیں کا اہتمام کے اوقات کی طاعت کرے ملاست شقاوت عبد کی یہ ہے کہ ہر لاف ان وقت  
کے ہو گئے تھے اصح طرق الی اللہ و آخر و آخر شہ سے اتباع سنت ہے قول و فعل و عزم و قصد و نیت  
کہ قدر الی انوار ہے و ان تطبیح و اتمتہ کہہ کیے پوچھا رہتا اتباع سنت کا کیا ہے کہا صاحب امت ہرج

[illegible][illegible]







اور سپر کوئی غالب میں جو تا رہا ہے وہ چاہے کہ کسی شخص کا ایک نہیں ہوتا ہے ہوسکتا کہ قوت  
ان کے کوکے حاصل ہوتی ہے معشر کے حضرت علیؑ کے والد جو علم سے فاضل تھا اسلام کو فروغ دیا  
شیخ تحفہ نہیں کلیہ ساری حق اور فرائض کے ترسے ماموں سے بہتر ہے اور سنان کو قوت مذہب میں  
گوہرام و سرب سے حال اولیاء کو حق اے اللہ العلیٰ العظیم جو کہی مانتہ غرض کے سرور و تاج ہے خود سرور  
اور مسکو موش ہر دم و دوران کا یہ تاج ہے حاکمیت کہتے ہیں یعنی وہ ایک قیامت قائم ہو جاتی ہے اور سرور  
سمائے کے نہیں ہے جاہانگیر ہیں سپر شیخوں جیسے کہ لکھنؤ وادو اپنے صوبہ کے ہیں سب کا امین ہیں  
مذہبی ہیں جیسے ایک حضرت نے کہا اے ان خوار ہیں سے متاکن چلو کہرت و دیت و جب نہیں ملے ان کا تعلق  
اور کئے ساتھ حق پھینچے بار کہ ہے یہ دکھائیں قور کہ تاہیں ان کے سے خود پاک و شاد و متوجہ طریق قوم  
پڑو اور جی میں کہا اللہ دیت سہال غیری معلوم ہو کہ ان تقسیم مذہبی میں ہر کسی کو ایک کام کیے گئے ہیں  
کہا گیا ہے اوس سے وہی کام نہ ہے نہ وہی کام کل میں سہا خلق اور حاکمیت کہتے ہیں میں ایک  
مسیح میں بابا کر تا خدا و زمین ایک درخت خدا پر و علیہ ہیں رہتی تین ایک ملی لگی و دوسری تمام لگی  
تیس دن تک است اور اگر کچھ نہ ہو کہ کوئی نے زمین سے اللہ کا ایک نیر ہے دن ایک اور پہلی کا اوس سے  
گوہرام و بلوائی اسکا اپنی بلبل باو آئی شان ہے سے مراد جو کہ گڑھے میں گئے ہیں صحیح کے پس پڑا کر دیتے  
ادھون نے سب پر شکایت نسبی مردہ ہو کر گئے اور غیبت اور غیبت میں

۱	سیدین بزرگان کهنه دستان فرستند در خاک جو نظر نمی بداران فرستند	۲
		۳

حضرت اسحاق اعظمی رحمہ اللہ اس طرح اصناف سے ہیں جنہیں سیرج سے لڑا کرتے تھے صاحبانِ  
 عالی اور خوب کھنکھاتے تھے کہ غلام مسلمان پر قرآن ہے تو بغیر علم و یقین کے اور لڑکی پر قرآن اور  
 کہو سیرج اللہ بہر صاحب دین کے یا اس کو کہتے تھے کہ تمہارا قرآن لڑا کر دیا ہے بات لو گن کر کہہ دینی  
 موت کے معلوم ہوئی اور آتے تھے جیسے عبادت اللہ اور صیغہ شہیدان و شہداء عاقبت میں ہی سلامت  
 رہیں وہ کہتا تھے جس محل کے لڑگوں پر آج اور پھر معلوم ہے کہ غمراہوں میں ساکن ہوگا ساکن ہوگا وہ صاحبِ

مستفاد از این است نه به عنوان کافر  
درست است که این امر اولی مانده خواهد بود

منہ اعمال سے باوجود خدا پر ایمان رکھنے پر جو حقیقت قوم کی کیا ہے کہا قریب من الظالمین

جلیدیں اسی وقت کہ وہ اپنے جہیز میں شوق مستغرق ہوا تھا اسے ہرگز کوئی بے سربے کا کاروبار نہ تھا

آبرجہ ہی تھا مذاق . | من پندہ نیر مشاہدہ مارا

[illegible]

که خواجہ نور محمد بنده پیر می نام

پسے میں جنت اور بہشت کے کچھ شہر نیکو بنائے گئے۔

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

ہفتہ میں آدمی کو سزا پانڈی کہہ کر فریالہ اللہ کے اور مکر میں کی کہ تم آدمی پر کبریاں نہیں روکتے ہو کہ ہم  
 شیعہ دوست ہیں پڑی عصیت کی سے فرمایا ہے قسم ہے اچھی عزت و مال کی میں تم کو جس کی جیت میں لڑاؤ  
 جی آدمی کو تم کو مارا کر دے گا کہ وہ کا قال تعالیٰ نعم انہما علیہما لیسوا فی انکسہ سنی یہ کہے کہ یہ ہم سے ہم  
 پر عفو و رحمت نہیں کرتا ہے تب تک بدہ میں ان کے ساتھ عت کے مائل نہیں ہوئے۔ یہ قال تعالیٰ  
 ان اذک انک علی الخلد و ملک کا کہلی آدمی کہ ایسا ہی رب تو ہے کہسے ہم کو عیب دیا ہے تو وہ وقت  
 بطور غلو کہلا شکار میں کوشہ تیرے ہمارے میں رہا تو نے فرمایا تو نے غلو و رط سے قلب کیا ہے غلو و رط  
 ہستہ میں ہے اور میری رکت ہے تو نے ترک کر دیا اور تجھے خبر نہیں کہ جسے جو کمال کو تیرے کی نگاہ کو کسید  
 ہم کو فراموش کر دے۔ کہ ان کے پاس ہے اسی بندے میں کہ ہم کو دیا و پتا ہن تو تو آدمی میں مشغول ہو گیا  
 اور اگر میں دیا ہوتا تو تو اس کی طلب میں مشغول رہتا ہے ہر سو سے لے کر تک فراغت حاصل کر لیا کوئی نہ رہتا  
 جنت مجبور طرف مریدین کے اعراض میں وہ دنیا سے نہیں ہے کہ کوئی دوسرا نہ ہو کہ ان کے مجبور ہوتے  
 اعراض میں انفس سے ہے لیس مینا سی فریق لے لے ہوئی ہے کہ کسی کو مکیان سے غیر اللہ نہ فرماتے تھے عباد  
 امتدائی دو چہرے ایک مرآت ادب ہر وقت دوسرے نظم حق رہو بیت حکایت کہتے تھے بعض  
 اصحاب ہمارے ایک جمل میں راہ ہول گئے ایک پیش آپ پر گزر دیا وہ ان ایک ہمارے مثل تر کے نظر آئی  
 اوکے پاس گھر سے گئے اوکے کہ الیٹ حقی یعنی وہ ہر آدمی انہوں نے کہا، اشتعل کل لیس دن بکل  
 شمع میں مشغول ہوں اور سے کہا اس پیش یا ایک اور ہمارے کہ میں اوکے کو ٹنڈی ہو چکے لالہ میں نہیں  
 ہوں اور میں نے چھپے ہر کر کیا اور سے کہا ما الحسن الصدق و افعی الکذب ہم کو وہ ہم نہ کہ کر لالہ  
 میرے ساتھ مشغول ہے اور میری مشقت الی الفی ہر انہوں نے انکسہ کیا تو کسیر نہ کیا رہی +  
 ایہ ہم کو آریل حواس پنج و شے متحرک تھے متنازع وقت میں کیا تھے ان کے ہنید و نور میں میں نے ان کی  
 دیہات کی شیعہ بہت دوا نہ ہر سالہ میں ہر حق حکم جامع رہی میں انکسہ کیا جب کہڑے ہوتے تو وہ  
 کہہ دے کہ نہ پڑ پڑتے تھے علم اوکے لے لے ہے جو ہم کو جامع و مستعمل ہے ہفتہ میں ہر گھر  
 تیل اللہ و تاوہ اس المال غیر کا مغس ہوتا ہے قال تعالیٰ و یو الی ہر مکہ واسکو الی  
 اقل الی یا بکرم العذاب کہتے تھے کہ لا باق ان ہر جمع ہر انکسہ اللہ و التسلیم ان فعل ان ہر انکسہ  
 سلک من نفسک و العذاب غلاب للفرای فرماتے تھے بدہ جب واسے انکسہ کے ترک کر دیا ہے  
 ہر موانع نہ کہ ہر ہر تہہ فرما اوکے عقیدہ کا ہے اگر امکا و اسکا ساتھ اللہ کے مسیح ہر ہر  
 اللہ استیذان ازالہ منکر کا راہ ہر سماعت ہر ہر کوئی الی پیش نہ آتا





اور شرف محمد بن ابراہیم صدیقی ہر راجہ صاحب سری سقطی تھے لیکن اگر متسابہ انکاروں میں سوجھی کے حقا  
قبہ عالم القرآن تھے ایک دل سحر تہریج کا نام کہ ہے شے دلی متوجہ ہو گیا کہ یہ ہے بنیہ کر دے وہ ہے  
حدیث کر کے انکھ انتقال میرے سے چلتے ہوا ہے دین طریق ہر کتاب غنیمی رہے ہیں مجلس امام احمد بن حنبلہ  
میر کا کام قوم کا ہوا تو اسے تبارتے ما قول فہ دایا یا حونی و شہادہ من وفات ابی اسحاق یستہد کہ شہادت  
طریق روم میں کیا راہب کے پاس شہر کر کے کمال حدیث متنی میں خدہ ہا مستفی کہ ان عربی فی الجند  
و دین فی السعیر راجع سے محنت توکل سوت ہے صبر غنیمت کا اور یہ گرسٹا یزید

اگر جبروت کسی اندر مردی مال مردم را  
خط حیاتانی از سرست و عاصی و سرکش

محمد حسین کہہ دے دار جو ہر چیز سے  
چراغِ انیس علی ذلک تا موافقت

کیسے ہو جا کہ محبِ سرِ محسوس کسی اور کیسے کے لئے ابھی نامِ مرغ ہوتا ہے کہ مائیں اس کے لگے محبت بلا لڑائی  
سرورِ قلعہ اوچاں سے تیرمین رہتا ہے ساکدو میں بانی سے جو رتے ۵

۱	کلا الصباية الالهيه يعاينها	لا يعرف الشرق الا من يكابد
۲	کس سبب تو غم را نه سحران چکشاید	ما سبق شد می مست و رفت کشیدی

محمّد بن موسیٰ داسطی بمعنی علی بن فرغانہ کے ہیں قدواً صاحب مجید ہیں جسے علماء و مشائخ قوم ہیں سے  
 ہیں اصول تصوف میں کیسے مثل ان کے کلام میں کیا عالم اصول دین و علوم ظاہر و باطن میں ان کو کلام  
 درویش شہرے و درویش کے درجین انعام کیا اکثر کلام ان کا بس اہل ہر کو کے ہے مزارق میں کلام ان کا نہیں  
 پایا کہتے تھے انبیاء امر ان ایس دینہ آداب الاسلام و الاحلاق الجاہلیہ و الاحادیث و الاحادیث  
 فقر و قراۃ ہے جس سے حق نے حقیقت ایسے حق کی کسور کسی ہے حق کی کثرت و غلات کہ وہ عفا  
 ایسٹا اہل حق کے

حریص را کند لذت و دو عالم بحر  
 همیشه آفتاب سوزنده است تبارد



احوال جاطن کا ہوتا ہے رحمت اللہ تعالیٰ  
 محمد بن سید قراق نے کہا کہ مشائخ و قدما اصحابی مشائخ سے شیعہ انکار کو مٹا دینے کے کلام کے غرض پر تھا  
 عالم علوم ظاہر تھے علوم و اثن سادات و عواید اعمال میں صاحب کلام ہیں جس کے سے پہلے انتقال کیا گئے تھے  
 کرم غفرلہم یہ ہے کہ تو کو قصور کا بدفقہ کے کلمے کے لیکر میں صمد سے کہی شنگ نہیں جو اسے تکیہ انہی  
 حیات سے اللہ ہے لا غیر اللہ علم علم ہے ساتھ ہر دینی و دنیوی عید و ثواب و عقاب ان کے اندر اعلیٰ علوم علم  
 ہے ساتھ اندر صفات و اسرار الہی کی فرماتے تھے لا شئ الخلق وحشة والطمانينة الیہم حق والساکنات  
 الیہم عجز ولا خلاف علیہم وھن والفقہاء فیہم و صیاح بعد اللہ تعالیٰ  
 علی بن سہل صالح و یوسفی نے کبیر مشائخ تھے سمرقند میں رہے ساتھ میں سے صاحب اہب تھے جو کوئی ان کے  
 دیکھتا تو اس کا اندامین پڑنے ٹھس سے کہتے تھے مرید کوڑا کرنا دنیا کا دوبار پانچے کیسا سید بن کر کرنا  
 کہ ساری لغات و تہذیب و انشاخ و شتاب و جہش ایسا کہ چوڑے سے چرچہ سرور بن کر دنیا ہو کر  
 اور جہش اس ترک کی مجلس کو کریم شہر کے قریب مال کرستور کے اور اہل دنیا پر متوجہ ہو کر کئی شعر میں جو گا  
 ساتھ بہت خدائے ابرہہ سار انعام کے کن و جہا و اوقات آدمی کی انہوں جہش متبع ہون تو اور پر و امبہر کو بہت  
 حق و صبر کیں بقولہ تعالیٰ و قد احضروا الحق و قد احضروا الحق فرماتے تھے محبت کلمہ شکی جی الہی  
 لعلکما یعنی ملک نفس ہی محبت نفس ہے یا احدی مددک نفسک الہی ہیں منیدک  
 اب شہر بن دائد و شامی نے کہا کہ مشائخ شام و عراق ہندو و ابن البوارت میں گویا کی حریت ہرین ہوا کہتے  
 مشائخ شام کی محبت میں ہے تو از ہم فقر و محب اہل فقر تھے شہد میں رہنے کے لئے کافی ہیں جو کوڑا  
 سے و بیخیزی محبت فقر و محبت دل سے

میرزا بن دہی یار بن ہوتا ہے	نائب چشم ہے یا نائب نسا انہیں
-----------------------------	-------------------------------

فرماتے تھے کہ انصار قور و البیداء صیحة صبح  
 مشائخ و یوسفی صاحبین الہی و مشائخ سن فرق ہر کبار قوم سے تھے مدد قوم میں عظیم المری کی کبر الہی  
 نادر الفکر تھے شہد میں رہنے کے لئے طریق حق ہوید ہے اور صبر کرنا ساتھ اللہ کے شہد ہے کہیں کبھی کسی  
 فقیر پر اعل نہیں ہوا لکن غالی ہو کر صیح نسب و علوم و سادات و منتظر ان برکات کا رہا جو اس کے فکرت  
 یا قوم کہنے سے مجبور وار و ہر کے شکایت کہتے تھے بعض سیادت میں یہ ایک شیعہ کو کیا اوسنہیں آہ  
 غیر کہ مدد کے لیے کہا ہو کہ وہ فکرو کا اپنی بہت کو لگا کہ بہت بہت مدد ہے ماری ایشیا ترکی  
 میں بہت صالح ہوئی اندک کا دوسرے پہ ہے تو اس کے اعمال و اعمال صالح ہو چکے



[illegible][illegible]

[illegible]

ویرود که دل و وقت را سازد	لیلی کو جان برهن شد از دم آید
آورد شمعیم اما سبب ایگشت	گلها با انگار که شمعوزید آید

[illegible]

شمار کے سوا کہ کتب میں درج ہوئے ان کا ذکر نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ان کا ذکر نہایت اہم  
 الحرفی ممالک میں ہوا کہ ان پر توبہ لائق و سادہ دینوں کا حکایت ایک ایسے جب کوئی فقیر آنا اور  
 کہنے کیلئے اس کو بہرہ و انصاف بہرہ و غور سے ہے

اسألني على فعل من مذكر	يخبرنا لما بين مترون
------------------------	----------------------

[illegible]

عبداللہ بن محمد ترسن مبارک پوری صاحب اربعہ نعمان و منہدشے یہ تلمذ امین ہے چنانکس کا وود متاخر  
شہر سے لوگ کہتے تھے عابد، نعمت میں تین شخص میں مشعلی اشارت میں مراد میں مکاشفات میں متفکر کا  
حکایات میں مستند تصور ہے۔ ہر کس مشہد میں دے پہلے تھے تھوڑے عابد کے اسرار رکھنے سزا دہر  
ہیں محتاج منفرد ہیں فارسی و انگریزوں میں ہندو کے باق میں فصیح میں محرق یہ کسٹ و دہادی  
ہیں مقدر دہرے دانتے میں اتھوئی سلسلہ الحق دانی میں کئی عی سائب میں کہتا ہوں ۱۱ اللہ ارتقا  
کے یک چر مشائخ چھری کے بن سے چاہے اس دبا یا اس عسیر یا کچھ سی ماقی ہر دہر ہے۔ یہاں  
ضام نگار اسلام ہے ایمان ہر صاب کا کیا ذکر ہے کہ احسن مریجہ اللہ کتب میں دلی ساسے اہل ظاہر کا  
و کرامات اللہ ہے لعل اللہ ما بشاء و یحلہ ما یرید

مردم و دولت و مردم	و دولت و مردم
--------------------	---------------

فرماتے ہیں مسلمان ملن کو محبوب ہونا ہے مومن مومن سے محبت ہونا ہے حکایت ایک بار فرماتے ہیں مسلمان میں اختلاف کیا ہے متعدد میں کو دیکھا تھا اختلاف کرتے ہیں فرماتے دیکھ قرآن کرتے ہیں اختلاف کرتے ہیں ہرگز کہہ چکا ہوں کہ یہی اٹھو دیکھا ہے کہ وہ تعلیم و عامت سے اسے امتداد یعنی جہاد میں کر کے اپنے ہیکل کے لیے لے جاتے ہیں خدا کو کہیں اور نہ رکھو۔ شیخ برہنہ قادری رحمہ اللہ

۴۸	یا مکتبه و پیرا. خواستگار	از و ستمه حساب کما نند
----	---------------------------	------------------------

میں نے کل بروز جمعہ کا نام لکھ کر دیا ہے جو کہ میری جگہ پر آئے گا۔ اس کے بعد میں نے اپنے  
مستحقین کو بھی لکھا ہے کہ ان کے لیے کیا کروں۔



کی صحبت میں ان کی مافوق الفطرت و طریقت و عارفانہ باتیں مشائخ پر فرمائی گئی تھیں کہ شیخ میرے  
تصرف میں جو سچا اور فاضل ہو وہاں میں شیخ اور اوصاف میں شعلہ اور حدیث میں ابرو میں مرئی میں چمکا بیٹ  
کسیٹ سزا میں است برہنہ نہ کہ گار و گار ہے کہ جھکویہ مطلق ہے اسلئے کہ میں اس درجہ تک پہنچ گیا ہوں  
کہ مجھ میں اختلاف نہیں کہ اسے کہا ہے کہ اس سے وہ پہنچ گیا مگر یہ وہ تک فرماتے تھے اگر ازل تو میری طبعانہ  
سوز کہ کام میں تو کوئی نہ تھا ابقی رتبہ مگر وہاں کے انصاف ہوا کہ ناخدا علی باب الحبيب وان طرح  
کے پیروں کو کہتے تھے کہ اس وقت فریب چھوڑنا کہ وقت نہ دے گا

میرے بڑے والد اب بعضی ریح و سونے اور خفیہ و مخفی نہ دیا کہ وہ کیا تھا اکثر علوم شریعت میں امام ہر فن  
میں تادم تھے نہ کہ کوئی فرد کم کو سفل کر کے بہت تسلیم فرماتے تھے اور ان کے کام میں کیا تھا ہر فن میں تصوف  
میں سچے ظاہر ہوا ان کا کام محبوب نفس و آفاق انسانی میں سب مشائخ سے بہتر تھا کہ میں جس سے کہتے تھے  
ان کا ہر دست میں مجھ و تقدیر سے بڑا کہ سے صرفت لعل اشارت کے بالکل جو کوئی صاحب کار بغیر طریق خدمت کے  
ہوگا وہ اور اس کے قریب سے مجھ میں یہ بات

مجھے یہ بات بھی بزرگانِ رحمان و رحمت  
اگر اسباب بندگی میں آتا وہ کونسی

فرماتے تھے خدمت کے طرف حاش و احوال کو کوئی نہ دینا کہ اس سے بدیع و عقیقہ سے انکو  
اور خاک کو دینا اس سے کہ ایک زمانہ تک لوگوں میں کو اس میں طبع میں نہ دے گا کہ بعد اس وقت کے طرف  
مستحق کے اپنے کام میں ہوں کہ کہہ سکتے تھے ہاں یہ سب کمال شئی ہاں شئی و ہاں شئی  
سب کمال شئی ہاں شئی و ہاں شئی

ان کے بزرگانِ رحمان و رحمت سے یہ بات بھی بدیع و عقیقہ سے انکو  
اور خاک کو دینا اس سے کہ ایک زمانہ تک لوگوں میں کو اس میں طبع میں نہ دے گا کہ بعد اس وقت کے طرف  
مستحق کے اپنے کام میں ہوں کہ کہہ سکتے تھے ہاں یہ سب کمال شئی ہاں شئی و ہاں شئی  
سب کمال شئی ہاں شئی و ہاں شئی





منہج ہرگز ایسا نہ ہے کہ اگر ہر ایک طرف دیکھ کر دیکھ کر بائیں طرف نہ جائے اس لئے کہ اگر کوئی ایسی خدمت میں مشغول کیا  
 جائے کہ وہ اس میں سے صرف ایک طرف دیکھ کر بائیں طرف نہ جائے اس لئے کہ اگر کوئی ایسی خدمت میں مشغول کیا  
 جائے کہ وہ اس میں سے صرف ایک طرف دیکھ کر بائیں طرف نہ جائے اس لئے کہ اگر کوئی ایسی خدمت میں مشغول کیا



اومٹ یا کو سون اشیا سے لیکر اومٹ کے حد میں رکھئے تو مستحکم ہے مع اللہ ہر مسیحی میں اللہ جو مستحکم  
 مع اللہ ہوا دست سخاوت یا فی حق مستحکم مع اللہ ہے وہ پاک ہوا مستحکم مع اللہ مریع قاسم ہر کو اللہ جہی ہے اور  
 مستحکم مع اللہ دست قنط ہے +

اگر ایسی چیزیں ہیں جو مستحکم ہیں یعنی روح شیعہ جہی تھے اپنے وقت میں ان کے مقامات مریع و قنطی میں ایسے  
 ہیں جس سے اکثر خلق جاوید ہے محبت عبادت و مریع و ایسی چیزیں ہیں جس سے یہ سنت تھے اور ان لوگوں پر  
 دعویٰ مشک کتاب و سنت کا کرتے ہیں مگر یہ ان کے و مشایخ کو کھڑے تھے ان مسائل ان کے حق میں  
 کتاب کہ یہ حد کی محبت میں فقر و ادب و عاقلات پر فرماتے تھے جو محض یہ پاس کہ مغل کو بطل ہے وہ  
 رضی کو لازم کیلئے دوران علم و فنا کا اعطاس و عبادت و محبت صورت پر ہے جو ایسے سوا ہے وہ  
 مشایخ و مذقت ہے جو کوئی و سنت مشایخ کو ترک کر دیتا ہے وہ دعاوی کا ذہن میں ہر جہاں ہے

پیر اور مکی رسولی مدنی ہے +

حسین بن علی بن سردار ایسی ہے آریہ کے تھے ان کا طرز قصوت میں ماحد اس کے معنی ہے یہ قبل مستحکم  
 پر انکار ان کے اقوال کا کرتے تھے عالم ظہر ظاہر و معارف و معادلات تھے کہتے تھے خدا حق کی اللہ ہے پر  
 کہ ماضی بقول خدا میں اللہ و خدا اللہ کی باوجود ہے کہ اللہ نے ان کو تو نہیں اس زمانہ کی بخشی ہے تھے مستحکم  
 کی اور وہ لازم لگا ہے حرام کتاب ہے اللہ اور ہر تہ و ثابت کو ظن ایسے کہتے تھے حیا کی اقسام میں حیا و حیا  
 حیا و تقویٰ حیا و اطلاق حیا و غیبت حیا و کم حیا و معرفت الی غیر ذلک پر ہر ایک کی مثال مع دلیل ذکر کی ہے  
 حکو مشرانی کے مفصل نقل کیا ہے قرآن سے اللہ کا وعدہ لگا ہے اسے میا شک کہ سورج مغرب ہے  
 فلک موجودت کو کسی ہندو میں گیسے یا جسے ایسی بات ہو کہ اللہ دست نہیں رکھتا ہے تو جو  
 کو ظن اللہ کے کہ وہ اولیٰ تر ہے سات لگے اور امید رکھ کہ وہ تجھے اس رجوع کو قبول کرے گا  
 اپنے نفس و سنت سے رحمہ اللہ تعالیٰ +

ایہ ایسی چیزیں ہیں احمد بن محمد بن روح کہما و مشایخ رقیہ اور عثمان قوم سے ہیں ابن مبارک و قنطانی کی محبت میں  
 ہے نفقت و راجع کی انفرج سے ہوئی ہے یہ دو میں مشاہدہ سے ہمیشہ مکمل مریع پر ہر وار ذکر کی جتنی ہیں  
 غفلت احسا کی لگا رہے ہوئی ہے اور اکام جمع چہ تر ظن شہوات فائدہ کے رہتا ہے کہتے تھے لفساد  
 سائر پاک و قلبیہ و اثر پاک لکن مع امر محمد و جہاں

محمد بن احمد بن عالم بصری صاحب مصلیٰ ستر ہی مدنی کلام مصلیٰ تھے ان کا انتساب فلک انہیں کے ظن  
 ہے ان کے لوگ لغویہ میں تھے قرآن سے حکو طاقت و فکل کی حد اور کو کسب کرنا صلاح منہیں ہے مگر

[illegible]

درین باب غفلت و کوتاهی از کار می نامد

[illegible][illegible]

فانرا بود که است گیتی ز دل روشن	از برق زبانی بود خورشید
---------------------------------	-------------------------

اسم جن محمد زید و سید جبر و اسکے شیعہ کو کہیں روپے کو آوند وقت و تیغ حرم سے وہیں شکستہ میں مرے انکی کتب  
میں قسوف میں بہت ہیں منیدہ و لندی کی تخت میں روپے اس علاقہ کے شیعہ کی تیغ و ان کے شیعہ کہتے تھے  
کہ ان کے قتل و عدا و عید ثابت ہے سرجوب و عد قیل و عید کے بعد کا نور و عید قیل و عید اور حب و عید قبل از عید  
و کی نور و عید منی ہے اور حب و دوران جمع جو گئے تو مار و قیامات واسطے و عید کے ہے اسلئے کہ و عید حق ہے  
عید کا اور و عید حق ہے اللہ کا گریم استغفر سے ہوتا ہے انفاق چھوڑ دیا ہے بین گناہین و عین دلیل ہے  
اس بات پر کہ مختلف و عید میں عید ہے اور و عید میں ناما پر ایک جو عید علی و مر کا عید ہیں جن ہے ۵

وَأَقْبَاذًا وَوَعْدَةً	الْمُخْلَفِ بِمَعَادِيهِ وَفِي مَوْعِدِي
-------------------------	--

کہتے تھے احسن اوقات دو وقت ہے کہ حق اوسین بجے ماضی جہاں شاق نظر آئے ہیں کہ وقت مفت کی  
سکون ہوا کہ وقت دو وقت کے انتظار اب اور ہر دم سے امن ہو اور حیب لوگ دنیا سے خوش ہیں جو تو اسکو  
و وقت ہو محمد لکھنؤ والا

[illegible]

۱۹ جعفر بن محمد خواص مرجع انکوائی کے لئے مشہور تھے۔ حضرت جعفر بن محمد خواص مرجع انکوائی کے لئے مشہور تھے۔ حضرت جعفر بن محمد خواص مرجع انکوائی کے لئے مشہور تھے۔



[illegible]











کہ جس کی وجہ سے اور اس کا نام شہداء اللہ کہلا گیا ہے اور اس کی تعریف کو کرنا ثابت ہے کہ وہ واجب ہے اس تعریف میں کہ  
 حلال ہے۔ بیش از حد میں اس کی وجہ سے اس کا جرم کرنا اس میں کسی شخص کے اس پر واجب نہیں ہے۔ اس پر  
 فاسق نبی یا شرار اور وہ بہت اہل علم و عین پر بار ہے۔ میں اس کی جرح کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ باب مرجع  
 و تہلیل کی حقیقت یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہی ہوگا کہ یہ وہی ہے۔

[illegible]

اور اس قسم کے آدمی پر شیخ برلاس نے طعن طعن کا حال پیش کیا کہ میں نے سمجھا ہے کہ جو آدمی جو درباری  
ہو وہ اس کی سمجھ میں نہ آئے گا۔ لیکن اگر وہ سمجھ میں نہ آئے گا تو اس کی سمجھ میں نہ آئے گا۔  
میں نے یہ سب سنا ہے اور اس کی سمجھ میں نہ آئے گا۔ لیکن اگر وہ سمجھ میں نہ آئے گا تو اس کی سمجھ میں نہ آئے گا۔  
میں نے یہ سب سنا ہے اور اس کی سمجھ میں نہ آئے گا۔ لیکن اگر وہ سمجھ میں نہ آئے گا تو اس کی سمجھ میں نہ آئے گا۔

[illegible]

ہاگ نے اجبراء عشق میں ہم	آئینہ ہر گز راکھ نہ تھا میرے
--------------------------	------------------------------

[illegible]





سبحان من الخلق علیہ القسط کے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے عہد کیا ہے میں ملائکہ کا کردار  
 کی عبادت تمہارے لئے کوئی آدمی وقت مجلس اور عبادت کے شریک ہو سکے گا تنویر و کو کسی عبادت کر سکتے  
 ہیں یا نہیں جواب کیا کہ اگر کوئی مذکورہ پہلی طرہ لطافت و لطیفیت کے ساتھ عبادت کرے تو جیسا کہ عہد و عہد کے اس مسئلہ  
 کے جواب سے ظاہر ہو گئے تھے ہمارے تہجد میں جو کچھ کہتے ہیں سو اس کے ساتھ ساتھ وہ عبادت شیطانیہ کیا گیا تاکہ اس کا  
 بار دہانی نہ آسکے اور اس سے کہہ دے کہ کسی سبب سے ہوا ہے اور شیطانیہ عبادت پر آتا ہے اور نہ وقت مختص نہ  
 ہوتا ہے بلکہ شیطانیہ سورہ نکال کر پڑھ دینا اس کے چہرے پر کہتے ہیں سوال کیا کہ کیا تمہارا ایک لڑکا (والدین) منہ  
 والی شیطانیہ ولا مریج کہتے ہیں اس سے سوال کیا تاکہ انہیں بھی قلیلتہ الی دین فواحہ کا انفرک  
 نہ کیا جائے اس لئے کہ انہیں اس شخصیت شکر کی اعتراف کہتے ہیں ساتھ ساتھ منہ کے بروہہ مذکور و مشاہدہ  
 سنت و حدیث حضرت ائمہ معرفت محبوبہ الشکر کے فرماتے تھے فقیر ہمارے اللہ افضل ہے غنی ہمارے شاکر ہے  
 اور فقیر ہمارے افضل ہے اور وہ دونوں یہ اور فقیر ہمارے ہی اگر افضل ہے ہر دونوں سب سے بلا نہیں آتی اگر کوئی  
 جو عبادت پہلی ہے شکر کا یہ سن کر سوچ لے گا کہ اللہ اور میں سے جو ہے اس کا سوال اور کہ ہم میں لین  
 و دین ہے کیسے اس کی تسبیح کے لئے یہ بات نہیں کہ جس نے شکر کیا ایک بار تو اس کا اس کے سوا  
 اور کے سینوں پر گزرا تو اس کا کیا ہو گا بلکہ ہمیں ہمارے سب کو ہوا کی سمیت و مضطر ہوا کہ ہر کچھ کے لئے کچھ ہے  
 ہمارے لئے سر ہر ہر کچھ کے لئے کچھ ہے کسی پر ہر کچھ کے لئے کچھ ہے اس لئے کہ ہر کچھ کے لئے کچھ ہے اس لئے کہ ہر کچھ کے لئے کچھ ہے  
**قسط** تو باوجود اس عبادت قدر کے پاس منہ و عبادت و فقر کے جیسے تھے ان کے کچھوں سے جو تھے  
 انہوں نے عبادت و عبادت سے کہیں کے لئے کچھ نہ ہوئے اور نہ کہ کسی دیر و ملاطفت کے درپے گئے

سند شریف سید ابوبکر رضی اللہ عنہ	در ذیل عبارت مال حسب ما مر
----------------------------------	----------------------------

علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ ان کا تمام لغویں و موافقت پر متاثر ہو جی کے قبل و قوت سے ان کا طریقہ تحریر نہ  
 و جو عہد لغویں تھا تا زمانہ حضور کے موقع عبودیت میں لاشعری و شیعہ لغوی بن سائر لکھا ہے طریقہ ان کا اول  
 تھا جیسے ہماری اقدار کے ہوا انقت کتاب و روح و اتحاد بالحق و لاہر و السلاخ معات النفس یہ وہ عبادت کے  
 برکت نفع و ضرر و ہر سے ہر کچھ کے لئے کچھ ہے ان کا طریقہ اتحاد و اول و اول و نفس و وقت سب اللہ  
 انہوں نے کتب و ہر انقت کتاب و سنت ہر نفس و ظہر و عبادت و مال میں تھا اور شہوت ہر او ذرا و ہر کے  
 کہتے ہیں انکی قوت طریقی اللہ میں مثل قوی ہمارے اہل طریق کے متی شہوت و کرم میں یہ وقت و کما  
 و ہر لایق تو خیر ہر او ظاہر و اول انہیں صفت شہوت ہے آجے و انہوں سے کہتے ہیں انہیں عبادت و کما  
 و اطمینان و کما خیر و اول انہیں عبادت و کما خیر و اول انہیں عبادت و کما خیر و اول انہیں عبادت و کما خیر

علی الذکر ولا تنفردوا بقرآن من الدوب ولا تظنوا وجوباً مولاکم بقرآن  
 فرماتے تھے ادا امت من القرآن قلن انک یرحمک اللہ واما انک من العوی فاذا امت عن موت  
 قبل انک یرحمک اللہ واما انک من امرادک ومعاک فالامت من امرادک ومعاک  
 قبل انک یرحمک اللہ واما انک یرحمک اللہ واما انک یرحمک اللہ واما انک یرحمک اللہ  
 لا تفرحوا بقرآن قطی خطا ولا مع احدی ولا تظنوا انکم لا تظنوا انکم لا تظنوا  
 وکانوا کذراً امریکاً کذا تری **ف** فرماتے تھے یہ تو اپنے دل میں کسی شخص کا بعض یا مباد  
 انہ کے افعال کو کتاب و سنت پر مگر وہ افعال ہوں وہ حق بن میں چلے تو اسکو دوست نہ کہد  
 اگر مکر وہ چون تو کر وہ کہہ تاکہ کسی کو اپنے چہرے سے بیزاری نہ ہو کہ **قال تعالیٰ**  
 لا تتبع العوی فیہدک عن سبیل اللہ اور کسی شخص کو نہ جو گراستے اللہ کے اسوہ جنب ہوگا  
 کہ تو اسکو مکر کہ کسی کبیر کا نام کسی صغیرہ پر کیجے ہر حقیقت جسکی بنیاد پر تعریف نہ ہے بلکہ  
**ف** ادا امت اوس بات کی جو مردہ صحت و معالیہ کے ہوتی ہے قدم میں ہر وقت وجود ہلکے  
 اسے بچ و شکری طرن نفس کے اور ادا امت اوس بات کی جو مردہ بکثیر و تحمیل خطا ہوتی ہے وہ مردہ  
 مہر میں کثیر شاکرے وضع و بجز و نقل کے اور اور وظائف میں ادا امت اوس بات کی جو مردہ  
 ادا امت ادا امت کے ہوتی ہے مردہ و ادا امت و ادا امت و ادا امت و ادا امت و ادا امت و ادا امت  
 کہ وہ اسکا با تہرہ جو حکم اس آفرت کو رہا ہے وہ دنیا میں نہ رہ کرے اور جو کوئی اللہ کو رہا ہے وہ آخرت  
 میں رہ کرے جب تک کہ دل بندہ کا متعلق رہتا ہے ساتھ کسی سورت کے شواہد و آیات یا احادیث  
 کسی لذت کے لذات دنیا سے جیسے اکمل لباس سلوک و ادا امت و ادا امت و ادا امت و ادا امت و ادا امت  
 دائر علی الغرض سے جیسے روایت حدیث کیفیت حال پر یا قراوت قرآن بر آیات منع یا جیسے تہذیب  
 و ادا امت تہذیب کہ وہ محب اخوت نہیں ہوتا ہے بلکہ راعی فی الدین و تابع جمعی ہوتا ہے سو میں قنات  
 ہوتا ہے اور سائنس لغات **ف** اشرفانی نے بعض برائعات ثابہ اور بعض کرامات لکھے اور بعض  
 کرامات و تہذیب علوم قوم ذکر کے نہیں تھے اور کونین گمان میں ترجمہ لکھا کتابا تصدایا میں اسحاق سے لکھا وہ  
 تھے گمان اس میں کہ نہیں ہے کہ وہاں تیج رضی اللہ عنہ کبیر اللہ لیا رتے جامع تھے در بیان سیاست  
 و علوم حسب و علم کتاب و سنت و علم طریق قوم کے ادا اپنے عصر لکھا احصایا باندہ میں اور مستخرج و اکر  
 سو قید تھے افعال انکا نہ تھا مگر کتاب فنیہ الظالمین و فتوح النبیہ مریج ہیں اہل اسلام  
 میں اس سے فضل و کمال انکا ظاہر ہے

اورو کبریاں ہوا اور بانی رحیم شام و عرب و ہند ایک رات ایک بات کو سنا کہتا ہے اے امان اللہ ان تمنان من اللہ  
 تعالیٰ اسی روزم ثابت ہوئے کہ جو کچھ جبرئیل رضی اللہ عنہ نے خواب میں ان کو فرمودہ تھا یہ سب ہوا بلکہ اوستے درویشوں  
 پر ایک کھیت تھے جس سے ان کا کھانے کا حصہ ہر روز کوئی بن میری عزت میں داخل ہوا کہ اگر میں نہ ہوتا تو کھا  
 میاں کھ حیر کا ان کی حالت و عورتاں پر جامع تھا فرات سے انصوف ذکر کیا اجتماع و وجد باسماح و تحمل  
 باسماح دوسرا قرآن ہے التوحید لا افراد القوم عن الحدود و خروج الکمال و قطع الانبیا و  
 ترک الی قون مع کل ما علم و کل ما تحمل من بحسن تفرق من النیر ہے اور تفرق من الفرج ہے یا محسن ہے  
 تراخیر حسنہ کو گن کہ میں غنیمت و اجر ہے کہ تھے اور احوال کے امتداد میں ہیں شرف و کبریٰ احمد میں بل  
 بشریٰ فی سنہ ۱۰۰۰ میں محمد مشید سرسئی تھقی سنی قسری مولانا وکیل پور صاحب کوں عبد القادر کا اعجازی شعر پڑھ سکے  
 بغلہ انکا دور قرن ناس میں ہو گا وہو احد الصدایقین و اعیان الدین الاقطاب

ابو حنیفہؒ بھی سچ ریاست اس شان کی روکنے وقت میں انہیں کی طرف منتہی ہوئی میٹھے شیریں اخلاق  
کامل الاوصاف وافر اہل کثیر التواضع تھے پہلے زہر کی کرتے تھے پھر شہ پر ابو بکر بن ہزار کے نائب ہوئے  
راکی وعات اکثر اس میں جھڑپاں اچھے ہو جاتے تھے کہتے تھے جسے اللہ کی نافرمانی وہ کیا اوسکے والہی کا جواب  
دینا کہ جو کوئی مستحق دراصل اللہ کسی شے کے سوا اللہ کے ہوتے اللہ کی کچھ قدر نہ پائی جیسے فکر کیا اپنی جان  
پر اب سے وہی اللہ کا عابد بالافتلاں ہو گا صلح دل کی اشتغال علم میں ہے وجہ انکس پر زور و شاد دل کا  
اوسکے اشتغال میں ہے وجہ ریا و مہر پر شہوت ملاحظہ میں کیا بد ہے اللہ شہوت کا ذوق قوم کو مسل ہے سچ  
معاذ اللہ مستحق بطاعتی سچ ریاست طریق کی بطاعت میں انہیں کی طرف منتہی ہوتی تھی  
ایک جماعت صنادید علماء تھے انہیں اختیار دیا گیا امتیاز کچھ ان کی تعلیم پر جمعیت تھے یہ کہتے تھے غفلت و بے  
ایمانیت رحمت دوسری غفلت لغت وہ غفلت جو رحمت ہوتی ہے کشف خطا ہے تاکہ قوم مشاہد غفلت  
و بے ایمانی کو کے عبودیت سے نااہل ہو کر فرار کس و سن اور ملامت سے غافل ہو کر مراقبہ و ارادہ بہت آور  
غفلت نہ لغت ہے اشتغال ہے بندہ کا ملامت نہ اسے مانند معصیت کے اور لغت نہ موانع کرامات کے  
اور غفلت طریق استقامت سے فرما تے تھے امداد توہین کرنا قلب کا ہے انبیاء سے طرف رہ انبیاء کے اور  
میں اس مانند اللہ کے بغیر کمال علم انقطاع رجاء ہے کہ غفلت جمالی ہے +

شیخ مسعود رضا علی صاحب مامون سے احمد بن محمد نامی کے ایک ہاتھ سے لکھے احوال و بار بار مقامات کی انکی طرف منسوب ہے یہ کہتے تھے جیسے کہ انکو پہچانا وہ از زمین برادر لگے جسے اللہ کو پہچانا وہ اللہ کی رضا و اختیار کر لیا جسے اپنے نفس کو پہچانا وہ اعظم عز و جلال کے دل کا رتبہ جتنا بلند ہوتا ہے اسی قدر جتنی جتہ

خوف ان کے واسطے ہوش ہے کہ جو موجود فی اللہ یا کسی کو جو ہو اعلیٰ تر کا فتنہ علیہ السلام کا لڑک  
جس فتنہ صفت اولیاء کے ہیں امانت دہ پر ہر شے میں فتنہ ہوتا ہے خوف اللہ کے مستند ہو کر ہر چیز الی اللہ  
ہو جائے میں تو کہیں کہتے ہیں ہر امر کے لئے کوئی طرف و امام کے تقدیر مخلص کا اس کے انور میں نور ہوتا ہے  
کی ہے لہذا کمال اور شہود و آیات فتنہ میں رہو

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

شیخ مقبول سنی رہے وقت میں شیخ شفیق شام سے ایک جماعت انکار کی مصیبت نکل جیسے شیخ عدسی ہی مسلمان  
 تھے نہ پچھلے شام میں غزوہ عفرین کے **حکایت** انکار کیا ہے اس کے کرب دس قرو سے  
 اصل کرنا چاہیں تیسرے ملاؤ شرق میں تو وہ ان کے منار پر چڑھ کر افراتفری کو کراہی وہ جمع ہوئے تو  
 وہ ان سے ہوا میں اڑے لوگ دیکھتے تھے ہرچہ اگر دیکھا تو صحن میں ڈنڈا دھکتے تھے معرفت اوس میں ہر ایک  
 ساتھ اللہ پاک سنا رہے اور عیون سے جو حکومت حکم کیا ہے مگر وہ ان کا خون سے کہتے تھے اسے  
 شخص تو یوں کہنا اٹھی فتنی **سنت** دہرک وارہی تھی لہذا میر حبیب امر کے نوکرا اٹھ اٹھا  
 مٹی میرا غسل کرتے کہ کہ اٹھی فضا لک لصدک بالانا الف فراتے تھے طر فضا لک و الکا و  
 لہم اوم الحدی حق فضا لک فاما ان ملج الفلق سناہ و اما ان یومون بدنام کہتے تھے جو کوئی اپنے نفس  
 کے لئے طالب مال یا مثال ہر تپ وہ طوقان صاف سے ابید ہے جو شخص اشارہ اپنی طرف کرے وہ بھی  
 ہے موت ہے کہ مجاہد منبر دیکھے اوکے مساوی سے غیبت چون کہ اوپر بالیس برس شیخ میں یہاں  
 وہیں رہے ہمدانہ اقالہ

اور پھر شیخ سب بریت مساوی بن کر کی بہنیں کی طرف متنی تھی اہل مغرب ان کے ساتھ ساتھ کہتے  
 وہ کہہ پال ہمارا رہتے تھے جو حقیقت نامی آثار و رسوم محمد شہودہ حقیقت میں ہے الفیہ کلام وہ ہے جو  
 اسارہ جو مشاہدہ سے باخبر ہو حضرت **حکایت** شیخ ابورین کہتے ہیں ایک بار شیخ کی فرمائے تھو کہ  
 کی ایک گروہ و شہ و عرش بلکہ میں سے اٹھے اپنے احوال میں مشورہ لیتے تھے وہ وقت گزرتی گاتا و عرش سے  
 کہا تو وہ ان کے ساتھ جاتے اور وقت اوس جگہ پہنچے اسی طرح ٹیکہ کو کوئی جگہ نہادی کہ تم وہاں باوجود مفاد امر سے ہم  
 اپنے کا ای شہیدہ و عرش کھڑے میری ہمسایگی کو خدمت رکھتے تھے میرے شہید ہے الہم جو کاتھیں کر کے  
 میں کہیں یہاں ہوں میرا من رہے دانے درخت کے کھاتے کہیں کسی شہر سے کہہ دیتے کہ تو اس جگہ میں بہت رہ  
 وہ اپنے کے لیکر وہاں سے دکھلا تا رہے

شیخ عدسی نے ہزار ہوں ہی جہاد کے واسطے طریقہ کے واسطے عالم سے شیخ عبدالقادر اپنی کتاب کے اور تعلیم  
 سے نام لیا وہ ان کے لئے شہادت سلطنت کی دیتے تھے اگر بوج مجاہدہ سے متنی تو انہیں کو فتنی  
 انہوں نے بہت میں وہ مجاہد کیا جس سے ہمارے مبارک سنا کج جائز لکے کہتے تھے حسن خلق یہ ہے  
 کہ ہر شخص سے سنا لیں اہل الفت کرنے اور کو جو حسن دینا کے ساتھ منہ سنا جو اگرچہ اسکا مقام  
 فوقی و اہل معرفت کے ساتھ ممکن و انکار ہوا اہل توحید کے ساتھ تسلیم جو فراتے تھے جب تک کسی کو  
 دیکھو کہ اوس سے کہانے و طرق عادات جو حق عین قود ہو کا دکھاؤ سنا کہ کہ دیکھو کہ وہ نہ ایک امر و فتنی

کے کیسا ہے تو پتہ پائندہ ہے اور کمال سید اور حسین اونی و صحت ہوا دیکھ کے پاس نہ بیٹھو کہین اس کے شوق ہر زمانہ  
 تنویر کے بعد ایک زمانہ کے ہوا اکثر امت کی جزیرہ سادہ بحر محمد میں رہتی تھی جہاں سے کئے شریاہ شریعتی  
 میں انحال کیا فرماتے تھے توحید الہامی عزوجل کا بخیر مابینہ فی مقال و لا یختر کذبہ و بال  
 جل عن الاحمال و لا یحکم علی العقول ان تصور کراہا و صفت بہ ذائقہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 او علی اسان قلوبہ و صلاہ یہ بالسین جارس ہے دین اپنے نادہ میں مرفن میں روح +

سلی رہی رہی روح ایک بہت اکابر کی تارگو متی جالسہ حریت سب حال چوکر کر سکتے تھے  
 عینات برن کی عزمین قرآن و کتب پر شوق علم کا ایک تارگو متی جالسہ حریت سب حال چوکر کر سکتے تھے  
 مکرم ہے کہ یہ فانیہ میں تھم کر پناؤں پر ایک کراہا و صفت بہ ذائقہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 اخراج الی الناس یتفقدوا قلب ہر سید عزت علی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا سہی بات جسے فرمایا  
 ہر حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھا مجھے کیا یا سیدی قد جنتک من صغیری فی امر عنی فاعرج الیہم  
 و احکم فہم بہا حلتک من حکمی آخر میں لوگو کی طرف نظر کرکے سیری طرف دوڑے و سکتے  
 تھے کہ یہ فریضہ و نصیبت و قدرت ہے ہر ام میں فریضہ ہے مشابہتیں فنلیت ہے حال میں قربت ہے نہ  
 اعظم ہے روح سے اسلئے کہ دروہ القادس ہے اور نہ ہر قطع کل ہے بقا کا وہ مین ہے کہ قنا ہے قنا ہے چاہے

شیخ موسیٰ بن ہاجن دہلی روح اللہ ائمہ و صاحب کشف و فرق عادات شہر کی ہیبت تھی دہلی  
 میں لوگ اکیلا رت کا دل میں شکات کے لئے دور دور سے ہلکے آتے تھے شیخ میل اسکے شاغیان و مشغرم  
 شان تھے ایک بار کما اے اہل بغداد و قریب ہے کہ تہر ایک سورج نکلے گا ہوا ایک فانیہ میں چو کما وہ کیا ہے  
 کما شیخ موسیٰ دہلی **ف** تہ عزت علی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ بہت دیکھا کرتے تھے اغلبہ انحال اسکے  
 بتوفیق نبوی تھے کہ وہ کہتے تھے تو نہم ہوا جا چارہ کے بچے سے کہتے قرآن سورت پڑھ وہ ہر  
 نصیب پڑھتا ہوا وقت سے ہوتا رہا کہ وہ دین میں رہے وہیں مرے خیب قبر میں رکھا کہ کھڑے ہو کر پڑھتا  
 گئے بیکر شاد ہو گئی ناظرین نے ہر ہوش ہو گئے تشریف لے کر ہر صہارت اسکے متعلق حقائق طریقیہ نقل کی ہے وہ تہم  
 حرام سے باہر ہے اسلئے زہرا و مسکا کر کہ دیکھا جی +

شیخ محمد القادر سرور دہلی روح الکاتب ضیاء الدین و نجیب الدین تھ صاحب لقی العشب میں فیلسان و لسان  
 چنتے تھے اور بیکہ پر سوار ہوتے لوگ سامنے ناشیہ لے چلتے اسکے احترام پر شاخ و علما کا اجماع ہے آہ  
 پاک سے انکا قبول نام صدور میں اور عبادت و فکر و کلبا میں ڈالی تھی شیخ شہاب الدین سہروردی خوش  
 کا کراہی محبت میں کامل ہوئے انکا ذکر شہر وفاق ہو بہر قطر سے لوگ ارکے پاس آتے فرماتے تھے



جو کئی عبارت کامل ہے یا کراہت ہے پر مبنی اس کے معنی میں اس سے اس کے لگاؤ کا  
 اور جو محض اشاری اشاری کے درمیان علم غرض اس سے اس کے لگاؤ کا لفظ ہے تو یہ وہی علم ہے کہ  
 میں نے پیش کی ہے اس کے ساتھ اس کے معنی میں اس کے لگاؤ کا لفظ ہے اس کے ساتھ اس کے لگاؤ کا لفظ ہے  
 طرف تمام اجزاء کے درمیان محبت و خفا کے درمیان ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اس کے لگاؤ کا لفظ ہے  
 اس کے ساتھ اس کے لگاؤ کا لفظ ہے اس کے ساتھ اس کے لگاؤ کا لفظ ہے اس کے ساتھ اس کے لگاؤ کا لفظ ہے  
 اس کے ساتھ اس کے لگاؤ کا لفظ ہے اس کے ساتھ اس کے لگاؤ کا لفظ ہے اس کے ساتھ اس کے لگاؤ کا لفظ ہے  
 اس کے ساتھ اس کے لگاؤ کا لفظ ہے اس کے ساتھ اس کے لگاؤ کا لفظ ہے اس کے ساتھ اس کے لگاؤ کا لفظ ہے

[illegible]







نہیں شیخ ابی الحسن الخوافی نے یہی حکم قطعی و حتمی سے الگ کر کے شرعی کہتے ہیں یہ دلیل ہے اس بات پر کہ  
وہ مقامات و احوال سے ہوا کہ گئے تھے کہ اگر قطعی و حتمی سے الگ کر کے حاکم معلوم ہے اور شخص کے مع اللہ وہ اللہ کے  
وہ کے لئے کوئی مقام معلوم نہیں ہوتا اگر کوئی مقام معلوم ہو تو اس میں ہوا کرتا ہے واللہ اعلم انہی میں کس سے ہوں  
اسی طرح جو شخص کہ اس طرح سے اس مقام میں ناسخ القدم ہوتا ہے اس کے یہی کوئی مقام خاص نہیں ہوتا بلکہ  
یا اہل قلوب کے مقام کے بعد سے یہی اصل میں مدنی الاصل ہیں و بجا ہر راہ ہر راہ فاکل پرستے اور  
کے اللہ العفو العفو

خبر رسالت بکمال برہان کا رہی نیست	یہ الودودی عزوجلان بود تسمیم ما
-----------------------------------	---------------------------------

بہر گشت اللہ اعلم انہی سققت البلا علی صواہر الخلق ششمین اشغال نفاذ آفرینہ ہو کر آنا  
ان کا اللہ الا اللہ و اشھدان محمد رسول اللہ تھامس

رفت قریب و بیان کرد تو خدایا	کس نہ سب زد گیتی سفری ہزارین
------------------------------	------------------------------

بہر گشت قریب و بیان کرد تو خدایا کہ وہ دن ایک یوم مشہور و مشہور تھا فی اللہ یہ شے کتاب تلمیذ کو شیخ  
ابو اسحق شیرازی نے پڑھا تھا لیکن کسی صدر مجلس بکار نہ بیٹھے اور یہ سجادہ بجا یا نہایت ترافع سے فرما  
تھے اہرہ باللسکوت

کتاب بنیاد توفیق ست سخن پر نازک	حامن عجز دست آ کر بزم نشوئی
---------------------------------	-----------------------------

رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ علی ابن الہیثمی نے ایک شہر سے قرأت پر بلایا و انار قبر عبد اللہ بن مبارک بنی و حین ہے ہوا کہ ابن  
شیخ عراق داعیان و مدین سے میں مشہور و بقیہ علی سے وہ روز و وقت تمام یک مہر میں رہی اللہ عزوجل  
خواب میں نہ کر رہا تھا کہ وہ نہائے تھے اور بیدار گئے تھے اوٹھیں گئے یا بی سستی یعنی ایک قلوب اور دوسری  
طاہرہ وہ اس کے پاس تھے پھر وہ انہوں نے شیخ علی بن عبد اللہ کو دے تھے ہر گز نہ گئے یہ اسی مرض تکلیف و  
وہ نے قرآن مجید درمیان فکر کے سر لے کر فتح باب بطریق و بہرہ ہوا تھا شیخ علی فرماتے تھے جتنے اولیاء  
ہندوستان آئے عالم غیب و ماثوت میں وہ سب ہمارے حوالے تھے اور ہم ان کی امانت میں آئے کہ رتق و قلب  
شیخ غریبیت سالہ میں ہوا تھا ان کے ہاتھ پر کرامات ظاہر ہوئی تھی انکی پراگت و علو منصب پر عباد کا اجتماع  
ہے فرماتے تھے شریعت وہ ہے جس کے ساتھ تکلیف آتی ہے حقیقت وہ ہے جس سے قرآن حاصل ہوتا ہے  
نہ قرآن میں نہ حقیقت ہے حقیقت تقدیر بشریت ہے شریعت و جو و فعال اللہ و قیام بشرط علم کہ اسے  
نزل ہے اور حقیقت شہود اعمال اللہ مستلزم ہدایت حکم تقدیر ہے و جو اسے جب تک تفریق ہے حقیقت

متوجہ ہیں ہے اس لئے محنت مال کی و بچہ کو صاحب مال اعلیٰ فیہ میں محنت نہ تسلیم کر اور فائدہ میں نہ ملے  
چوہا ہے فائدہ افزائی سے حق و دلوں اور اس چیز کی سبب جو کو فتنہ اپنے اندام سے دور با دست کرتی ہے  
اپنے علوم سے امان لگاتی ہے اور اپنے معارف سے اور ہر اشرف انسانی ہے و لہذا وہ دنیا میں احوال و ملک  
سے بچتی ہے وہیں کہ وہ زمین سے ان کی ہر ایک کو میں ہوس سے بچھٹا رہا وہ پہلی درجہ ان پر وزن  
تقریراں ہے محمد اللہ تعالیٰ

[illegible]

شیخ نقیہ اللہ ریحہ یہی اہل حق و حاکم یہ یقین سے ہیں صاحبِ احوال نقیہ  
وہ ذاتِ جلیلہ و کرامت باہر دے شیخ جلی اکی بہت شاکر نے کہنے سب شاخ کو بیا سے دیا ہے مگر اکی  
بہت کھیل دیا ایک نرائن صمدار دہلا کی اکی شاکر دے کوگ زبانت کو آتہ کدات لائے کہتے تھے فقیر  
سے ہر ستنی من جرات کا بندہ فقر میں عداوق نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے فقر سے باغوا و شہود فقر ہا ہر  
لکے فرماتے تھے تو اللہ ان کو لوگوں کا اپنے نفس سے اور قبول کرے نصرت اور سکی میرے کچھ کم درجہ ہے تو  
شرن منائل ہا کچھ جو کوئی اپنے نفس سے زاجر پائے اور سدا دل و بیلان ہے جو کوئی اپنے نفس پر اللہ سے  
مناجات میں کرتا ہے نفس اور کو کچھ پورا ہے جو کچھ کماہیت نہیں فقیر است اکی میرے نہا جہاں ہے  
کی زرات کو تقویٰ نفس پر نہا کر دیکھان ہر کدے اور ان کو اکی زمرہ میں رہے تینوں کو لازم ہو گیا وہاں نہو  
دے کو کچھ ٹپٹے اور تار کر تار ہا کدے اکی شیر عظیم الخففت آیا اور ان کے کچھ دن پر بیٹھ کر کرات نہایت  
ہر دے اور ان کے مالک کا یقین ہوا تھے میں شیخ ذوالیہ سے باہر نقل کو کچھ شہر ان کے ہا دن پر خاک میں  
رہنے لگا ان تینوں کے قریبی اور استغفار پڑھی ہے قرعہ ناموس اعمال نہا لک میں رہتے تھے  
اللہ میں افعال فرمایا مع +





[illegible][illegible]

[illegible][illegible]







مفسرین الحق جنت سے نسبت من الحق نہ رہے

شان المحب عجیب فی مہاجرت	الحجۃ فتنہ والوصول بحسبہ
--------------------------	--------------------------

طلب ابرار و نبل نصیح قہر کی فتنہ ہے حکایت ایک سال تک گھر سے باہر آئے مگر واسطے جھگڑے نہ کرے  
 دروازے پر جمع ہوئے کہا کہ کچھ بات کہو جب چھاپو تو لکھ گھر میں ایک درخت پر چڑھیں عین وہاں تک  
 واپس گئے اور کہہ لگے بن لاوت بات کر لکھ گئے ہو تو یہی درخت ہے نہ بھاگتے پہر ایک سال تک گھر میں رہے  
 پہر لوگوں نے اگر گریز لکھے اوسوت ٹیہر دھمازے لکھتے نہ بھاگے نہ کون سے بات چیت کرنے لگے چڑھ گئے  
 اور کہہ کر پڑا اور پینہ شرم و کیر لکھ لکھ ایک گروہ صاف کھڑکی اور ماغیرین میں سے ایک شخص نے اتھلی لکھ حکایت  
 و حوش لکھ لکے فیل سے لکھ لکھ ایک کھل پر گزر ہوا درخت لکھ لکھ اور کو کہا لکھ لکھ ایک کھل دور سے  
 بیٹھا دیکھتا تھا قریب نہیں جا سکتا اوس سے کہا آپس شیر کے لکھ لکھ اور کہا تو اس کو کھان بکیر لکھ لکھ اور اپنے لکھ لکھ  
 کی بگڑاس سے کام لے لکھ لکھ شیر کا کان پڑا اور سارے بکیر لکھ لکھ سالہ سال تک بجای کھل لکھ لکھ استحال  
 میں رہ گیا یہاں تک کہ لکھ لکھ استی میں رہ گیا اور اس طرح ایک قصہ شیخ سعدی روح نے بھی یہ بیان میں ذکر کیا  
 حاصل اور لکھ لکھ ہے کہ ایک شخص کو بولنگ پر سوار دیکھ کر تعجب کیا کہ جب حال پوچھا کہ کس طرح مام ہوا تو اوس  
 سوار نے لکھ لکھ

نور ہر گون از حکم حاور ہر سچ	کہ گردن شہید ز حکم تو سچ
------------------------------	--------------------------

بیشک اقامت رب الیہی ہے جہیز کہ جو اللہ کا سچا مطیع ہو جائے اوس کی اقامت سب مخلوق خدا کرے لکھ لکھ  
 مگر محقق اس اقامت کا نہایت مشکل جہیز ہے اسی لئے یہ حجاب و مہجاریں سے نہیں ڈھانچا  
 شیخ عبدالحکیم مغربی فتاویٰ میں ہے ایسا رشتہ شہودین سے و غلہ و غار فہر سے سے صاحب کرامات فاروق  
 انفس صادقین لہ العلل الا سماع من مرآب القہر و العلل العذیب من مآصل الوصل و علل احوال  
 من حج اللہ لہ من صلی الشریعۃ و الحقیقۃ و انالہ من احسان علم المرالمصون و کذا من معنی اللہ  
 و الحکمت مراد حکمت سے اس کی سبب و طرے یعنی ایک خرابی سے ہمہ قرآن و حدیث کے حکایت مراد  
 جب اللہ تعالیٰ کا لکھ لکھ کہتا تو یہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ ما شاہدنا و اولین کذب علی اللہ کہتے  
 پہنچے ساری صفات اسی کا فہم پایا اگر صفت سے کاسر سے متکلمین گرو عرش کے کہتے کہتے ہیں حق نگاہ  
 کہ ان میں سے پہنچا جو حق میں معاف ہوا ہے استغراق اذکار میں ہے حکایت ایک دن ایک علقہ میں  
 ایک شیخ جوڑے نائل ہوا ماغیرین نے کچھ نہ بھانکے وہ کیا ہے شیخ نے ایک دم سر گر بیان ہو کر سر اٹھایا  
 وہ شیخ غریب آسمان کے چل گیا پوچھا تو کہا یہ ایک فرشتہ ہے اس سے ایک ہفتہ فاقع ہوا ہوتا ہے پھر اگر

سنا کرتی چاہی اللہ نے ہم پر ہمارا نشان اپنے حق پر قبول فرمایا۔ اہل امتیاز اور انہوں سے شایر کرنا اور  
 ہے کہ اگر کوئی ان کو عصیان دے تو اللہ تعالیٰ سے رحم ہوئے ہیں **حکایت** کہ کوئی انسان کسی بات میں ایسے  
 مشورہ لینا نہ کہنے والا نہیں جو اس میں تیرے لئے سرکش علیہ السلام سے اذن ملے تو ایک آدمی کے پاس گئے  
 افضل ہوا۔ اہل اصناف قبول ہو کر اس کے شرابی کہنے ہیں مراد میری ہے صاحب اس کے فعل کا یہ محمد  
 داکو کے شہنشاہ علیہ السلام امتیاز سے

صدای تنہا جبریل علیہ السلام	از جنش دل تیرا نظریں می نمود
-----------------------------	------------------------------

**حکایت** جب کسی عامی سے کہنے کا یہی نکتہ کہ اگر کوئی علم پر غور و معانی قیامت و حدیث میں کوئی  
 کرے گا یہاں تک کہ اگر وہ ان میں نہ ہو تو ہر دہوئے تو سب تک جاتے ہیں کہتے ناموش زہ اور ہم باہر لڑیں  
 عامی کے ایک حرف ہی اور ان علوم میں سے تنہا بعض علمین کہتے تھے کہ اگر میں وقت ان کی وفات کے ہو کر  
 ہوتا تو دین دو سنے نہ پاتا۔ اگر کوئی دوسری شے ہے چھوڑ دینا تاکہ حرکت کرے اور دیکھنا اور باطن بکشت ہو رہا ہو  
 انکا سر میں ہے تو ان کی مشہد ہے

تیسرا اور شریف ہے ابداً اور شایع مصر سے تھے مارا تھا اسے لوگ دیکھ کر کہتے تھے اے اللہ انکے مددگار ہے  
 پیشے انکے باپ کا نام مشرق سے ایک کائنات نام سقیل میں عجیب تھے جس بات کو خبر نہ تھی  
 واقعہ اور کہتے تھے کہ میں اپنے امتیاز سے بات نہیں کرنا ہوں کہی کسی چیز کی شناخت کرتے اور کوئی نہ دیکھتا تو  
 فقیر اور مدد دیکھتے **ف** لوگ کہتے تھے کہ ان میں غنیمت تھے کہ ان کا ستارہ یہ قوم باہر علیہ السلام سے  
 چل کر گئی تھی کہ اگر وہ ان کے نام ہوتا تو ان کو دیکھنا کہ بچے مصر میں ناز و نبھتے ہیں کہ کوئی کہنا ہے  
 کہ انہوں نے نابہ کو جس قدر خوش رہے تو ان کو کیا ہے یہی فعل ان کے شیخ عبدالغفار رحیمی کہتے تھے  
 اوستہ ہوجا کر انکا عصر ہی آج بخوار ہے اے اللہ سب تقدیریں مصر میں حکیم کو ریت و فطرت میں اسے  
 نکرتے تھے لیکن خدا سے اس پر انکار کیا انہوں نے کہ اسی تقدیر تو اپنی خیر تیری عرسات ان کی رہا ہے  
 جہاں چاہا ہے اب اس میں ان کا کسی جاسوس کے نہ تھے جو پاتے تو یہی نہیں لیکن کہیں عہدہ صوفی نہ ہوتا  
 کہی یہ صید کہی تھے فرجہ کسی مرقہ کسی مال کا انصاف **حکایت** ایک بابا ایک قاضی کے چاہنے لگا  
 کیا اور ایک محضر کو لے کر انکا صدقہ میں رکھا کہ صبح کو اسے مکہ شریف کے بخوار ہوا یا نہ تھا جب چلے تو انکی  
 پٹا بامصدقہ ہوا تو فقیر نے انکی پاس قاضی جی کے تھی شیخ نے محضر نکال کر دیکھا کہ انکا لہجہ فقیر  
 علی احداً انھیں میں صدقہ نکالے قاضی علی احداً ایمانک من قلیک مراد خدا سے اس کا تہذیب  
 قاضی نے ذکر کوہ کر اور اپنے اطوار سے رعب دیکھا انکی وفات مدد نہ تھی میں ہوا تو قبر سجدا میں ہے



[illegible]



[illegible]

۱۔ اگر ہر جان کسبہ کار مگر مہم با دین و  
حیثیت ایک ہوا اور بیٹے کے یقین کھاتے جسے بیٹے سے کھانا سر علی اللہ صلوات  
الطہین اسے کیا ماحولہ الا قد امرتہ ہما کہیں اور کسبہ کار اور دین و شایع صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اپنے شہر و غور پر قسم کھا جاؤ اللہ خیر انکا انتقال شدہ ہے کچھ عرصہ ہو اگئے تھے شہر و دی و قمر  
نے استماع میں کیا ہے ایک بقیہ ہے جو کمال پر کافی رہ گیا ہے کہیں بعض منقار سے فوٹو لک کے کیا  
تھی اور کھاتا کہ وہ زندہ ہیں ہے غیبت کے بلکہ گویا کما یات ہے ہر لوگ تیرے حق میں کہتے ہیں گویا کیا  
نوبی حسین ملاجی طرح کہتے ہیں کہ لا اعرف ذلک الا عند السماء اور شاہد نے ایک سوال انکی جیسے شہید  
اسے کو کچھ شمار پڑے ہو کر شغل کے جو گئے ہیں موسیٰ سے ایک نظر غزل ملک پڑا غافلے نے کہا  
ماخذ احسن باطل میرا واللہ اگر کیا اور میرا دل میں کوئی واسطہ

ایت دو عالم کائنات پر ہے چوتھے  
 ایک تفریق و دل میں تفریق ہے ہالہ

حکیمان محل بن عبداللہ التفریق قال التفریق فرقت علی کل عبد فی کل نفس یا لکرم  
 علیہ اهل البلد و ذکرہ حتی خرج من تفریق الی البصر و مات بما عدا مع عالم محل و اوحی  
 و علو ستارہ و کذلک تا حد و اوحی الجسد و الکفر و اوحی تفریق البصر و اوحی من علیہ و اوحی  
 و اوحی من اعلیٰ العجایب و اوحی و اوحی



شہزادہ ابراہیم علیہ السلام کے والد علی گندہ یار سے جو اجماعی المصلح شیخ عبدالرحیم قنادی سے تھے یہ اپنے اصحاب سے  
 تھے تھے تھیں کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ وہ سب ائمہ اربعہ کے مخالفین کوئی امر جو وہ حکما کرنا چاہتے تھے تو نقلِ حدیث کے  
 اور حکما کا وہ کرنا ہے وہ کہتے کہ زمینیں فروستے اب کو اجلی قلوب مجھ سے اللہ عزوجل حکم کیا ہے کیا کیا کیا  
 خدا نہیں سنا تو تھے سات اور یہ سنا گیا اسات و پائے انور کما انما کما اس سے زیادہ دیکھتے کام حکم نہیں ہے صحبت و ملاقات  
 سے منع کرتے تھے اور جو ان آدمی کو وسط علاقہ میں نہ جھٹھالتے تعلق حاصل کرنا ملکر کرتے اور حبیب تک فخر کی دہریہ  
 و فتنی اور کس روز و رات نہ تھے اگر کوئی جوان خواہ بدعت سے آگاہ نہ ہو اس کے کہنے اور دیگر لغات پر مبادعت  
 حکایت ان کے شخص نے ایک دفتر سے تقریر شیخ میں بزرگوار کیا ابقر کے نام سے ایک چھ لکھی لکھی کہ امام اہل سنت  
 میں اللہ تعالیٰ انھیں رحم فرمائے

شیخ ابو عمرو بن ابی الدنایہ راوی فی حق ایک شہر کے قریب جزیرہ واسطہ کے ایک عراق میں یہ ایک رستہ کا رخ کرتے  
ہوئے بادشاہوں کی زیارت کو آتے تھے اور وہ قریبی و دور قریبی و غیر مستطیع کی محبت میں رہے ہیں انکا استعمال  
نامہ جو میں ہوا اس کے ذہن سے جو عمل منظم میں ہوا ان کے کہتے تھے تجھ کو لازم ہے کہ تو سب تنفس پائے ہو اگر تنفس  
سے عاجز ہو تو تنفس کی بات ہو اگر اس سے بھی عاجز ہو تو تنفس کا طریقہ بتاؤ کہ میں بتاؤں دیکھتا ہوں کہ کون کون  
عجم استعمال بطاعت اللہ میں کیے کہ یہ اصل درجہ ہے بعد ازاں حق کا لہر آنے سے نکلن کتاب کا توجہ دھون  
میں ہے اور فاضل کا شریک فی دین ہے علامت صدق توحید کی شہود واحد ہے جس کے ساتھ دوسرا نہ ہو اور جس کا  
خوف و بے جا کے اگر لہذا فی حق سے صدق تخریب ہے اس سے اس کو حق کی توحید کے کیلئے باطل الی الخلق ہے تو  
حق کر دل سے شرک کا اور جب تو دیکھے کہ تیرا دل باطل الی خدا ہے تو نفی کر دل سے شرک کہ میں مستغفار کہ  
حق توحید سے ہر عبادت میں بقدر اپنے انھاس کے شکر اللہ العظیم حمد سے متعلق شریک کا نشانہ دل ہے  
اور ساری سے اطلاق دوسیمہ کا نشانہ نفس ہے عاقل و طالب کو بچا ہے کہ شریک رب یا نہت نفس نگاہات قلب  
سے کہے جہاں تک کہ اطلاق مہل جہاں میں شکر تقدیر سے جہاں کے شرک توحید سے متاثر ہے توحید  
سخت اور ارض و سما و قریب سے غفلت و عجز سے فقر و غیبت سے غفلت لین و لطف سے رویت حیرت  
بے غش و بے رویت محاسن سے قسوت رحمت سے غل و غفلت نصیحت سے غل و غفلت کمال حق تعالیٰ سے آدہ  
و کیے کہ اس سے ایک دم بھی اللہ کا حق و دانہ نہیں کیا اور نہ شکر ان فعل خیرات کا بجا یا بچا ایسا کہ ایک جب کہ میں  
مستحق بعد حیات ہوں اور توحید خدا کا جو کہ غش طیب مع اللہ مثل جہاں میں حیات کے فی حق نہ کرے کہ یہ  
اطلاق انبیاء و صدیقین و اولیاء و صالحین و علماء و اہلین کے ہیں اللہ ہر وقت افاضت فرماتے تھے  
نفس جب تک کہ سارے اپنے اطلاق و صفات کے باقی ہے جب تک ساری حرکات صمدی کی متعلق ہوں اور غش

[illegible]

مرد و قتل آنکه ادا شد سنت	بے افسوس که در بهشت ماست
مراغ نده قلب کجا بسته اند	بر چندید و سکه نام شاه سنت

شاکستے تھے مراقبہ متلحج ہر سات ہے اور ایک طرح سے رات و نغمہ و کلام سے دل و لکھ جاتا تھا  
 نفس و بجاتا ہے انشوری ہوتا ہے قرب متل غفل ہوتا ہے اور وقت ماکل ہوتا ہے تو دوسری چیز ہوتا ہے  
 وہ تیرے ہر وقت میں نہیں ہوتا ہے کہ کمال میں جتنی لہو و حیات ان شہادت ہے فانی و افعال و نفس  
 و مقام حب الہیہ فی قلب جو پر دل کو کر دے غافل کرے وہی دنیا ہے یا پر جو کر دل کو کر دے  
 یا پر جو دل میں غافل ہو وہی دنیا ہے شکر انیج ہے انکا ایک خط نام بعض افسان کے فعل کیا ہے جو کہ دل ہے  
 اعتقاد مائل ہندو سات اہل سلوک کہ ہر کسے کہ و جمیع ہذا اللہ من اخلاق الیکمل و صلاہ  
 فی لسان کا دیار و مع اخلاق منہ و من سید و من الایمانی و منہ

[illegible]

[illegible]

ونبی کی ابتدا ایک ہی شخص میں ظہور و نمود ہونے کو جس کو نبی ہے وہ شخص ان دو سارے خاندان کو نمونہ کر کے اس سے  
 بزرگتر و بڑھتے ہوئے حقیقت پر غور کیے بغیر منہ عام کی آواز سے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو  
 واسطیٰ من حق اللہ من تمام انبیاء و المرسلین علیہ السلام و اللہ تعالیٰ و لا فناء فیہ ایلہ الاصل  
 بعد اذ لا یلک علی من اللطیفین فرماتے ہیں جو طریقہ میں طریق حقیق و قدیم و جدید و ممل و خیر و خیر و خیر و خیر  
 و ملت بہن و فرج و لسان بہ ہوا کی ایک زبان کی طرح ہے جو کہ ہر طرح کی بات کو کہتا ہے جسے اللہ تعالیٰ  
 ما کان من و یا علی اللسان و الا کہ ما فتح بہ علی القلوب فی کل عصر و لا کما یظہر لک فی اللسان  
 فافقت الایمان و عن السلف فبمب کسی فقیر سے عہد لیتے کہ ان فلاں کو طریق ایسا کہ میں کہتا ہوں  
 و سنت میں جسے عہد دے و اگر وہ میری بات نہ کرے تو وہ کہہ چکے کہ میرے ادا میں سرور و عہد و انبار میرے  
 کا تعلق کرنا عت نہا میں غور و فکر و اعتقاد و مشغل ہر نظر و نظر نہایت و غایہ و تلاش و کام میں و میرا شر و غفلت  
 دنیا کے فکر سے

ایں جہان گرداں عاصی فر عزت خیزد  
خواب نہ خانہ بین کس فتوا نہ کردن

علاقہ بین شمس و مہول در حائر و یک تو افق خلق شمع کو اگر تو ذکر کی تو پاک کرد با یک افق شمس جسد بین تو سر  
آں نہ باش افتد اسند باں و اعجاز پر نگہ موکل جہاں دل کا متوال اللہ تعالیٰ ہے کوئی اصل انکی و نہ کس کو  
نہم اہل اندر و جل سے نہیں ہے ایک در و اس علم کا خیال ہے بیماری ہے محل فیر سے اسنے کہ کہ عالم غالی ہے  
عقل سے قوم کا عمل دل سے ہوتا ہے فیر و اصل میں ہے

تو سکہ بدلت ایساں رسی کہ فتوا فی  
جزا میں دو کثرت و اسلم صہدی رہیانی

عقل قرآن عظیم کو نہ پا ہے گماہنے دین کو ظلم ظلم ۱۰ اکل حرام سے میاں کو سے مثال باطوق باقرآن کی باوجود  
نفس فرم کہ نصیحت یا نہیں یا بہتان سے اس میں سے جیسے کوئی سمجھتا کہ تو اقوال میں سے کہے گا کہ نہ خدا تعالیٰ  
یہ اس کے کفر کے جو لوگ غاصی الخامس میں اہل فصوویت سے دلا سکند و یا ادا کے دل ہیں اذ نکال بائس فتویٰ  
و نہ ہے اپنے رس سے انہوں نے کلمات کو ترک کر دیا ہے وہ اس سے ماننی نہیں کیوں کہ وہ باہت ہے جی  
کلمات شرعاً اعمال میں اچھے وہ نہ ہر دین اور ملت میں برہنہ ہیں خیر و اتم و مسرور ان کے طرح میں  
نہیں چر بافتن و نہ شہر آباد جاری کرتے ہیں انکسی انڈیم و ابرص کو نہ سہ نکا کرا چا کرتے ہیں ہا کہ وہ نہ  
چل لے لے او کے اجر و اجر کو نہ سے و کہتے تھے صحیح قریل علما کا یہ سب کہ عقل قلب میں ہوتی جی میں  
بیٹ ان فی الجسد مضغہ لکن جبکہ تو کہنے عقل میں فکر کر لیا تو سر کو نہ تو سر دنیا کا اندول کو نہ باہر از فضا  
یا نیگا لکن جاہد متاھد و من ہر قد تباہد شمر فی روح کہ کوئی ورق کہہ اسکے اقوال و احوال نقل کے ہیں



[illegible]

کہتے ہیں: قد سطر بالکلام علی معلومہ و احوالہ فی کتابنا اقصیٰ ما علی قدرہ من بہر معلوم  
 الا کما لیس فی اقصیٰ میں کہتا ہوں ہمارے اقوال و موافقات اعلیٰ کتاب فتوحات کہ یہ پروردگار کے لئے ہیں اور ان کی  
 تائید شمرانی کے کتاب البیواقیۃ و الجواہر میں بہت خوب لکھی ہے و لہ الحمد فرزند عزیز زہرا ہندوستان میں  
 سلمہ اللہ تعالیٰ سے رسالہ تخریج اہل صحابہ اہل الذریعہ و اہل یمن و صحابی کتاب فتوحات کو انھیں کر کے نمبر  
 و سامانی کتاب و سنت کیا ہے جزا اللہ عنہما الخیر بات یہ ہے کہ جس شخص کا ہم و فضل و تقویٰ و طہارت  
 باطنیہ میں مشق و محنت و حب و نیاز و ریاست مسلم الثبوت ہو اور وہ شخص پابندی احکام شرع کی کما حقہ  
 پیشانیہ اور فاعل کما تہاد اور اسکے برکات و حسنات راسی الدین ہوں وہ اللہ کا دوست ہو گا ہے خواہ عالم ظاہر ہو یا  
 عالم باطن یا جسے شخص کا اگر کئی قول یا فعل یا گفتار محل اعتراض سمجھا جائے تو اس پر حکم کنیہ کا ایک ایک لفظ  
 پر جسے دلگاہ آئینہ اندیشہ ربیعہ کو کفر کا اور سو فساد و سلب ایمان کا حق میں قائل نہ کفر و سکر کے ہونا ہے  
 لیکن محکمہ بالقلوب و اللہ اعلم بالسر اس حضرت شیخ ابن عربی سے بڑے عالم نہایت عارف کامل تھے انکو  
 اتباع کتاب و سنت میں بلا ہتہام تھا تقید مایہب و جلال سے ہر اہل عبیدہ و مدرستہ فتوحات میں چارچوبہ  
 تقید عرفی اصطلاحی زمانہ حال کا اور تخریص اتباع ظاہر سنت پر فرمائی ہے کہ یہ احادیث اہل حدیث و اہل اتباع  
 میں یہ طریقہ ظاہر ہے کہ جسے جس طرح میں یہ طریقہ ظاہر ہے کہ جو دیکھ کر سے جن و وجود ایسے شیخ کامل مکمل عالم  
 باطن کا کردار اہل ظاہر میں دلیل روشن ہے صحت طریقہ اہل ظاہر پر و لہ الحمد سب سے زیادہ اولیاء اللہ و اولیاء  
 طہیب میں ہوتے ہیں ایک حکماء و دیگر اہل ظاہر تھے کہ شافعیہ لکھی ہیں سب سے کم خفیہ میں یہ بات متباد  
 لوگ ظاہر علم کے کسی جاتی ہے و نہ باعتبار علوم بالغزہ کے کئی ولی اللہ مسند کسی مذہب کا ان مذاہب اربعہ سے  
 اس تقید مرجع کے نہیں گذرا ہے اسی جگہ سے یہ مسلح شہور ہے بالصوتی کا حدیث اللہ اعلم

علمی کہ نہ ماخوذ نہ مشکوٰۃ نبی صحت جائے کہ بور منوہ حق ماکر وقت	و اللہ کہ سیر الی الان نشہ لہی ست تابع شدن حکم خود لہی ست
--	--

سند قدیم کا ختم فی الظاہر و الباطن و السراج الاعلیٰ اللہ اعلم  
 شیخ داد گریہ میں ماضیہ و گریہ من والی ماسکندریہ کے شریعتی مجلس میں سامنے والی کے بیٹے مطابق  
 اور اسکے شمارہ کے کام کرتے تھم کو کچھ تھے یہ کہ چھوڑ تھے یہ باطل اُتتی جسے نہ پڑے نہ لکے لیکن کلام  
 انکا طریق میں بہت عالی ہے کہ یہ عین محقق میں اسے نہایت اہمال بالذات و افعال کل  
 امر بے مافیہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے علی قدر ارتقا و ہمتک فی تبتک لیکون ارتقا  
 جز ہمتک عند عالم سیرتک





[illegible]

میاور محفل زلفان که منی عالم دیگر

اور یہ ہے کہ یہ سواگر کہ جو خدا و ملائکہ ان کا کہ جب گمراہ دوسرا کہ بہت ہے ایک کہ خدا زمین کا جو زمین و قدر و کثرت ابرار کے  
 اور ان کے ہر اذن و کون کا کیا و ذکر ہے کہ جس کے لئے ان کو فی و فتن و فتنیت اور ان کی صورت ان کے نہیں ہے کہ یہ جامی  
 اور ان کے شخص کے کہ جو خدا و ملائکہ ان کا کہ جب گمراہ دوسرا کہ بہت ہے ایک کہ خدا زمین کا جو زمین و قدر و کثرت ابرار کے

تبارک و تعالیٰ عرش می زینت و تزیین  
از دست کرد و بدین عالم گنجینه افتاد

فت گئے تھے تو فوراً روبرو محبت رسولی اور کلام میں فطائر اعمال کے مرتبہ پہنچ حضرت نے فرمایا ہے المزمع  
من احبناک آدمی اور سرحد آدمی سے معاف نہ کرتا ہے سالانہ درمیان دو فن کے کہ ماہرین للشرقی  
والغرب ہوتا ہے جنت مطلوب ہے نار طالب ہے اسی لئے اس سے معاملہ طلب کا اور اس سے معاملہ  
ہربہ کا کیا جاتا ہے ہاتھ صحت تکم کرنا ہے سائنسہ کنی ٹھہرے کہ تو جو موجود مستوع کا اور زمین فائزہ جو ہوتا ہے  
سے کہ ہر کلام کو کہ ہے موع انہی ہے والہ رجال قواصون علی النساء غریل شہودات کا حیات دنیا میں  
اک صاحب بھی ستر ہے من دلیل المستقامتہ المومن مشوقہ لہا لیس فہرہو فی نفسہ و موعہ فہرہو جہاد  
کمالیلام خفیہ فراتے تھے کہ عہد عکس ایک عروس کی یہ ہے اگر کہو نہیں پاتی ہے تو اپنے ناپ کے گھر  
چل جاتی ہے قیامت گستاخوں کا یہ بڑا گھر چاہتی تھے مکن انہی کلام علماء کے کلام پر بھی فائق ہے اور  
نہایت رائق شعرانی روح نے ایک کرامت کے کلام سے التواؤ کے اسجہ لکھا ہے ہر فعل ایک جہان  
سیرت ہے ہر کلام ایک عالم حقیقت ہے واللہ فی حقہ رحمتہ من یشاؤہ

[illegible]



ہیں کہ سنا ہوا ہے کہ یہ خراب ترین حالت ہے کہ کوئی دل پر ہوا اور میں سے لکھ لکھ کر یہی حق و باطل کا خدا ہوا اور اس کا  
استقبال نہ ہو۔ لیکن اگر یہی ہے تو میں نے اس کا کیا جواب دے گا؟

شرح محمد بن ابی البرکات فی شرح الفہم قدس سرہ فی شرح معرر من لک الکتاب فیہ راہ جامع قسم میں تمنا یہ  
صاحب کتاب کا نام نہیں لکے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصاحب حالت و جمیع علی العبادۃ بشرائے انعام و اکرام  
المرتبتہ فیہ من الناس کی بہت شہرت ہے سو انہوں کے کہوں سے دخلے یہی جیسا بانکار جو یہی جیسا انہوں  
یہ بات کہی کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرا بی بی میں دیکھتا ہوں مادہ بالمشافہات میں چیت کرتا ہوں  
اس پر بعض لوگ کہتے ہو گئے یہ مرتبہ تو ہم تک پہنچے مگر میں نہیں پہنچتا ہے بعض میں فقال کہو شعرانی کہتے ہیں  
کیا ابن ابی حمزہ اور میں نہیں جانتا نام اسے نہ کہو حافظ کتاب السنن سے جو کہ فرماتا ہے ہم تک میں ہے اور انکا  
تفسیر میں ہے اس پر ہے یہ ہے

[illegible]

۵۸	عمری هست که آن عمو پنهان کردی شد	من از سر زنجیره دهم دارم و من را
----	----------------------------------	----------------------------------

شیخ عبدالحق بن سیدین مرسی الکاتب قطب الدین قنایا کابره مشائخ سے ہیں شہین عمر ۷۵ سال  
کتاب طالعہ میں جو کہ فوت ہو گئے

اسی تقریباً دس لاکھ میں رہے

میں میں شکستہ لڑائی کی

شیخ محمد قزوینی صاحب ابن عربی نقلیہ ہے۔ وہ ناقد و ایک مجدد ہیں۔ آپ کے سوا اور کوئی  
مؤلفات میں کچھ اور صاحبانہ ہیں۔ آپ کی عمر چالیس سال تک تھی۔ آپ نے اطفال و نوجوان میں ہوا تھا۔ وہیت کی کہ  
ہوت کہ دمشق میں ایک کزن ذکیہ شیخ علی الحریز بن عربی کے مدینہ مکہ میں لکھن ٹھوس کا یہ بھی مجاہد بانکار ہے۔ لے لے  
میں مرگ میں ملایا۔

[illegible]

شیخ ابوالحسن بن محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ

مجلس و خط سار مبین کو طرفین میں لاتی تھی اس متوجہ اہل حسنین کرتے تھے اور اہل موت کی خبر قبول نہ فائز کئے تھے اور  
اور موضع قبر کی طرف نہ دیکھ کر کہ اس کا باطن میل و جوارح و قیام و اہل مجلس کو اشارہ مال دیکھ اور میں جب چاہے تھے  
نہا اور چہ اندر وسط منکاح میں مجاہد پاتے اور لاد چہ در سیدنا اہل مجلس کے پچھتے پورے و خط کئے تھے اہل  
عزت انکی ہر جہتی و ان کا وسط کھنسی سے عریان ہوئی اور ہر طرف اسٹون آفتی سے عریان ہوئی حکایت  
دیکھ دن کو گون کو و خط کر رہے تھے اور وہ لوگ روئے تھے تیس آئینہ و شہر ہاے

يا قاعد في الطاقة	والكلب ياكل في العجين
والكلب كل ولقمتي	ما العجين اصحاب

[illegible]

چروغانی

شیخ سہیل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص صالح کو طلب کیا اور دعا کی کہ کثیر و قلیل دعا کو سے ہرگز صحت کو  
نہیں میں مرسہ اوسان لوگ سہارا میں دھنڈے دعا کی صبح ہا کہ لکھے سے۔ یہی انکا جائزہ اگلی تیس ہزار آدھی سنے  
نہیں کسی کو کلمہ شریف پڑھنے لکھنا ترے حال سے دعا کرتا ہے ص ۱۰

شیخ حسین حاکم یہاں جامع بالکی رضی اللہ عنہما صلح تھے لوگوں کو تذکرہ کرتے کرتے کلام سے نفع نہ تھا  
جب کہ اس وقت تک کے نزدیک سلطان کے ایک مجلس عقد کی گئی مگر انکو وعظ کرنے سے منع کیا جائے سلطان  
نے مکر و دھوکہ سے اس بات کی شکایت اپنے شیخ ابوبکر کلاس سے کی سلطان بیت الخلفاء میں تھے کہ ایک ایک  
شیخ القرب دیوار میں سے بیج جبر و بے عدالت غیر کاربن لگے اور پیٹھ پر مار کر سلطان کو لنگھایا سلطان کلاس  
پر جوسن گر پڑے جب جوسن آیا کلاس شیخ حسین کو کھلبلیج کہ وعظ کئے وہ زمین چھو کر لڑا اور گاہراوسی  
دیوار میں گھس گئے سلطان پاس شیخ حسین کے آئے مصفرت کی اور شیخ ابوبکر سے بھی ملایا مگر انکو نہ  
اجازت تھی اپنے پاس آئے علیہما السلام انکا منہ میں ہوا ج

اجلی قریب میں اجل السلطان تھانہ دونوں قریب یکدیگر بیٹھتے ہیں مگر کتبہ ۴

فقیہ شریف الدین کروسی رح ہمالی میں شیخ مخضر خاں کو کہے اللہ عزوجل کا ہر مومن ہے وہی صاحب مقام عظیم  
وہ لوگ اہل کفر و مشرک ہیں ان سے بچنا اور ان کے شرک و کفر سے ڈرنے کی نصیحتیں دینی چاہئے

[illegible]

انسان کیا الگ بنا رہا مشہور ہے جب شیخ یوسف عجمی حج ہوا تو عجم سے مصر میں آئے تو اس نے امانت کی انہوں نے امانت دہی دیکھ کر ادا میں لایا مصر آباد ہوا

طیور زاوہی یاد شد و صف گلزار

حاصل چہ طلبہ فارسی و عربی نہ کشتاید۔



[illegible]

۵۔ احقر نے حضرت مسیح مہدیؑ والہ دم گم کسی کی شفا حاصل کرنے کا مقصد نہیں ۵۔

پہلے پڑھ کر یہ واقعہ اور دیکھو

کسی سے کہہ دیجئے کہ وہ کیا ہے اور وہ

جميع رتبته في المشي

دقت و جهان بیان گناه آورده

[illegible]



[illegible]

[illegible]

وہ کہتا ہے وہ بھی جو صاحب حرکت ہے کہ قال الشیخ کما کرتے تھے ایک دوسرے سے کہا ہم نہیں دیکھتے  
 کسی کوئی بات نہ کہی کہ ان مشرب کرتے ہو وہاں دیکھ کر میں چاہوں تو وہ وہاں قال الشیخ انہ کہوں اور اگر وہاں  
 تھی تو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ لو انہما جلا عن قلوبنا انما کہوں کہ میں قال الشیخ کہ وہ ہیں  
 اور وہاں کہ اپنے انفس کا نہیں کرتے ہیں کہتے تھے شیخ نے فرمایا ہے وہ کہتے نہیں کوئی امام ولی حدیث شیخ ہوتا ہے  
 ایک شخص جو فرماتے تھے ہاں میں ہوں شیخ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ میں سے ہیں ان  
 اور وہاں کہ میں محبوب ہوں تو اچھی بات کو بخیر و برکت میں بتاؤں میں بہت افسوس تو ان کے ہر سال کہتے  
 تھے وہاں کہ وہی کہتا کہ ان الفقہاء فیہما اہم فیہما شکر کو نایا نہیں فیہ قرأتے تھے فرمایا درجہ ان کے بہت  
 ہوتے ہیں اور یہ راویات کہتے کہ ہر سال میں وہاں کہ تمام اہل الحق تسلیم کیا قال قتادی فی اہل الکھف  
 ما بعدہم ام الا قبل فاعل اللہ کھف کا سورہ اناس و لکن تسلیم من یہ یقدم حرکت کیا ہے انہما اسکندرو  
 نے ہاں کہ اسے سمیت کرتے یہ اسکے شیخ ہوں ہمارے کہ اسے میں وہاں ہاں اور وہاں کہتے یہاں شکر کہ  
 اسکا کہ کیا ستر میں جب کسی شہر میں رات کو سوتے اور معلوم ہو جائے کہ کیر شہر اسے ملاقات کرنا چاہتا ہے  
 اور نہ سوتے رات سے اور نہ سوتے کہتے تھے نہ کیسی بہت عزت اگر نہ بہت میں غلق سے ایسا کہ ایک کتا  
 کہ اس سے پاس مدتی تھی ہے اس کے رو بہ رو کسی اور سے گفتگو کیا ہے نہ نہ سے قریب کی تہا یہی گفت  
 سوا کہتے تھے کہ انا لمن یكون الکلب انہد منه فماتے تھے لوگوں کے لئے اسباب ہیں ہاں وہاں  
 میں اہل ایمان و تقویٰ ہے اللہ کے کہا ہے ولان اهل القرى آمنوا و اتقوا الفقہاء علیہم بہر کات میں ایمان  
 و اکرام میں کثرت جب کوئی شخص قصیدہ مدحیہ کہتا تو اس کی طرف متوجہ ہوتے اور ہاتھ دعو عطا دیتے  
 یہ اصحاب سے کہتے تھے جب کسی قوم کا رئیس آئے مجھے خبر دیا کہ وہ کہ میں باہر نکل کر اس کو لوں جب وہ مجھ سے  
 ہو کر جاتا تو چند قدم اس کے سامنے جاتے پہر وہاں سے آتے اور کہتے ان لوگوں نے اپنی ایمان کو نکلیں ہمارے ایمان  
 کی دلی ہے کہ یہ ہم ان کی زیارت کو نہیں گئے کسی شخص کے لئے دعا کرتے تھے جب نماز کو وہ مجلس سے چلا نہ جاتا  
 جب اس وقت ہاں آپس میں ہوتے اس کے دعا کرتے اگر کوئی شخص میرے یہ میں اتنی خوش ہوا کہ شافعی سے قبول کرتے  
 تھے کہ میری تو بفراموشی دیکھتے تھے اہل نماز و جہت میں اگر عام کہتے تھے یہ غانا مال کی ہے  
 جب کسی شخص کو سننے کہ کہتا ہے ہذا لیلۃ القدر تو کہتے تھے محمد اللہ او قاتنا کھلا کیلئے قدر شخص کا  
 اکرام طاہر اور اس کے تبرک کرتے کسی کوئی شخص مطلع آتا تو اس کی طرف التفات کرتے ایسا کہ وہ دعائی عبادت  
 تو کہتے تھے کہ کسی کوئی خاص آتا اس کے لئے کہتے ہو یا کہ اس کے لئے کہ اس کا اسم اسٹیل نفس و انکسار کے  
 ہذا ایک شخص صاحب سے یہ کہتے کہ ہمارا کج کیا ہوا ہے اس کے کمال میں بہت تفریح بھی ارزاں ملا اس کی طرف سے

سخن پیر کلمات میں خلج کا یہ چہ بیرون کا مونس لفظ کی طرف سے کیا علم فرزند فتح ہوئے نفس مال کثرت آب و آواز  
 روح کا بیان کرتا ہے فک کہتے تھے ہم دنیا میں جا رہے ہیں اس سے جس کو روح وادراج چہ اب تو یہ ہے کہ خدمت میں  
 سچ ہو وادراج کہتے تھے کہ فرشتے ہیں اس کا ہمیں اندازہ ہے اور جس شخص پر جو کہ یہ بات کہتا ہے کہ لوگ جنت میں  
 اپنی ہر وادراج سے ہر گز نہ اجسام سے ایک جاہت اہل کشف وافس کی اسی طرف لگی ہے جسے صلیب غلط لکھا ہے جسے کہ  
 اور منوں نے اہل جنت کو دیکھا کہ جس صورت میں جاہت میں متحمل ہو جاہت میں یہ شغل وادراج کی ہے خواہ اس  
 کی بات اوشے فانی ہی کہ وہ اہل اجسام نظر سے اہل وادراج میں ہی گئے نہ وہ دم صلیب کو بیان اور وادراج شعلہ  
 چہ اجسام میں وادراج علم کہتے تھے سعیت ہوسن و سعیت فاجہ میں جن فرق ہیں ایک ہے کہ اہل وادراج  
 کے ہوسن کا ہر وادراج میں سعیت پر نہیں چہ تا ہے وہ دوسرے یہ کہ وہ وقت فعل کے اوس سے ہوسن نہیں چہ تا ہے  
 ایک دوسرے صلیب میں کہ وہ فاجہ کا یہ حال نہیں ہے آیتہ انصاف سے کہتے تھے کہ ہم نام واک انہی کا سعیت ذکر  
 کیا کہ یہ اسم سلطان الاسرار ہے اسکے لئے ایک برادہ ایک شہر ہے بلحاظ علم ہر شہر وادراج ہے جسے وہ مال  
 ہوا کہ اس کشف وادراج ہوا کہ فرشتے آب و رنگ نہیں ہے بلکہ فرشتے اہل وادراج ہے جس سے وادراج کا شہر  
 اہل وادراج ہے وہ وادراج ہوتا ہے

ہرے اور ایک کو مہیسی استہب نام مسیح فرزند ارمانا

کہتے تھے سعیت قطب سے ہم میں سہل تسری قطب سے مقام میں اب یہ یہ قطب سے مال میں تھوڑا عمل  
 ہر وادراج منت کی طرف سے اندک بہتر ہے جس کیلئے ہر وادراج شہر وادراج کی طرف سے نفس کے اپنے شہر سے  
 نفس کہتے تھے کہ جس سے اس سے اندک سے ہو کہ کثرت کیا ہے وہ ملک تھوڑا آدم علیہ السلام میں ہے لیکن ہم اوشے  
 اوس بات میں جہاں میں کہ اوس میں سے عرب شہر کہ آیا تھوڑے طرف ازمن فرات کے اوشے اور تو یہ عرب شہر بھی  
 تھا لیکن تھوڑے طرف ازمن قطب کے ہوا کہ آیا کہ تھا یا کہ حکایت کہتے تھے ایک شخص اوس  
 میں سے تھے وہ زمین مغرب میں آگے ہر ملک کہتے تھے یعنی وہ خطا وادراج باون سے یعنی فرو انعام ایک  
 شخص سر پہ کھان سر پہ آرا سے گمایہ شہر دنیا میں رہ کر تھوڑے اور یہ کہ تھوڑے تھوڑے اور اس سے  
 گمایہ بار وادراج ماسنھی کا کہ جب میں ہر ماہ میں گیا ہوا کہ اوس کی سعیت سے اپنے اصحاب سے کہتے تھے  
 تم جب کہ میں پہنچو تو قہر وادراج سعیت جب بیت تم اوس میں سے جو قہر وادراج وادراج میں چہ حکایت  
 میں عطا اندک کہتے ہیں میں فتح پر کتاب کہ دینے تالیف ماسنھی پر ہوتا تھوڑے کہ ہر کچھ اس کتاب میں ہے  
 وہ کہ اس سے منہ میں عبد اللہ بصرہ العلم وادراج منہ فک اندک ہر کچھ اوس میں فرات کا  
 دنیا فرات سے ہر کچھ منہ میں کسی ظالم کی فکات کا وہ ظالم ہے کہتے تھے انکالک بعد انکالک

الذات من الذات جیسا شوالیہ ہے کہ ان کا ہر ذوق ملک کے میں منسوب غرض حقائک کے ذکر و تذکرہ  
منہر کیا گیا ہے

یا قوت عرش سے تمام مہارت عالم نام مرشد شیخ ابو العباس غریبی رح تھے جس میں یہ علامہ مشہد میں پیدا ہوئے  
اوس میں شیخ نے اسکندریہ میں زکریا ابیستان غفرہ و طیار کیا لوگوں نے کہا یہ تو ایام رستار میں جایا تا  
ہے کہا یہ مقام سے پہلے یا قوت کا ہے یہ علامہ غریبی نے کہا یہ ہے اس کے پاس آئے گا  
پہنچا ایسی جہاں اکثر عرش اس کے کھتے تھے کہ جسے دل انکا پیچے عرش کے رہتا اور میں میں عید عید کا ملے گا  
انہیں جو عرش کی شلے سے حکایت یہ سفر عرش کرتے یہاں تک کہ حیدر اکمل میں شیعہ جوتے کو کرت  
انکا کچھ خوشی کے روش پر پشیمان غلط فہم اس میں تھے کہ یہ لوگ کان میں کہا کہ انہوں نے کہا میرا حق میں ایک غیر  
کرت سے سزا کے رہا ہوں اس کے کہ کوئی زمین نہ رہی جہاں خلیفہ میں سوار ہو کر اسکندریہ سے سفر میں آئے  
جس میں انہوں نے پہلے کان میں سوز کو دیا اور دیکھا اس سے کہا یہ کام کتنا ہے کہ یہ اس کے بچے سزا میں ہو  
میں تو تو کو کو کہہ کر کوئی نہ کہہ سکتا ہے فرمایا اب ایسا ست کچھ یاد سے توہ کی شیعہ اسکندریہ کو  
ایسا اس کے کتابت فاطمہ شاہیہ مصر و قہر میں بہت شہر میں سے میں انتقال کیا ہے

شیخ ابی العباس میں اعلیٰ القادسہ درجہ کے بزرگ و کبریا کی قوت و شیعہ عرش سے لوگ ان کے اشارات سے  
شیعہ ہونے کے کام کو نفوس میں علامت و طوالت تھی تھے میں انکا بھی انتقال ہوا کتاب الفہرست  
اسی اس کے تفسیر کتاب الحکم کتاب الحقائق القلن دیکھو ہاں کی تالیف میں کتاب تنویر مصر میں طبع ہو چکی ہے  
رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ غریبی کی بی بی مرزا یہ قدما سر شوالیہ رح ہیں وادنس میں تھے شیخ اصحاب شیخ ابو مرین لسان رح کی  
ووادنس میں اعلیٰ القادسہ درجہ کے بزرگ و کبریا کی قوت و شیعہ عرش سے لوگ ان کے اشارات سے  
شیخ ابی العباس میں اعلیٰ القادسہ درجہ کے بزرگ و کبریا کی قوت و شیعہ عرش سے لوگ ان کے اشارات سے  
شیخ ابی العباس میں اعلیٰ القادسہ درجہ کے بزرگ و کبریا کی قوت و شیعہ عرش سے لوگ ان کے اشارات سے  
شیخ ابی العباس میں اعلیٰ القادسہ درجہ کے بزرگ و کبریا کی قوت و شیعہ عرش سے لوگ ان کے اشارات سے  
شیخ ابی العباس میں اعلیٰ القادسہ درجہ کے بزرگ و کبریا کی قوت و شیعہ عرش سے لوگ ان کے اشارات سے  
شیخ ابی العباس میں اعلیٰ القادسہ درجہ کے بزرگ و کبریا کی قوت و شیعہ عرش سے لوگ ان کے اشارات سے  
شیخ ابی العباس میں اعلیٰ القادسہ درجہ کے بزرگ و کبریا کی قوت و شیعہ عرش سے لوگ ان کے اشارات سے  
شیخ ابی العباس میں اعلیٰ القادسہ درجہ کے بزرگ و کبریا کی قوت و شیعہ عرش سے لوگ ان کے اشارات سے  
شیخ ابی العباس میں اعلیٰ القادسہ درجہ کے بزرگ و کبریا کی قوت و شیعہ عرش سے لوگ ان کے اشارات سے

ابن خلدون کی تاریخ	ابن خلدون کی تاریخ
ابن خلدون کی تاریخ	ابن خلدون کی تاریخ

کے طرف سے کہ سید اور کہ کہ قریب ہر سو تو ثابت ہو چکا ہے کہ وہاں ہی ہزاروں سال پہلے جو کہی جاتا تھا  
 ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 عبادت کے انتہائی اہمیت کے ساتھ ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 انما لہ عبادت قال

تجہ نمود فرما ہے کہ اگر تائید سے ہے تبھی علی بدت قریب ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 تھے معذرتاً ہم قوم میں لسان غریب کہتے تھے یہاں سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 اسرار و معجزات میں رسول مصلحت سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 قریب وفات کے ایسا کہ ہر ہزار سال ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 میں کہتے ہیں اعوذ باللہ من تسالین الخلق والیہ العلم والرحمہ واعیہ العزۃ والکرامۃ والایہم  
 لک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم والکرامۃ والایہم لک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم  
 ولانک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم والکرامۃ والایہم لک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم  
 ہر ایک طرف سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے

تجہ نمود فرما ہے کہ اگر تائید سے ہے تبھی علی بدت قریب ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 تھے معذرتاً ہم قوم میں لسان غریب کہتے تھے یہاں سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 اسرار و معجزات میں رسول مصلحت سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 قریب وفات کے ایسا کہ ہر ہزار سال ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 میں کہتے ہیں اعوذ باللہ من تسالین الخلق والیہ العلم والرحمہ واعیہ العزۃ والکرامۃ والایہم  
 لک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم والکرامۃ والایہم لک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم  
 ولانک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم والکرامۃ والایہم لک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم  
 ہر ایک طرف سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے

اسم از جن ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے	ایہم لک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم والکرامۃ والایہم لک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم
---	---

تجہ نمود فرما ہے کہ اگر تائید سے ہے تبھی علی بدت قریب ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 تھے معذرتاً ہم قوم میں لسان غریب کہتے تھے یہاں سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 اسرار و معجزات میں رسول مصلحت سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 قریب وفات کے ایسا کہ ہر ہزار سال ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے  
 میں کہتے ہیں اعوذ باللہ من تسالین الخلق والیہ العلم والرحمہ واعیہ العزۃ والکرامۃ والایہم  
 لک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم والکرامۃ والایہم لک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم  
 ولانک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم والکرامۃ والایہم لک منک فی کل ذلک کل ذلک من وجہ العلم  
 ہر ایک طرف سے ہوا کی اولاد ہر دو دین مشرق و مغرب کی ہر ایک طرف سے

[illegible]

سچ و سچ کی کھڑی نہ سب سے اپنے سر پر طرہ عیندیج کو احسنین کے تازہ و نازد کیا اقلع و تسلیم  
 میں اسی حال ہی تھی مستحقین افعال کیا ایک طالع و حجاب نے انہی کو بھارت پر ہی انکا طرہ و توجہ بنا و رہا  
 ایک فخر کو ازاد سے باہر نکال دیتے کہ ہر لوگوں سے آخر و رنگ بیگ و گنگا کو گھر وہ رنگ لانا ہی ہر ایک  
 فقر و کا اوسن قوت و رنگ کی ہی ہر چیز ترقی انکے کو ان و موقوف شدہ میں و روانہ نازد کا پندرہ کے صفا ہر ایک  
 کسی کا کہنے کے اندر نے جب قوت سے باہر آتے انکسین مرغ و زمین کو ایک ایک ارادہ چھٹا کا جہر نظر  
 پڑتی اور کل انکے درغافل جو جانی ایک دن ایک کہتے پر نظر پڑتی ہمارے کہتے اور کے متناہو کے کہتے  
 و شیر و باسب شیر جاتے جب فیتہ ہوتے وہی جلتے اسکا فکر شیخ سے کیا ایک شخص کو اس کے کہتے کہتے  
 ہر ایک کے اجدا انب کے اوپر لوٹ کرے تو بچے کہتے گئے ہر ایک

شیخ حسن سستری شاکر دینوسف علی بن عبد الوہاب کے بھائی اور ان کے بیٹے لوگوں ہر طرف سے زیارت کو آنے سے  
 ایک جمعہ وصال میں کمال تھا اور شاہی اسے ملے کو آتا ماسعدی نے بھی کیا اور عبدالرشاد کا چل گیا اور  
 کیا کہ انکو زید کرتے باشندے نکال کر سے خدیو کو کم دیا کہ وہاں ہزاروں کا بندہ کروئے شہر سے باہر گئے تھے  
 شیخ شاکر اور واپس آئے دروازہ ہزاروں کا ماسعدی باوجود چاکہ دروازہ کسے چھوڑا کہ کھانا اور چائے کے  
 سلطان فرمایا ہر بابا کے بدن و طیفان کے بندہ کر دیئے و تیرا نام ہر گونا گویا گیا کہ بندہ ہو گئی  
 ماسعدی کے کسی فیصل و ہر عمل و حالت سے مسند و ہر گئے فی الحال پر گیا تیرا و شاہ کو بھیج رہا و درجہ آئے

مصر کی مدد کے لئے سارا لشکر سلطان کا انکار کیا تھا اور سلطان کی یہی امر تھا پادشاہ کی یہی امر تھا کہ میرا حکم کیا ہے  
 میرا لشکر ان کے پاس آیا اسے کہا پادشاہ نے ایک کتاب بھیجی ہے جو کہ پادشاہ کی اور اس کو خاتم قانون میں جو خود  
 میرے ہاتھ سے دو کر کے نصف نصف ہو گیا ہے مجھے دے کہ میں قتل ہو گا یا میں اس کو اس کی جیت دے گا  
 اگر وہ پادشاہ کی اور اس کے پاس اس کی کتاب ہے کہ پادشاہ کو کہنے لگے کہ تیرے قتل میں میں نے اور سلطان کی اور میرا  
 طرف سے قتل کیا خود پادشاہ نے دے دیا کہ اس کو نصف نصف کر دو جو اس کی یہ ہوئی کہ پادشاہ کی ایک سرور جو  
 اور اسے ایک لک لک اور اس کو ایک لک لک اور اسے پسند کیے اس کا خون لک کر دو نصف کر دو پادشاہ  
 اپنا آدمی اس سے اس کے پاس بھیجا لوگوں نے کہا وہ اس شیخ کے گیا ہے فائدہ سے وہیں جا کر یہ حکم اس کو  
 سنایا وہ سلطان ہو گیا وہ نہاد شیخ میں دین ہوا اکی وقت شمس میں صلی ربیع

شیخ محمد ابوالکاسم شاذلی رح و اولاد فرما اور خیر عارفہ اسعین قابر بارک طین میں سے قریب عباس  
 وزیر کے رہتے تھے صاحب معارف فاضل تھے یہاں پر ولایت ملکر کی غالب رہتی تھی خلوت سے نظر عیار اور  
 میں چلتے پھرتے لوگ اور کے حق میں موافق تھے غزوات کے حسن و قبح بیان کرتے تھے کتب القانون معلوم  
 فاضلین کتاب پڑھتے کہ قتل ہو کر تالیف میں ہوئی کتاب دے گئے خود قائل کی طریق میں ادا  
 اور الوفا انکو کچھ خیال میں دلاتے تھے اسے ان کو ان کے فائدہ دین کا جواب لکھا تھا اور وہ کو تمام انکا مال  
 اہتمامات و صاحب میں ہی دے دیا ان کا مال اور پڑا ہوا سارہ لوگ اس کی ملازمت سے طلب و فاضل میں لکھ  
 میں وہ مالا خلا جس میں حسد اور یہ ان کا نہایت اسب کر کے اور رافت و زہد سے میں اسے کہ ایک ہزار  
 او سہ ہونے لگے مگر مگر کہ خوب مارا ہوا ملک کہ سرخون آلود ہو گیا یہ مجسم کرتے باقی تھے اور کہتے تھے ان کا سیادہ  
 و اہل عبد کہ فرشتے تھے اگر تو پتا ہے کہ ان خان میں کو جو پڑے تو اعلان میں کو ترک کر پے اوکے ترک کر دینے  
 کیونکہ تیرا نفس تجھے افراتر ہے اور افرین اعلیٰ تر میں ساتھ حروف کے سامنے اپنا دینا تو دینا پرستو میں  
 اور وہ ہم دنیا سے رافت کرتے رہتے ہیں کیونکہ یہ شہر انعام سے اندر ہے میں کہتے تھے القدر اور اذن  
 بالاحوال والفقہاء میراث ان کا حوال فرماتے تھے یہ قول الی الی سید سقط منہ الکلیف کے یہی  
 ہیں کہ گفت و شفقت اعمال کی دینے ساتھ یہاں ہے یہی اہل تعالیٰ بال اور کہتے تھے کہ لا ینزل  
 احد اوس اهل انہ یقتدر فضیل الا کلا ید علی النور والی سالۃ بعض ما نہیں کہتا ہے انھیں صفیہ  
 لا الشان اسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی محبوب کو کلمات عطا ہوتی ہیں جس طرح کہ فخر کے سبب ان کے لئے تھے  
 یہ ات وقت وراثت کی ہوتی ہے اور وراثت ہوا کہ ایک مقام ہے کہ کہتے تھے اہل نسبت ہوتے  
 ہیں قائل ہیں اس بات کے کہ عالم کا کوئی صانع نہیں ہے مگر وہ جو طبیعت اور اہل علت و فاعل میں نہ آئی





[illegible]

ایک ایسے ماگن کو اس سے ہمارا دینا دینے اور ہمارا لکھا لکھا کے سوا اس کے پاس کچھ نہیں ہے حکایت کہتے  
تھے یہ ایک مرت کو دیکھا گیا کہ وہ سیر پہر کرتی تھی اور حضرت علیؓ علیہ السلام کے معین میں تفسیر  
کرتے تھے حضرت علیؓ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اس کا حال پوچھا فرمایا وہ لکھ کر دے لکھ کر دے اپنے حال کو دیکھ  
میں بہت مصروف تھی کہ تو نے نہیں دیکھا کہ وہ اپنے کلام میں سوا تہ کے اور کچھ ذکر نہیں کرتی ہے

نوٹ: ان باشد کہ ستر و سب دان گفت آید در حدیث و شریعت دیگران

حکایت یہ کہتے ہیں جامع اندھ میں بگتہ اور ایک شخص سے قول صاحب برہہ ہے مجاہد ہوا ہے

فصل فی العلم فیہ اندھ بشر و اللہ خیر خلق اللہ کلہم

اور اسے دیکھا کہ اس قول پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ اس کا سبب اصل حنفیہ ہے اور اسے نہانا اپنے حضرت  
علیؓ علیہ السلام کو دیکھا کہ نزدیک سیر باس از ہر گیت بیٹھے ہیں اس کے ہمراہ ابو بکر و عمر بن رضی اللہ  
عنہما بیٹھے کہ اس کا سبب پیدا ہوا ہے اس کا سبب سے فرمایا تم جانتے ہو کہ آج کیا ہوا اور انہوں نے کہا نہیں  
فرمایا فلاں قبیل بیٹھے ہوں یہ انتقام کرتا ہے کہ وہ لکھتے افضل میں سب سے کہ اس کی زندگی پر آج سے زیادہ  
کوئی افضل نہیں ہے فرمایا اس قبیل کا کیا حال ہے یہ نہ بے گالہ لگ کر جاتا تو ذلیل و خوار و غافل رہتا  
جان دینا اور عزت میں رہتا کہ اس کا یہ عقیدہ ہے کہ میری تفصیل پر اجماع نہیں ہوا ہے اسے یہ نہ بگاڑنا  
مستقل کی مانند اس کی سنت کے تابع اجماع میں نہیں ہوتا ہے حکایت اور میری بار حضرت علیؓ علیہ السلام و

آزاد سلوک دیکھا کہ اس کی راوی رسول خداؐ اس شہر و صیری کے معنی تہذیب کے ہیں کہ انہی علم آپ کے  
حق میں ان کا نفس کا کلمہ کہتا ہے کہ حقیقت کا نہیں ہے وہ کہ آپ فقط بشر ہیں و نہ آپ توحید و قدس و تعالیٰ ہے

یہ انداز کہتے ہیں حضرت نے فرمایا تو نے سچ کہا جتنی میری مراد ہے فی حکایت بیعت حضرت علیؓ علیہ السلام  
و اللہ و سلوک دیکھا کہ فرمایا میری مجلس بہت اچھی ہے جو لوگ اس مجلس میں حاضر ہیں اللہ نے ان کو بخشہ دیا  
کہ بعد فراغ تیری کے تم ابداً لا ذکر کرتے جو انہی میں کتا چون مدینہ میں آیا ہے ذکر تہذیب کو کوئی شے

عندہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں ہے اور خدا نے جس ذکر کے حق میں فرمایا ہے ہر العوام کا  
جسہ جلیہ ہم حکایت یہ کہتے ہیں روایت رسول خداؐ سے ایک مدت تک منقطع ہو گیا تھا کہ

نہایت غم میں ایک جماعت کو کھڑے ہونا تھا میرے اور ان کے درمیان میں ابنت ادا من چھ بیویاں کے بال  
جو اپنے اس حال و اللہ رک کو دیکھا حضرت علیؓ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ میں کیا ایسی رسول خداؐ  
نقدی کی منزلت ہے فرمایا ان لکن محتاج ہے طرف ادب میں ان کے اختیاری معلوم ہو کر کہ ابی حنی میں  
ان کے علم کے حکما افضل و صدق و خلوص و علم معلوم ہے بہت بڑی چیز ہے خواہ ان کے اراکے مجتہدین ہوں یا

علاء زمانہ ہو۔ یہ حدیثیں یا فقہاء یا مفسرین اور اولیاء و متقین میں منقولہ عن اجماعین **حکایت** یہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہو کر ایک شخص کو دیکھا کہ میں نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا کیا قصور ہے؟ فرمایا اے اللہ تعالیٰ اس کی موت کے نہیں ہے اس لئے کہ تو تو لوگوں کو جاہل سے اسرار پر مطلع کر دیتا ہے۔

بات یہ کہ کسی نے ایک شخص سے اپنے انھن میں سے بعض مال دیکھا کہ انھوں نے اپنے مائے اللہ کے قریبی بعد ان کے ہر حضرت کو دیکھنے لگا **حکایت** مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ اجتماع میں مجلس بحوالہ الغنیۃ مع الناس ولا یجوز ان یجلسوا معہم معلوم ہو کہ غیبت کرنا بے کلمہ حضرت کی رخصت ماحل نہیں ہوتا ہے **حکایت** یہ کہتے تھے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ کسی نے کہا اے اللہ تعالیٰ کیا غفلت ہے یہ کہ اس وقت ہے یعنی خواب یہ کیا اعراض ہے مجھ کو کیا جہاں ہے کہ تو نے عبادت کرنا قرآن کا تو کر دیا ہے یکساں درمیان ہیں بمقام تلاوت قرآن تو ہرگز یہ کام کر لیا ہر دن عبادت کر اگرچہ وہی عربیوں اس سے کم ہوں بچا ہے بعض اصحاب شیخ نے کہا کہ اوس دن سے شیخ سے ہر تلاوت ترک نہ کی اور بعض آیات کو برکت و کرامت پڑھتے اور دہشتے اس قدر مضار و ریش پر جیسے آہ کر کے رہا فک کہ کسی کو اس وقت سامنے آئے کہ قدرت بات کرنے کی سنوئی اسبب کثرت بکاد و وہم کہ یہ کثرت بعد سلام پھیرنے کے نماز نافلہ سے بعد رکعت کے سجدہ شکر کرتے تھے **حکایت** میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے درود و گزاف و کذاب اعمال کا کچھ نہ دیکھا کہ آپ کی بجواب سوال مسائل جسے یہ کہہ تھا انا جمل ذلک اے اللہ تعالیٰ صلاحتی کلھا اور آپ نے اوس سے فرمایا ہذا اذا تکبیر حذو و یغفر لک ذنوبک

یہ کہہ کر آپ نے میری مراد سے کہیں فلاں فلاں عمل کا جواب تو اپنے لئے اے اللہ تعالیٰ کہ میں اوس سے منی بے **حکایت** یہ کہتے تھے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حضرت نے میرے مہین پر بوسہ دیا اور فرمایا میں اس مہین کو چھوئے ہوں جو ہر بار ہر دن میں ہوں ہر بار ہر روز میں چھوئے ہوں اور ہر بار ہر روز میں چھوئے ہوں ہر بار ہر روز میں چھوئے ہوں

اعطیک الکوشیرۃ و ردوہا تو کیا اچھا ہے یا کچھ کرنا تو یہ دیکھا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اقل عشر الایام اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوئے ہوں ہر بار ہر روز ہر بار کہہ وسلم علی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب العالمین ف

یہ فرماتے تھے کہ میں نے آج سے مدد کر رہا ہوں دل کے **قال تعالیٰ** ولقد نصرکم اللہ میں نے مدد کرنا

اذ لخرجنا سیدتنا و یاس برامت تھی **حکایت** میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ میں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر کیا بارود و مہین ہے اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بارود و مہین ہے حل ذلک لمن

کاں حاضر الخائب فرمایا کہ ہوا لکن معمل علی غافل و یغنی القلۃ امثال الجبال من اللہ لک تمہی

و تستعذروا اما اذا کاں حاح الفک فہ انما ہلہ ذلک لا اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گرچہ اذنیان کمال پروردگار بخوان رہے ام : درجہ افرخش درشتیہ گلدستہ ام  
 اللہ تعالیٰ و توقیفاً احکامیت کہتے ہیں یہ حضرت علیؑ و آدم و سلیم و دیکھا جسے کہا  
 میں بروہ نہیں ہوں میری موت عہدیت ہے میرے قسرت اوس شخص سے جو کہ نقیر من الدھین ہے  
 اور جو کہ نقیر من الدھ ہے سو میں اور کو دیکھتا ہوں وہ ٹھیک دیکھتا ہے

[illegible]

اور کئے خواہوئے خواہتا ہے اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امتیاز میں کہتا ہیں: بات مامورہ سے مراد  
 صبح سے من عادی نبی ویا فقد آذنته للحرب ف فرماتے تھے اولیاء اللہ صلی علیہ وسلم جو اپنے پیغمبر ایسے اہل  
 جنتیہ صلا کو اطلاع نہیں ہوتی ہے سو میرا اپنے دین پر خون ہوا و مکر چاہے گا وہ تسلیم سے رہے و کان  
 یقول قد غلط اکثر الناس فی وصف اصل المصالح بالتحول والتقصیف فقط وليس كما ظنوا  
 بل فيهم الضمان والعزیز والمفترق والمقصیف ودلیل العین قولہ تعالیٰ ویرادہ البسطۃ  
 فی العالم والجمہم حضرت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک میں موٹاپے سے ممکن تھے اور علی مرتضیٰ  
 قرۃ العین کان شکم تھے اسی طرح ہمارے شیخ مانتا بن جبر نے اس کا کبیر مبارک جو بدوی کے وصف میں لکھا  
 کیا ہے کہ وہ غلیظ اساقین عظیم الرین تھے یہی دلیل برآمد و تقصیف کی صورت محمد بن بہت سی دلیلین  
 اس پر مرید و جہنم ایک سنہن نے برا شہادہ ہے

<p>فقد د اخلتہ جرن العالی</p> <p>حضرت اطالع باب البدل</p> <p>مالہم خدمۃ ولا لال</p> <p>شہر افوا بات دحل</p>	<p>فقد د اخلتہ جرن العالی</p> <p>حضرت اطالع باب البدل</p> <p>مالہم خدمۃ ولا لال</p> <p>شہر افوا بات دحل</p>	<p>فقد د اخلتہ جرن العالی</p> <p>حضرت اطالع باب البدل</p> <p>مالہم خدمۃ ولا لال</p> <p>شہر افوا بات دحل</p>	<p>فقد د اخلتہ جرن العالی</p> <p>حضرت اطالع باب البدل</p> <p>مالہم خدمۃ ولا لال</p> <p>شہر افوا بات دحل</p>
---	---	---	---

فرماتے تھے جب کوئی شخص کوئی بات کسی قریب دوست کی تجھے فعل کرے تو قواؤس سے یہ بات کہہ  
 نہ کہو اور اسکی صحبت و مودت کا یقین ہے اور تیری بات کا امن و گمان ہے سو یقین کہہ گمان سے ترک نہیں  
 کیا جاتا ہے شہر کہتے تھے جب بڑا کثیر ہوئی چین تو عمل بھی سنی میں کثیر نہ ہوتا ہے اگرچہ سو فیہ  
 سفر ہو جیسے کوئی شخص ایک نماز پڑھے اور اسکی نیت ہے کہ فرض ادا ہو ملتت حاجت کی زندہ ہو اور اسکا  
 میں لوگا اور اسکی افتد اگر بن یحییٰ اسلام ظاہر ہو کثیر سو او مسلمین جو متا میں ناہ ہو طرف شاہ کے کچھ  
 اعتقاد کوے یا مثل اسکے تو یہ صحت سے ضمان ہوئے جنہوں نے اسکی عمل کو گنہہ لیا ہے ف فرماتے  
 تھے عبادت میرا محبت دنیا کے شغل قلب و تقبہ جراح ہے اگرچہ بہت ہو کہ کن تہیں ہے گو وہ ہم ماضی و جا  
 میں وہ کثیر ہے یہ مروجہ ارواح ہیں اندامی اشباح خالیہ غیری حالیہ ایسے تو دیکھتا ہے کہ جیسے  
 ارباب دنیا کثرت سے لازمہ روح مجالاستے ہیں حالانکہ اونہی دلوں پر تو ہے اور نہ ملاوت عبادت  
 کہتے تھے اللہ نے مثال حیات دنیا کی باقی سے دہی ہے یا سیکلے کہ حب قولی کو روک کہے گا تو وہ متبر  
 و منتقن ہو کر ایک بلہ ہو جائیگا اسی طرح دنیا بلا ہو جاتی ہے ف کہتے تھے اللہ کا فکر لازمہ ہے اسلئے ہر

اور اگرچہ کار و سرب مبادات ہے مگر جس وقت کہ میں جائز بینوں ہوتی ہے کفران ذکر کہ گویہ عموم حالات میں مستلزم ہے  
**ف** فرماتے تھے اس میں امتحان ہے کہ ذکر شکر افضل ہے یا جہر سبوح قول ہے کہ اہل بیت جن جہر شکر  
 غالب ہوا ان کے لئے ذکر جہر افضل ہے اور جہر میں بہت غالب ہوا ان کے لئے ذکر شکر افضل ہے انتہائی میں کہتے ہیں ایک  
 سورت توفیق کی وہ ہے جو جناب شکر کا فی سب سے تحمید اللہ کریں میں اور میں نے نقل الا برار میں کہی ہے کہ جس جگہ  
 جو ذکر جہر آتا ہے وہاں جہر اور جس جگہ شکر آتا ہے وہاں شکر افضل ہے اور جہاں نہ جہر آتا ہے اور نہ شکر وہاں ذکر  
 کا اختیار ہے خواہ جہر کرے یا شکر **ف** فرماتے تھے اہل بیت نے فقط ذکر اسم بھلا کا اختیار کیا ہے نہ ذکر  
 جہاں اللہ کا بسبب وحشت کے تو ہم نہیں تھابت ہمیں سے یہاں تک کہ اوسکی نفی کریں مگر میں یہ کہتا ہوں کہ جس شخص  
 پر غلبہ ہو اور جو اوسکے لئے ذکر اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ ہے اور جو شخص کہ غلبہ وغلبی ہے اور اوست اوسکے لئے ذکر اسم بھلا  
 افضل ہے انتہائی دلیل واسطے ذکر اسم بھلا کے یہ آیت شریف ہو سکتی ہے قل اللہ شہد ہر حق خود ہم باہم  
 لکن شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحم نے فرمایا ہے کہ در اول اس آیت سے فقط اسم بھلا نہیں ہے بلکہ اس جملہ میں تقدیر  
 اور سنت مطہرہ سے بھی نفی ذکر جہاں ثابت نہیں ہوتا ہے بلکہ ذکر کرنا ثابت ہے واللہ اعلم **ف** فرماتے  
 تھے ذکر اہل حضرت کا ہے الحمد للہ استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہر کہنے کہتے ہیں ایک آیت کریمہ  
 کی مدد سے نہ ہوا بلکہ وہی ہے تاکہ اوسکے لئے عز و بکری نہ ہو کر اوسکے لئے عدم نعمت ماہر ہے **وہی قولہ**  
**تعالیٰ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ** اسم بھلا کی علت تھی کہ جہاں اوستے بیٹھے اسکو کہتے یہاں تک  
 کہ اپنے گھر کے مدعا سے پر اس آیت کو کہے کہ اوستا اور کہتے تھے بہشت آدمی کی اوسکا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے  
 ولولا اذ دخلت جنتک قلت ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یعنی اگر وہ آدمی اس کا کہہ کر کہتا تو اوسکی  
 بہشت آفات سے ملامت نہ ہوتی **ف** کہتے تھے میں لہر قدیم الصوفیہ ظہیر باد یہ بھی فرماتے تھے  
 الطريق لکھا ادب و تادیب و صاحب الادب لم یزل مستقر العوۃ فی الدنیا والاخرۃ والکس بالکس  
 دنیا میں رہت کا ہونا دلیل ہے دربان آخرت پر یہاں کی کرات دلیل ہیں وہاں کی کرات پر یہی طریق کہ بیان کا ہے  
 دلیل ہے **ف** فرمادیں الاخرۃ پر **قال تعالیٰ** ومن کان فی ہذا لا اھی فی الاخرۃ الا ممی را داس ہے کہ وہی  
 بصیرت کی ہے سبب مثال کے رشد و طریق حق سے **قال اللہ العافی** **ف** فرماتے تھے جسکا علم  
 متعلق خدا پر ہے اوسکے لئے جنت میں منزلت مناسب ظاہر کی ہوگی اور جسکا علم متعلق بواطن ہے اوسکی  
 منزلت مناسب بواطن کے ہوگی اور جسکا علم دنیا سے ہے اوسکی منزلت آخرت میں مناسب اوسکے اعمال علمیہ  
 کے ہوگی اسی طرح کہ قول اوسکے باب میں ہے جسکا علم ظہری یا دینی یا دنیوی ہے فذلک حال مقام خدا اللہ  
 و علی قدر سلوک الطريق کیونکہ تحقیق **ف** فرماتے تھے تم اپنے اس قول سے بچو کہ ابا بکر کے فقراء

سادہ ترین انی زب کے کہ کو کہ وہ کیفیت میں نہیں گئے ہیں وہ تو مثل کثر صاحب عباد کے ہیں کہیں اللہ اور اس سے غفل  
 کو ہر طرف خدا میں آیا ہے وہ چہرہ دنیا ہے جس سے اہل عقل اور جواب میں رہے وہ کہو اللہ نے ہر سہ میریت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ کہہ دیا ہو گئے انہی کو نہایت تاپیر حضرت کی مراد نہ مقدم کی فٹ کہتے تھے  
 اذا مايت من رزق الخدم وفتح لهم الخالق انعم الله عليهم على نعمه وكرمه ولا يخفى عليه شيء من الامور  
 وتقول هذا لم يخذلني الا في ما عارض من احد من الاطهار فان اللواصب تفوق الكاسب فرأيت تھے  
 من انكر ما لله بعد حرم بركة ما وجد من كل بركة الشؤن وهو فاق التوبير وكان يقول يولوا الجميل  
 للجميل الجليل لعلوا كالحيا من غير اختيار يحب الله مشهور ومحبوب الله مستور اسوة اولاد  
 على اهل الرتب في حب العطب فرستے تھے بمنز عارین نے کہا ہے کہ قتال لیل اللہ فی صلہ وجماع  
 واما لیل الایمن الا لیل الایمن ان فی اولیمن وجمہ وبعین خلفہ من کتاتہن واطلاق من کتاتہ  
 صحیح میں حق تعالیٰ کی ہر مہارت سے ذات ہے وہ کہ لکھائیں یہ حسین اس مہارت میں شاہد مراد قائل منع یہاں  
 کہ وہ جوئی تو حق میں ہاں ہی قتالی کے تو احوال حق میں کاجہد و صف اول دشمنان کے ذات ہے اس حق میں  
 رسول کے مقبہ اصل و فانی ہونا چاہئے تاکہ درمیان مرتبہ الوہیت و رسالت کے فرق ثابت رہے و اللہ اعلم  
 نیچے حسین اویسی روح و شیخ تھے سید احمد نادر کے آہل میں مراکش کے چہرہ میں مسرت و ہوش  
 کہیں کو تھے کہ ان میراتے تھے جب مسرت آئے ہر دعا جی کہ ان ہر انقب کے سیت وہ مراکش میں  
 ہا کہ چہرہ میں شام کو مسرت آجین حکایت سید احمد کہتے ہیں ایک دن میں ان کے پاس بیٹھا تھا ایک  
 یسوی آیا اور اپنا پاؤں جو اوپر کے اندر رہتا ہر کھڑے کہا ہی مسلمان کمال ہے مجھ کو یاد دینی ہے کہ اٹھال  
 کہ البسم اللہ تعالیٰ لی اور اللہ اکبر کہ یسوی سے پہنچ رہی اٹھال کا اللہ اکبر اللہ و ابن محمد اس رسول اللہ  
 تھا کہ کمالی امیر کہ میں نہ نہ رہا تو ایسا ہی کرونگا جہ

شیخ محمد بن سلیمان نامہ بہ طبع امام عالم مال ربانی شیخ طریق نقیہ اہل طریق مربی ربانی محیی طریق قوم عبد اللہ  
 تھے لوگ کہتے تھے کہ وہ چہرہ میں مسرت آجین غسرت اللہ تھے کیا ذکر ہے کہ ایک حرف و مصدر دلائل قوم کا ان کی زبان  
 سے سنا جاتا تھا کہ وہ میں ان کے کئی ایک مسائل میں مسرت آجین بیٹھ کر حد قول کو نہ فرماتے خاص اور کو غلیم  
 احکام دین و حقوق نہایت وہ ہر ایک کے کرتے نہ مردوں کو شران کہتے ہیں میرے پاس ان کے فیہ سے  
 کراہ کہتے ہوئے ہیں ان میں وہ مواظب ہیں جو حد قول کو سنا لکھتے تھے قرأت تھے یہ عورتوں نہ میں  
 نمایاں حاضر ہوتی ہیں اور ان کے اندراج انکر تعلیم کرتے ہیں حکایت یہ کہتے تھے میں میں تھا ایک  
 لکھتے کہ جانا تھا کہ کو ایک شخص مجھ کو اولیاء اللہ کے جلائے کچھ لکھ کر دیا کہ وہ مجھے کہنا مانگا ہے اور سکریہ یا دینی



میں اور دنیا کا راج میں ہو کر ان کو نکال دیتے وہ کھانا پیسے فکر کرنا ہی باجمہد تیرے لئے ایک جامع خط مشر میں  
نایا بنا ہے تیرے آفتاب نامہ ہو گا اور کسی عدالت میں ایک جماعت تیرا شمار نہ کرے گی اقتدار و حکومتوں کے لئے تو مسر  
میں سشار الیہ ہو گا جو ان کے تیرے ہست پر حیرت یا کچھ کے ساتھ ایسا ہی ہوا اور میں سے ہر وہ شخص جو کہ نہ ملا  
استی شغریٰ کہنے میں ایک جماعت عدالت کے لئے تو عمر کو بایا تھا سمجھو ارنگے ایک شیخ الاسلام ابن حجر و حال دین  
مناصب جالیہ میں انھوں نے گراہا یعنی مٹی ڈھونڈنے والے کو کھلا سیر کیا کہ شراب عمارت جامع شیخ منہ دہو شیخ  
نے کہا جس تعمیر کے لئے برائے نام برائے نہیں ہوئی اور کسی جناب کا احترام نہیں کیا جاتا ہے نہ سربکار کہ تفسیر  
خاکہ سلطان میں مال الدین پر تو یہ کی یاد آتا ہے اسی وقت جلال الدین کو ہار کھینک کر دیا اور کوئی قصور  
بیان نہ کیا جناب کا جامع شیخ طیار و مولیٰ وہ قید رہے انھوں نے شراب سے کہا تو مٹی کا بل قوی کر کہ جینک  
پڑا ہے کام سے جامع ہو گا کام اور کو قید رہے پھر بڑے گئے اس سے پہلے شیخ سرراج الدین یقینی نے یہی انکار کیا  
کیا جناب زور و میانہ کار میں ہو شیخ نے پھر کس بات کا انکار کرتے ہیں کہا تم طلب مساجد و مدارس کیلئے  
ایک جامع مسجد بناتے ہو کہ کیا جہاں ابوت اللہ ہر بار بار دیکھتی جامع اندر میں اگر میں جامع میں کر سی  
کہ کر کے محال میں تھے انکے میں غش انکار دے کر میں چوبی میں کہا میں یہ الخی میں یکا علم نہیں بلکہ علم  
اجید ہر سب لوگ وہ بخیر نہ ہو کسی نے کچھ نہ پوچھا جب اس حال سے فائدہ ہوا کہا کچھ کو بیان کو مل لایا  
لوگوں کے میں سے ہوا وہ جو کہا کسی نے مجھے کہہ سنا کیا کہا نہیں فرمایا الحمد للہ کوئی شخص نکل کر گانا  
نہ میں سنا کر گانا ہر جامع اندر سے چلے گئے **ف** فرمایا جو کوئی میری اس مسجد میں اگر دو رکعت نماز  
پڑھتا ہے عرصات قیامت میں اس کا ہاتھ پڑوں گا اللہ کے میری شفاعت حق میں سادے اہل عصر  
میرے کے بعد فرماں ہے کہ تھے تھے طریق مہم بہت ہے اگر انداز ہے ہوتا تو میرا جی اہل حق و راست وقت سحر  
باب جامع پر رکھ کر بیٹھتے جو کوئی مشافرن میں سے داخل مسجد ہوتا اس سے برکت ملے کہتے انھم  
میں عاصفہ بنیہ کا کھانا کر دیتی **ع** نسیم سے اپنی گزیر کیا ہے **ع**

نسیم سے کہ دیوانہ وار میگندی	فاہمت نہ کو میں سار میگندی
بنکت نہ کہ بدستی ہمار دوست	زور و شرم گراؤ کوئی وار میگندی
بکلو کو تو نیز گناہت جہانم	کہ قندہ نیز زور و شرم گراؤ میگندی

جب کوئی آدمی اپنا کھانا کھا کر اس کے لئے دعا کریں تو کہتے اللھم کاشجمل لھذا اللھم کلمۃ و کلمۃ متقی  
ہذا اللھم کاشجمل لھذا اللھم کلمۃ و کلمۃ متقی ہذا اللھم کلمۃ و کلمۃ متقی ہذا اللھم کلمۃ و کلمۃ متقی  
عبارات کی دیتے اور تہذیب و حدائق فصل احکام سے جیسے جو حدیث و مشرکات میں منع کرتے اور کرتے

ابن ابی کثیر و کاتبہ من معرفۃ اللہ فی ہذا النکاح منقذہ قائم بمرح شریعت میں آگے کہ ہم کہتا  
 والیہا دہ جزا اور کیا ہم مصلحت ہوتے کہیں گے کہ تیرے نعم میں فروغ کا داعی ہو گا کہ شریعت منہس نہا کہ انکے  
 نہ ہا اسلئے کہ کیا ہم مصلحت تھا سوئے کی نظر کیا یا تائی ہو گا کہ کوئی گواہ ان کا نہا ہو گا کہ کوئی گواہ  
 ہو گا کہ انکا انتقال غلہ کے بعد ہوا ہے ہی یا اس میں عین مرقن میں ہوا ہے  
 تیج عمر کو ہی روح ہوں میں ان فامرو میں رہتے ہر نماز کے لئے غسل کرتے موسم گرما ہوا یا سرما اور وہ خندان  
 اکابر ان کے لئے الطعہ فافہ و ملاقات خفیہ لائے یہ رنگین کو کلا دیتے تیج عین امین امام عمری کہتے ہیں  
 انکو یہ عرش قدم میں مرقن کی سبزو مرقن کے کہ اس میں قبول میں ہی سے اور ان کے کما و عمری علم میں  
 احمد منہ ان فی قطعہ میں جو سفر و مافیہ و شعر و تغیر میں +

تیج انکا ہم نہ ہو لی روح ہوں اسباب دعا کر کسی ولایت کے سے انکا کوئی شیخ ذہنا کہ رسول اللہ سے اللہ علیہ السلام  
 جان اس پر شرف العین میں بچتے بچتے تھے کہ حضرت علی اللہ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ تھے تھے ہی ہوا  
 ہوا کہ کرتے وہ کہتے کہ یہ عمر و وہ ہے حضرت علی اللہ علیہ السلام واکر وہ کہہ ہوا ہی میں دیکھے قہر و ہوا ہی میں ہوا  
 ان سے کہا اور ان کے فرمایا ان اپ کو تے قدم و جلالت میں رکنا ہے حکایت یہ کہ اس کو گناہ و ان  
 حضرت مریم علیہا السلام کی زیارت کی اوس رات ایک غمخیز ہوا بعض فقرائے بیسی علیہا السلام کو خواب میں  
 کہتے ہیں مسطور علی امیر اہلیم و قتل لہ جبرائیل اللہ صہ و من والدہ خلیا انہ زیارت دم تر  
 کے انکا کیا گیا تھا کہتے تھے کہ میری پشت میں اولاد نہیں ہے کہ میں اس مقدسے کا کھ کر دن اسی کرنا  
 کے ہو کہ مرے کہیں غسل نہایت سنیں کو اسلئے کہ اختلاف ہی ہوا جب کسی شخص کا انکا راستہ اور ہستے کہتے  
 یا کہ وہی انکا ہم سا حقہ نما النکاح و لی

نامہ ہر قائم ہستے نہ شہد نامہ	مرد و خانہ خندان مال گس نیم
-------------------------------	-----------------------------

**حکایت** یہ فقرائے مال انکا پوچتے اور سب سے کہ ایک دن ایک شخص کو دیکھا کہ کثیر العبادہ تھا  
 اعمال صالحہ سے لوگ ان کے متقدمین اوس سے کہتا تھا کہ مال ہے فو عبادت بہت کرتا ہے اور مدد بہت  
 ہے شاید تیرا اپ بچے نامہ میں ہے کہ ان کا قوا و کل قبر ہو پاتا ہے کہ ان فرمایا کہ ہو کہ لے چل شاید وہ بچے  
 راس ہوا وے فیج یوسف کردی کہتے ہیں وہ کہتے دیکھا کہ اسکا باپ فرسے فاک ہا بنا ہوا انکا عروقت  
 کہ شیخ نے اسکو پایا کہ اب وہ سامنے آکر کہل ہوا اس سے کہ فقر اور واسطے سفارش کے آئے ہیں کہ تو شیخ  
 بیٹے سے خوش ہوا دے کہ میں تم سب کو گواہ کرنا ہوں کہ میں ہا جس سے راضی ہو گیا کہ اچھا ہوا و فرمیں  
 باسرا حکایت ہم را پس آئے تھے کہ اسے من واد میں ایک عورت نے کہا شیخ ذہنا ہوا

[illegible]

شیخ محمد عمری ابو عمرو سیاح احمد زاهدی عالم خالص فقیر حق سائل طریق فہرست معاصرہ شیعہ اعلیٰ مقام  
ادب و افتاد میں حرب النمل میں یہ کہتے تھے کہ سیاح احمد کی بات سنی کہ کسی فقیر کو کہہ دیجئے کہ سیاح احمد پر بندہ  
تھے مگر ان کا دوس سے کوئی کہہ کر استغفار فرمادے گی کہ راستہ حق میں رہو سنی میں سیاح کا نام نہ لانا دلیل کو



طرف ابھر کر عمر کے انتقام کے لیے فرمایا میں اس آدمی کو دوست رکھتا ہوں مگر اس کے خلاف ہمارا بیان کرنا اگر کوئی کرے  
 اللہ کا کرنا کرے جو تو میں اس کے سر پر غلام پاندھوں قرطبان پر لٹا کر اسے ایک سر پر باندھا اور باب لیا اور  
 اس کے لیے یہ خواب اس کے گئی یہ وہ لوگ ہیں جو اسے اس شریف سے کہا اگر تم میری حضرت کو دیکھو تو اس کی عطا  
 ہو چکا ہے کہ جس محل کے منب سے ہوا چلا چلا ہے اور انہوں نے میری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور  
 اس کی عطا کا کیا فرمایا وہ مجھے غلوت میں قتل کروا دیا جس پر وہ خود بخود اپنے اللہ سے مل چکی تھی اور اس کی عطا  
 علیہ السلام کے بعد وہ صلوات و رحمۃ علیہ و من ماحلت انہوں نے کہا اس حضرت مسکرم  
 سے شیخ فرمایا ہے میرا علم ہے کہ یہ چھوٹا اور بڑا ہے اہل غلبہ سے اس طرح عطا کیا گیا ہے جسے جسے مقام  
 شیخ ہر جس میں شان کی روح کا مقام ہے وہی عبد القادر جیلانی سے اعلیٰ تر پایا ہے یہ عیب تو کوئی کوہ جند نہ لانا وہ  
 نے کہ ہے ان کا لفظی یشبک الکلب مع الکلبۃ کا سران یشبک الزمان مع الزمانیۃ فی حال انہوں  
 سے کہتے ہیں وہ لوگ ہیں فرما کر کہ گئے حکایت ان کا لباس بہت قیمتی نفیس اور ہر جہاں تیار کیا  
 ہے کہ اس کے لیے اور لیا کہ اس لباس سے کیا واسطہ ہے الیہ الیاس تو بادشاہ پہنتے ہیں ہر جہاں میں کہا اگر شیخ جھکو  
 یہ لباس عطا کریں تو میں اس کو بیکار اپنے عمال پر مقرر کروں جب شیخ میدان سے فارغ ہوئے لباس اور ہر کوئی  
 اس شخص کو دیکھ کر کہ اس کو بیکار اپنے عمال پر مقرر نہ کرنے کے لیے لیا اور بعد یاد دوسری سیوا پر پہر لیا دیکھا  
 شیخ میں لباس پہنے ہوئے ہیں بعض صحابین نے اس کو نزدیک کر کے کہا کہ یہ لائق شیخ کے ہے عطا کر دینا اس کے  
 اس سبب یہ شیخ اسلام عینی تاج کی گھیر میں گئے ہیں کہ پہنے ایسا کامل شخص کسی کو تاج میں نہ کیا جاتا  
 عزت و رفعت اللہ کے اور وہی ہے وہ کسی کو نہیں مل سکتا اور ابلاغ میں خلائے اندوخلاب السلطان  
 ان یقول الذیہ ما بعد حاجتی مجلس میں بدیدہ و فیصل یدہ لکن ذلک الیوم احب الیام الیہ  
 صاحب شیخ عبد القادر جیلانی میں پایا ہے کہ ایک باطلہ سے قصداً کی ملاقات کا کیا جب وہ یہ فرما دیا کہ  
 شیخ اپنی عمارت میں داخل ہوئے جب خلیفہ آکر بیٹھا تو اب اس کو سلام کیا بیٹھ گئے اس کے کہ وہ اس سے  
 خلیفہ کے پاس پہنچے تو شیخ نے اس طرح شیخ شمس الدین چغنی سے کہا کہ میری وزیر بادشاہ کے لئے کہہ دے کہ  
 اور کسی قاضی کے لئے قصداً قاریہ وغیرہم سے اور کہ جس کے لئے اس نے اپنی خدمت کو منفر کیا یہ سب لوگ  
 میں نزدیک اور کے آئے ڈاکس بیٹھے اور سامنے ایک صاحب حاضر ہو کر کہنے کے بل رہتے اور ہر اور کوئی  
 کیلئے بہت حق است این مطلق نیست حکایت جب شیخ اسلام ابن جبرج سفر میں ہوئے تو  
 ہوں سے پہنچ کر کہ نامزد ایک فطر کے بیکار کہا سبھا کہ شیخ کا عمدہ شیخ کو دیدہ و فاضل القضاۃ سے  
 وہی وقت پارناہ کے فرمان قضا کا رہی کیا اور غفلت سے بچا دیا ابن جبرج اس احسان شیخ کو کہیں فراموش

کورتے تھے حکایت کیا یہ واسطے عبادت مصلان کے گئے لوگوں نے سن پایا اسباب خواجہ ہر وقت سے دوڑے مصلان نے کہا آجکے دن کوئی تفسیر نہ ہو گئی جاوے اور شیخ سے کہا لوگوں سے کہہ کر اپنے قدم پر پیش کریں چنانچہ ۲۰ تفسیر میں سقاوش شیخ کی قبول کی حسب شیخ واپس کر کے تو اس میں خاصہ شرف و بزرگی کمر کر سکا گیا اور ہر جہر شاہی لکھا کر اور صد الشکر کو ملی ہیں دیکھو نہایت سچا بات جو کوئی کسی حال سے ناواقف ہوتا اس سے کہے کہ حسب تو اس نظام پر داخل ہو تو یوں کہہ دیجئے اللہ العالیٰ کے لئے جہز ہے خائفانہ کسی غمناک کو کلمات سامنے آنے کے نہیں ہے وہ معلوم واپس آتا خدا وسیع رحمت ہوتی ہے

خدا کا نام سب سے زیادہ اوصاف جان ہے	عصای ہر سے ترخہ ہوں چور و ظفان کو
-------------------------------------	-----------------------------------

حکایت اچھے پاس کہ وہ شیخ بلال الدین بقیہ آگے شیخ تفسیر قرآن کریم کی بیان کر رہے تھے کہ ما تدریجہ بالیس تفسیر قرآن کی مدیالہ کی ہیں جو فوائد شیخ نے بیان کیے کسی ایک تفسیر میں ہی پتہ نہیں دیکھ اسی طرح شیخ الاسلام صنی شیخ الاسلام مہالی ہلکی دھیر ہا کے پاس جہانز جوتے بقیہ نے در بیان آگے آکر ان کے بوسہ دیا اور کہے کہ تم بہت فائدہ لگ زندہ رہو گے اسلئے کہ اندر سے فرما ہے واما ما نفع الناس بکلمت فی الاخرین و جس بات میں بعد از وفات قرآن مفاد کرتے تھے شیخ اسلام میں ابن حجر کے رفیق کیسے تھے کتاب میں حکایت ایک دن ایک شخص کو حکم دیا کہ سراج و سراج میں غریب آباد رہیں یہاں تک کہ یا معاشی المسلمین يقول لکم مہدی محمد بن محمد النعمانی حاصلوا علی الصلوات الخمس والصلوة والصلوة علی سبائہ الامم مستعد ہو گیا کہ شیخ نے مکر دیا ہے بعض شہر سے منادی شیخ یا قرامل کہا اور کہا ما هو النعمانی ہذا تہ عرجی و غیرے اگر شیخ سے کہا ناہر شہر سے تیسرے دن پہر منادی نے نکل کر کہا کہ کان محمد بن محمد ایک شاہ نے کہا آجکی رات وہ گر کر آجے چھوڑ کر کہا حکایت ایک شخص سے کہ ایک ساتھی ایلیس ہے کہ کہہ کہ انکو دلسا ناک الاخیر اول کلن جائنہ شیخ شمس الدین بن کتبہ روح نے دفتر شیخ سے کلج کیا تھا ایک دن دوران کہا کہو سے تہی آئی ایک قلعہ کو چوک کے گئی شیخ نے کہا لکھنا انکالہ تر شیخ نے کہا تذکر الالسنۃ علی لسانک وانت رجل بختی بک و فتی المسلمین شیخ نے ماکا اعود ملت لھا اور ہر لفظ جمع سے قویہ کی کت افزا سے پہلے نزول رحمت کا ماق و کر رہا تھا رشتہ دار و ملکہ ہمت پر ہوتا ہے فقر و فاقہ میں بڑے کہے شاہ کیجہ چست اور کتبہ شیخ

آسمان سجود کند بہر پست کہ دود	کیا دیکھ کس کید و نفس بہر خود نشیند
-------------------------------	-------------------------------------

حکایت ایک دن ایک عورت کو سنا کہ ہا احسن السمیع و فی السماء بین الملک الملک اور حبیب اللہ خیر من ذالک اپنے اصحاب کی کہتے تھے کہ تم اسحاق و شراح و موافق و ریلک میں رہو

[illegible]









کے تھے وہاں شہر سے بڑا سوال کیا فتح

چونکہ میری شہر آئی تھی میں نے صاحب میں ہمارے جس کے تھے صاحب و خراب و کائنات و عوام و عارفان  
 کرتے جب تک کہ ہماری رہنے میں میں جنہاں قوی ہوتا ایسے الفاظ سے لکھ کر کہتے تھے کہ کوئی حق  
 ایسا روئے جو میں ہی سن سکے ایک وقت میں کئی شہرین ان کے ساتھ تھے شہر میں شیعہ اور انصاف مری  
 کے تھے ان کے ایک اور جہاں آئے لوگوں نے شک کیا کہ یہ کچھ ایسا ہے کہ ہم نے نہ ہو گا کہ وہ شیعہ خدا کے کسی  
 اور خدا کا اللہ لکھ لکھ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور لوگوں نے کہا کہ یہ تو کیا ہے تو ان کے اور سے  
 شیعہ آدمی ہاں گئے تھے نہ ان کے شہر کے اذان بعد کہ شہر سے نہ کہ کسی کو عزت نہ تھی کہ وہ میں قدم رکھے ہر  
 شخص اس پر ہوا تھا وہاں شہر کے اہل دین نے خبر دی کہ انہوں نے تو کے شہر میں خطبہ پڑھا تو پڑھائی شہر کے آدمی  
 ہو کر اس میں شہر میں خطبہ پڑھا اور ان کو وہ ہمارے شہر میں ہمارے پاس بیٹھے تھے سلطان کا تہا بانی جب اس کو  
 دیکھتے تو ان کے کہتے تھے اس شہر کے کسی کے ساتھ کہ وہ لوگوں کے میں ہاں میں جب کسی آدمی کو پڑھتے  
 تو اس کو اس کی ہاں پڑھ کر شہر سے کہتے اور جب تک کہ میں ہاں تھا تو شہر سے کسی کا حال نہ تھا کہ وہ ہر شہر کا صاحب ہاں  
 ہاں کہ اس کو خود میں ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر  
 کے ہاں کہتے تھے میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر  
 کے ہاں کہتے تھے میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر

کے ہاں کہتے تھے میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر  
 کے ہاں کہتے تھے میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر  
 کے ہاں کہتے تھے میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر  
 کے ہاں کہتے تھے میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر  
 کے ہاں کہتے تھے میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر  
 کے ہاں کہتے تھے میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر  
 کے ہاں کہتے تھے میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر  
 کے ہاں کہتے تھے میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر

میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر	میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر	میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر
میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر	میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر	میں نے شہر سے ہاں کہ اس کو خود سے فرماتے تھے آدمی کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ تمام آدمی کا شہر

میرے ہونے کے لیے آیا کرتے: اس پنج میں کے مرتے ہو گئے۔ وہ کہیں اور نہ گئے۔ ان کے چکر ہونے کے لیے آیا کرتے۔  
 ٹوٹے ہوئے کھانا اور کھانا طلب پنج میں کے ہونے کے لیے آیا کرتے۔

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

فرمانے سے وحی الطریق انھیں عیت ساقیہ و صابر الکلام فرما معدودا عند الناس من الدوسیہ فقال  
حول و کافوۃ الایمانہ العلی العظیمہ نائب پیر شریعہ و یکچ صاحب دیکو توریہ نے ہجو حکایت سے پہنچ  
فرماتے ہیں ثانی گشت بن ایک ایسے ملک پاس گیا ہے کہ اسے سیدی قفس و سیر الطریق الی اللہ فرماتے ہیں  
کہ اسے بھال و اللہ ما اللہ قفسی مسکنت من اللغات لایف عینی اور بکھرو کیا جانتے ہیں کہ  
یہ کیا ہے انیس لے مارو دیکو زمین پر گر پڑے مثل طیر فرخ کے ٹپ پڑے گئے اور اپنے نفس سے غماض ہو کر  
کہا حق یا سقیہ غالی رہاں صابر علیہ میں متکے اللہ ادا دینی بیان کو پڑا اسکا کہنے کے پیر نے +  
شیخ محمد خاں پیر زادہ شیخ عین روح پرستور میں بلقب ابن عبد السلام مدینی نے ایک مقامات فوق العادہ  
الکام صدق اسکا نام نہ دین نام و ایک مثال میں محمد و مناہج میں سے اکی تریچ کہت ہوئی انداز طریق نور  
معشرین انہیں کے توفیق ہر مقام صاحب شہادت یعنی کوفت و کفایت سے انار میں بیکر اپنا سوراہا چھوڑ  
دیا میں روئی نذر سے بیکر کر آپ لہراتے فرماتے تھے جاوے بیٹا اس گھر کے تین مثال و کام سے بہرہ ور ہاں  
قدوم کے واسطہ علیہ کچھ نانی نہیں رہا اسکا یک سالہ پے سوسا کہ میں جو ہر میان اسی طریقہ مسیح کے  
تذکرہ اول ہے حکایت اس کے پاس ایک مرد سفری نے اس کے کہا رحم علیاں دانا پوچھا ہے اسے اس وقت  
سے فقرا بھی رہتے ہیں اور کوئی فرق معلوم سفر نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ تم کو شہت کیسے مال کیا  
ساجران اللہ صاحب لہر کہ اسکا ایک بیاد و فرمین حوالہ کے آقا و اسکو چہ بیان اوہ لے آئے کہ مال میں  
ملوت ہے جا کر وائر و گیا انھوں نے اسے فقرات کہ اسے آدمی احوال فقر زمین سے کچھ بھی نہیں  
بہتر مال کی کیا یہ ہے کیا اتھالی قوت طلب اعیان کی ایک لفظ کن سے عطا فرما ہے اس پر چاہتا ہے  
یہ ہے کہ اسکا ایک لفظ کے بعد اسے آواز دی کہ دروازہ کو لو میں دلا

دنیای این عریش ترحم میکنند آتش امان خنید پاکش رست را

كعدو لا تومض في لادروا العمية ولا كما تكلموا في كسبي شغ في كمالا حاحة لنا ايكيسيا في حارق الوضو  
 واللعني اذهب لجال مسيلك الذي يوكليس كيسي متين وركاب جيتون سبعة واربعين حيلة توايست  
 رسة كرامه

۴۹	چو مال نیست بر سر مل تو گداز باش	انسانی طبع بود کیمیا سحر و جانی
----	----------------------------------	---------------------------------

حج جس الدین مصیدی تھے ہیں سچ سے اول ہی ہر تیرا و سکوند کیا بغیر تیرے کے واسطے سیانت فرود  
 کیا و سکوند بات جنادین کہ فقر اس کیسا ہے بے نیاز میں اور انکے ترس گہر میں قناعت ہے لاف و لغو

اسی قناعت تو انکرم کردان کہ درائی قریح نعمت نیست

شیخ علی مکی ۷۲۰ مجلہ رجال اللہ کے تھے یہ سبکی محلی اور طبع و طرح کا درمیان و باہمین و قز و  
 فروخت کیا کرتے تھے حکایت ہے کہ پاس کوئی فقیر آکر کچھ مانگا اور سے کہتے جتنا سہا شکر سے لے  
 جب وہ لڑا کہنے ہمارا گاہین لکھا جب وہ بیکل ہوا ایک تڑسی سی انگلی سے دو ٹکڑا دو سین ڈال دیتے  
 پھر کہتے ہمارا اور سکوند لے دیا وہی وقت سو ماہر جاتا حکایت ایک تانی و دیا دے  
 پھر لکھا کیا اسے کیا تیرا مذہب کیا ہے کہا غشی پیر کا معنی بر ایک ہو گیا مدی وہ اسی دم مر گیا پھر میں  
 جلتے ہوئے کہنے یا اھلہاء اللہ ما یصلح اللہ ما یصلح اللہ خذ حکایت کیا ایک شیخ عربی ابو علی نے  
 اور کہہ کر کہلا سہا انہوں نے کہا ہم میں سلام کے ٹکڑے یہ دیتے ہیں ہر دریا میں سے ایک ٹکڑا ہر جگہ  
 ہر جگہ کر کے فقیر کے لگا کی حاجت نہ ہو کہ یہ شیخ کرب وہ جہاں ہر دریا میں سے ایک ٹکڑا ہر جگہ  
 ختم کے نام نہ لیا کیا

شیخ فائز اللہ علی بن شہاب تہذیب شرفی ۷۲۰ تھیں فی الواقع میں سے تھے فرماتے تھے میں نے  
 الی اللہ میں طبعی طور سے شرفی کہتے ہیں میرے باپ ایک پاس قناعتی ملا ہوا تھے یہ اور کوئل کہتے  
 اور کہتے یا ولادی کل من الخلق یعنی اللہ وہ ما علمہ اللہ عزوجل لڑکوں کر پر دے اور کہتے  
 اللہ کے آواز سے لڑکے آتے اور کسی کشتہ کار و شیخ بدو و مہنہ کے میلان کا کہتے شیخ الاسلام لڑکے  
 نصاریٰ فرماتے تھے کہ ہم پر ہر ایک کے شے جامع ازہر شرفی ضرب النعل سے شدت اجتہاد و صلاح  
 ماہر و فاضل میں ہر بات نصف قرآن پڑھتا اور معین میں چھ پر ناک شے کہیں تمام اہل مصرت نہ کہا  
 لے تھے طعام اہل مصر شرفی کا جہان جو کوئی مثل مصرت باقی ہر لانا یہ ہے اپنے لئے خود کا کوئی  
 اپنے والدین کے ساتھ بار تھے حکایت فرماتے تھے بگو بات پہنچی کہ مجھ میں کل حلال سے  
 ماہر اور کہیں میں گمان ہے بعض فقہار نے اس پر لکھا کہ اھلہاء اللہ خاص ہا کہیں لکھا کہ  
 اللہ کا واجب میرے باپ میرے تو اور کو انہیں کی قبر میں رکھا ہو گیا اور اسی طرح تروانہ شے کہیں میں  
 واقعہ نظر نا شیخ علی عباسی کہتے ہیں ایک مدت میں اس کے لڑکے میں رہا کہ ایک فقیر قرآن پڑھتے ہیں  
 و فقیر سے تاسو و حسن پڑھنے کے جب فجر ہوئی خاصوش ہو گئے شے کہ میری قبر کوئی صلا مت  
 رانہ و لڑا وہ کہتے تھے مجھ میں کوئی ناچا خیال نہیں کیا تھیں فقیر علامہ الی و فتا اھل

میں کہتا ہوں، منع اسلئے تاکہ جامعہ حمید میں اعلیٰ القیاس خدمت ختمی کوئی نہ شرفا کی کہتے ہیں میرے  
 چچا شیخ عبدالرحمن سے کہنا جو میرے باپ مرث کے محکمہ کتاب علماء القلوب تلمیذ شیخ عبدالرحمن بن  
 تھے تو اس تیرے باپ سے کہا اس میں سے وہ مقام پر پہنچاں احوال قدم کا وقت فرجی ارجاع کہ اپنے چچا  
 وہ جگہ پہنچے ہی تو کہا میں بقول اعلیٰ نہیں اہم دین میں فی القدر علی حمید بروم کہتے تھے بھگت مرتبہ  
 اکہند سے اذنی خوش نہیں آئی کہ اکثر تینوں میں اندر واقعہ انفس فیذا تاسہ حکایت تالیف اور  
 کر سہر میں کوئی فعل اور نگاہ میرے آگ کا کما کما مان رہا کہ وہ کہنے پر کرتے تھے کہ تم میرا یہ ہونو کرنا  
 کتاب وصنت سے بفضل سید ابوبکر صوفی سے پیش کر دیا کہ چھ عبت اعلیٰ شہر سے کہا اعلیٰ رات کھوے کام  
 کر لینے روا میں اس سید ابوبکر سے اگر کا تم شیخ علی کا کہنا اور میں بری میں ہوا میں کام سے جو  
 جی سے خدا اور شہر میں وائے مجھ نہیں کی کہ یہ میں کو ان میں سید لوگوں سے استفادہ کیا بعد اسے فل سے نہیں  
 کیا اسی طرح کا اعلیٰ القلوب میرے ساتھ گر لیا ان فقرا کے شیخ کا ہم عبدالرحمن سفوحی احمدی بنا ایک بہت  
 اعلیٰ کا اسی عبدالرحمن اگر کہ ہمارے اس شہر میں تاسہ ہر کتاب وصنت کے طریقہ پر اور نہ جو چھوٹا  
 سے با وازنہ پکار کر کہا اسی فقروں میں سے پاس سے با وازنہ اس طریقہ سے ترمیم طرف اندر کے کیا پوری  
 رات ان کے ہاتھ پر کہ ان کے ادراسے ہر اعلیٰ کے ایک جوڑا بنکر رہا ہوں کہ ہر حرفیہ رہا ہوں تو اگر کہ اس  
 ہر واسطے رات کے ہاتھ رہ گئے کلی خدا ہر کہ الشیخ علی واذہ افتدی من اللہ اللہ ہر جسے خدا  
 کرامات کا ہونے لگا کیا ہر لوگ کسی ان کے جبرہ کی انفرادان کا شکر مرکب پلا کر کہنے وہ مرکب قریب ہوں  
 جا کر لوگ کیا لوگ دوب گئے مرکب بنکر ان کے جبرہ پر آگ کا کما کما اللہ انجاء اعتارعت الیہ انشأ شہر  
 کہتے ہیں میرے دادا صاحب ہاڑ کو کہنے کسی ایک مملو کہ میرے قدرت خونی کہ وہ اور کو ہر کہ وہاں ہاڑا کو  
 بیت سے نماز پڑھتا جماعت نماز میں کہ جب مجلس نویں دیکھتے کہتے یا اللہ ای اللہ فیضی میں مسئل  
 ذلک وحق قریب تقدیر انک انساب طرف سلطان مسلمان کے منتہی ہوا تاکہ میں اس بات کو فایز کر  
 تے کہتے تھے حضرت علی الدی علیہ السلام نے فقرا بانی سے منع فرمایا ہے انسان مسیت بین مقدس نہیں  
 ہے مگر اس سے اگرچہ اولاد کا برہم ہے کہ میں نہ تو مرالی حضرت کو دیکھو جسے مسلمان دیکھ کر کوئی شایع  
 اسباب عامتہ خداوندی کے کس قدر بلند ہو گئی انکا انتقال عمر ۷۵ سال ۱۰۰۰ میں ہوا اس میں کہ  
 یہ شعرانی سے لکھا ہے کہ یہ آخر فلاں قرن تاسع ہے جسے ذکر ہوا کہ کثیرہ ریل پر و قرا ذکر کر کہنا ہے  
 اسلئے کہ کتب زہرا وین منی میں ہے اس کتاب کو اولاد واسطے بیان اعلیٰ طریقہ و احوال اس فریق کی  
 کیا ہے خدا انھوں کا اعلیٰ الکتاب والمسنۃ فرما انکار اللہ عن فقر اہل حد اللہ زہرا وین

[illegible]

نبیان میں ولایت قرن عاشق رضی اللہ عنہم اجمعین

الشيخ الشيرازي عبد العزيز الديلمي في منظومة قوله فقال في أولها وهو لسان حاله أيضا





میں جو کہ درجہ بہرہ و بہت کریم نور فرماتے اسے میرے بچہ و ازو میں کر و کون دلا میں بڑے ہو یہ سارا طریق چاہئے کہ  
 ایک طریق میں دو کر پڑا ہے اور کو کہنے ہو چھاپا ہے جو وہ جانتے ہو لوگ جسے کہتے ہیں اور چاہئے کہ  
 تمام نے سکوت کر رہا ہے اس طریق میں تلامذہ کو کئی کہانی ہے اور لوگوں کے زبان میں یہ کہانی ہے  
 انگوہ یا زین میں ہے کہ اس طریق میں دو کئی زبانوں کو اپنی جانوں سے بہرہ و ترم میں اگر کوئی شخص غیب مقبول  
 ہے تو کیا غیبات نام اور یہ کہ تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ فقرہ کا لباس میں ہے فقہاء جب بات سے تو چپکے  
 اور ہنسنے لگے یہ غرض ہے کہ یہ دعویٰ الکذاب و کذب شیخ یا یا یہ ہم ساری باتیں ہیں  
 قرینہ کے لئے کہ نہایت غافل رہا ہے تو یہ قرینہ ابزاری میں کیا اس کے کیا معنی ہیں تو کیا قرینہ سو قریہ  
 ہے کہ میں بچہ و بہت کریم نور فرماتے اسے میرے بچہ و ازو میں کر و کون دلا میں بڑے ہو یہ سارا طریق چاہئے کہ  
 اہانت دونوں کے ہم ایک سہا و بہرہ و بہت کریم نور فرماتے اسے میرے بچہ و ازو میں کر و کون دلا میں بڑے ہو یہ سارا طریق چاہئے کہ  
 کے ساتھ نظر اور میں شریک لاؤ گی بلا کہ پھر اور جو وعدہ بہتان لوگ بار میں کہا گیا ہے وہی ہمتا کے لئے ہیں  
 کہا جائے اور میرے کہتے ہیں اولیاء اولوالعزم نے مرکب کیا ہے دسیا ہی صبر میں کر دے کہ وہ دسیا دہ  
 ہمت اور ہمت سے سالک تین ہر ایک ہوتے ہیں ایک ہلالی اور کمال میں طرف شریعت کے زیادہ ہوتا ہے دوسرے  
 جہاں میں طرف حقیقت کے اہل تہو ہوتے ہیں تیسرے کمالیہ جامع ہوتے ہیں اور دونوں مراتب کے علی حدی سوا  
 دھو منھما اکمل و افضل کہتے تھے مد معات کل شئس ہے غرض و اثبات پر مثل مد مد مد شرات کے سر  
 اگر تہا و کل عرف نظر میں حیت عدم الذات بالصفات کو دیکھا اور یہ طرف فنی کے ہے تو تو کر گیا لیست ہی ہو کلا  
 آئے اور گئے نظر میں اس کے میں حقیق تعلق الصفات بالذات کو دیکھا تو دیکھا کہ کلا اللہ کی گستاخ جسطرح کہ  
 وقوف نزدیک قول ملائکہ کے واسطے مذہب کے قول میں اثبات غیریت محض صفات اسی سے اور ثانی میں واسطے  
 مذہب کے لغوی محض ذات الہی سے باہر نہیں ہے یہ جسطرح وقوف نزدیک لیست ہی ہو کہ یہی باہر نہیں ہے  
 یہی حکم ہر اس کلام کا ہے جو مستند لفظ مستند معنی ہو ہفت اس قول غزالی کے لیس فی الامکان الابد  
 ذکا کل و معنی کہتے تھے ای لیس فی الامکان این حکمہ من ہذا العالم بحکمہ یفعل ما یفعل  
 بالابست اشرافہ تعالیٰ بجللہ و بادیہ لکہ وادعیت خاصہ بہ فصلا کمل و این حسن اس ہذا  
 الخالو و النسبة الیہ تعالیٰ و حدہ الخ فرماتے تھے الملک طریق سادات انک و ان ذلوا و ایاک و  
 طریق غیرہ و ان جلوا و کفی ثوابا لہم القوم قول موسیٰ انھما علیہما السلام علی التبعات  
 علی ان تعالٰی ما علمت مرشد او ہذا العدم دلیل علی وجوب طلب علم الحقیقہ کہ تالیف  
 طالب علم الشریعت ہفت کہتے تھے این شریعت آئکہ سے حکم ظاہر و نہایت نفس فانی کو بطریق مطلق کو کہتا



اور محتاج ہے و اما قدرت کی اگر کوئی شخص اس کے سر و کپڑے خدائی الکر کند اور کندا کاپ اس کو فقر و پریشانی کر دے تو  
 نہایت کثرت میرے اور کثرت اس حدیث و حقائق اللہ تعالیٰ حریحک ایت شیعہ شمس الدین کا  
 کہنے پر ایک دن میں پاس آئے گی بھلا اللہ شہید تھا و سواس سے و نور و ازین میں اس کا شکوہ کیا کہ اچھا خدا  
 ہے ساتھ الکر کے کہ وہ طاعت و غیر میں و سواس نکلا کہ میں اوس و مہم دار و سوسہ دل سے باہر نہ پاس کیوں  
 نہ آئے میں صالح طریق نہیں جانتے تھے کہتے تھے ہو کہ یہ بھی بھلائی بطور اللہ ہی کے لکھی تو نصیب نہ کر کی مگر  
 سوشیخ احمد خجندی کے کہ وہ طاعت و غیر میں ایک پاس آئے اور کہنا کہ قوم پر صاحب اس کلام کی کہ نرم ہے  
 و زکریا با و پاس قسم سے بیرون ہو گئے پر او کو کر کرنا سکھا اور کہنا کہ الی طریق ما ہی بعد انہما خجندی  
 و اس کا الکتاب و السنۃ اکی مارت حق کہ ایک مسجد میں جمعیہ پڑھتے تھے بکھر جمعیہ مسجد جامع دیگر میں جاستے  
 کسی جامع عرفین اور کسی جامع مسجد میں کہیں جامع قرآنین کہیں جامع اندر میں فقر و مصافتین کی زیارت کیا  
 کرتے تھے وہ نہ زبردہ ہوتے یا مرد و سوا حال مرض کے کہیں ترک زیارت کرتے شہر آتی کہتے تھے میں لوگوں کو دیکھتا تھا  
 کہ ہمیشہ مسجد میں رہتا و قرآن پڑھا کرتے اور فقیر کے لئے کھانے پکڑنا گوندتے میں پوتا نا پسند کرتے کہتے  
 طریق اللہ ما بنیت لا حلی الا بحب عم اللہ تعالیٰ و کل من متحن فیہ الا یصلح لہ انکا انفعال تہنہ  
 میں ہوا و سلطان طران بالی نے نانہی پیا و شاہ نے پاؤں شیعہ کے کول کر اسے نکال اوس نے لئے وہ

میں ایک یوم مشہد تھا صحر میں صبح  
 شیخ ابوالعباس غفری صبح یہ ایک کو سنگین اوکے مظلوم صاحب پر بیت تھے ترک و عیاذ اللہ و شہت کھاتے  
 ان کے کرامات بہت ہیں شعرانی سے چند کرامات ان کے ذکر کئے ہیں شیخ محمد باقر عمی کہتے ہیں والدہ گرجہ ہند لکھا  
 تو اسے اندر لے کر گئے یہ کسی صغیر کو کسی کبیر سے فراہ کر کے نہایت سے کیا باریک میں کو دیکھا ایک ایک مرد کبیر کا  
 عکر کرنا چھوڑ دین کر نکال دیا و ورا ونگے حوالج اور شاگرد صیبا ونگے کسی اندر کو اپنی مسجد میں افان کہنے نہایت  
 حیدر نگاہ او سکی ڈاڑھی نہ نکلتی سلطان قبا بالی نے بہت سے ملاقات کی خاطر کی و ان نہایت لکھا و کیا دیکھا سنا  
 جیکر میری عمر آٹھ سال کی تھی ہاتھ لے لکھا انفعال مشہد میں صبح

شیخ نور الدین حنفی صبح میں یہ ہارن ہند تھے سراقہ و انا صغیر قالہ الشعرانی ایک شخص خشب شیعہ میں سے  
 عورتیں کہان فنی میں فروخت کرتا تھا او کو سنا وہ کہتا ہے یا قفۃ شیعہ و بضعۃ فضۃ انور نے انہما  
 مسمیٰ لئے او کو ساقی و صحبت الطرائق فقہ شیعہ و بضعۃ فضۃ پھر مرے دم تک کسی کو نصیب نہ کرنا  
 قفۃ ارا حخلص سے تنہا دیک اور او کلام کے صبح

شیخ الاسلام شکر اللہ اسی خیر صبح یہ ایک ممکن تھے طریق فقہ و تصوف کے شعرانی کہتے ہیں میں نہیں سکا

ائیں خدمت میں قنلت یا استقل بالاعتی میں نہیں ہو گیا۔ ورنہ کہہ دیا کہ وہ بیکس کے منہ سے اٹھ کر  
 ہو کر غیرت اور کھتے میں اپنے نفس کو رات کسل کی صف میں ڈال کر گری آوی یا آنا کہ وہ ہم غریب کرنا کر کے  
 ضیعت علیہا السلام یہ کہہ دیتے مگر روٹی مانگا کی اور کہتے کہ رات میں اس فائدہ کا سبب کہ صلیب کے ستارے  
 یہ وقت اسنے حضرت علیؑ علیہ السلام کے افق سے کیا ہے یا کج عسکات افکار میں میں شائع میں کو کر  
 اور کو سبب کی حسن نیت و افلاس کے پڑ پڑتے ہیں جیسے خیال پر سالہ فیشر میں پڑا جبکہ وراثت کا حصہ  
 روض کا پتہ تفسیر سجدہ ای ہوا شیعہ نہیں علیؑ انکشاف و حاشیہ سیدنا سیدہ فاطمہؑ انانی و حاشیہ سیدہ سیدہ فاطمہؑ  
 جمع الخواص و شروع ہماری سنی فتح الہدی و کرمانی و مینی ہنیں سے چھپی جبکہ رنگے پاس مثبت کو کو با پاس  
 ملک صالحین فارغین اور من کے پاس بیٹیا ہوں ہفتیں ہزار کے مائے شغل غفل کہے چوتھے میں قابل ہوا  
 واکر کا مایہ کثیر الکشف سے جبکہ جب کوئی خیر و گوریا مایہ و کو سیدہ کہتے دل ماسدک وقت مہا  
 اگر میرے سر میں دھبہ ہوتے گدا کہتے نہنت شفا کی عالم سکر میں نیت کرنا دسی وقت بہ ہر عوام ہا کی کو  
 سے ایک اندام تاجر بعبیر ہو گیا تمام شہ میں انتقال کیا شہرانی نے نفی نہ کر کی طرف سے ہر غریب و پائے ہن

ہے کی حق اور غرق ہونا خاص ۴  
 کج علیؑ مریض میں بیع و واکر و مارا عالمین و شہر و مکملین میں سے شام و مہار و زمین وغیرہ سے ایک کھانا  
 مشکلات و مندرجات مسائل آستے سب کا کل و عبارت میں کرتے سب علماء کو کہتے تھے بڑی قیمت میں  
 رہتے سارا قطار سے لوگ کہے پاس قصد کر کے آتے شہرانی کہتے ہیں جیسے بار بار کو دیکھا کہ بگو قیث مایہ  
 بہت شہادہ و ہر طرہ بسطہ ناس الحرمانی اور کھسکا اقالس عدیث کو با کو کہے قریب ہے کہ تو قبل کہو گا سانس  
 گوہن کے آگے ملاقات خضر سے بار بار ہوتی کہتے تھے خضر کسی شخص سے سنیں شہن میں جب تک کہ اوہیں  
 میں خصال صحیحہ سنوں اگر یہ خصال اوسمیں سنیں آریں تو ہر کسی ملاقات سنیں ہو سکتی اگر یہ عداوت  
 میں برابر ہو کہ کے کہیں ہذا المصلۃ لا ذی ان ذکون العبد علی محنتہ فی سائر احوالہ الثانیۃ ایمان  
 لا یكون الا حرم من علی الدنیا الثالث ان یکون سلید الصبر کما حل الاسلام کما حل ولا حسن  
 و کما حسد انقال الاکثہ میں ہوا ۵

صحیح میں حال نقیبی ۶ ہر سال علیؑ کو کہ میں فروخت کرتے محتاجین کے ہاتھ پہنچے کہ میں قرآن شریف  
 شہر اپنے کہ منہ انگے و ام لیتے کہتے اس سے کہ قیمت نہ لو کہ کو کوئی اس قیمت پر ماضی ہوتا اور جان لیتے  
 کہ ہ محتاج ہے اور کو مفت میں دیدیے اور قیمت دیتے کہ کو کہتے کہ ہ ظاہر ان ہے اور وہ محتاج و مذکور  
 اور کہ ہ فروخت کرتے ہر سال قرآن کمالی کہ ہ ہر سال کہتے کہ کسی کو فروغ و جانی نہا دے ہر لیتے

اور کہتے جہاں سے غلطی ہوئی ہے تمام انہیں ہے مشرقی کہتے ہیں میں نے ان کو غلط کیا رو کیا ہر کچھ کو دیکھا  
کچھ اس پر قبول نہ ہو سکا ۴

شیخ عبد القادر بن عثمان بن شمرانی کہتے ہیں میں نے سات برس اکی اندر کی انا مایل احوال اندر فرماں پڑا  
کرتے فرما پختے پرستے بھلا کرتے ایک شکاری کرتے ان کا درود فقراں کریں کہ ان کے دماغ مانتہ کام و شائع  
کے بہت ہیں اور کھنکھ میں کثیر العطب ہے کہتے ہیں کل خلیفہ افضل میں ہو کا الظلم قد و حشر  
نہا ہو فقیر شد میں انتقال کیا ۵

شیخ محمد بن عبد شمرانی کہتے ہیں میں نے اس کے پاس پانچ سال تک رہا صاحبہ بہت حسن و قیال کم ہے میں ان کا عزم  
حکایت ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غلب میں دیکھا اپنے فرما قل الحمد للہ العظیم  
باقیم سستی و نفع الناس اوس دن سے مشہور ہوا ۶

شیخ محمد بن علاء و نزل دہی رخ شمرانی کہتے ہیں میں بار بار اسے ملا کچھ دہی و دہی یہ اتباع کتاب و سنت  
میں میں ان کے فقر و مشق طبع میں کی خدمت کے کہتے ہیں اپنے میں اوستہ استیاد کرتے اکی لی کی بھی  
میں ان کا کین حبب ان کا سہت تو ان کے پاس لاتین کہ جگہ میں یا لیکر داہ میں ہا کر فقر ان کو جگہ کہتے ان کے شیخ  
شباب الدین بنی اتباع کتاب و سنت میں میں ان کے شیخ بنے اپنے ہر میں اسے اور شیخ یوسف بن عریض سے  
دیکھا کہ ان کی اس سہت استہ نہیں دیکھا ۷

شیخ محمد بن دہی مشہور بابی الحاکم رخ یہی احمد لاجل سے بہت و مہارت میں ان پر حبب حال غالب ہوا عہد  
شمرانی میں ان کے در و در بہت سہت سے کہتے ان کے دہی کہ دیکھا شمرانی نے اگر شکوہ کیا کہ ہمارے شہر  
طبع میں جو ہے کچھ بہت شہت ہے کہ ان کا کچھ دو حسب ما اوستہ محمد بن عبد الحاکم ان کے کچھ  
انہوں نے ایسا ہی کیا ہر اوس دن سے کوئی جو ان پر نہ آیا اور شہر والوں نے یہ حال سنا وہی شاکر  
میں ان کے کہنے کا کیا ادا دی کا حاصل کا حق من اللہ اور ان کے جو ہے نہ ہا کے حکایت یہ بہت  
ہائے میں انہی بی بی کے جو اوس سے ڈرتے تھے یہاں تک کہ کسی غیر کو نسلوں میں جگہ دیتے وہ ان کا یہ ہے  
شیخ سے ان میں ہی نہ لیتے ہر ان کے اکی بی بی کسی میں کہ میرے پاس شے ہے کہ ان میں ایک کہ  
خبر ان کا ہوا کہ ان کو دیکھا کہ یہی اوستہ ساتھ ان کے ہر کہیں میں ان کے نظر آتے وقت غلبہ حال کرتے ہر کہ  
انہیں ان کے عزم میں غلبہ تھا وہ غیر و غیر ہے تو ان میں ہوتے اور کہنے میں کسی کو  
نہیں دیکھا کہ بجز قرأت حزب و اوداد سے کوئی اللہ تک یہ سچا ہوسا لا الہ الا اللہ کہنے کے عزم بہت سے  
ان کے کہنے میں یہاں سے ان کا جواب کی مثال ایسی ہے جسے کوئی شخص اس میں مرد سے رات دن اس دعا





فی حدیث الاحطاف فی الدنیا علی الایام النبیامہ کسی باطل و غیر باطل دعوت کا یہ نہ لیتے کہ جسے اللہ تعالیٰ  
 کے احکام احادیث و حکایت ایک دین میں سے ہے اور جو غلطی کے پہلے گئے اور جو اس کے کلمہ میں کوئی کلمہ نہ لیا  
 کرتے انہیں نہ کرے سب کی ہر دین میں سے گزرتے اور اگر کلمہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام لیا تھا ان کا نام لیا تھا ان کے نام لیا تھا  
 حدیث اللہ تعالیٰ کی تربیت ان کے لئے ہے جو کسی تعلق طریق کی طرف نظر کرتے وہ ان اعمال تابع ہوا کرتے ہر وقت  
 تروت قرآن یا کو کرمین دیتے تاکہ ان کا کیا شرفانی کہتے ہیں وہ ان کی ہر اہل اللہ تعالیٰ کا نائب الیاس  
 قطع ہوا فی مولد سیدی احمد الدودی من نصیب امتہ ان اس واکل ابو الوہب عن علی بن فضال عن انس بن  
 کانوا یطالعون بالذات والذات باللیل حلال وجعل عودہ مجلس الذکر شریعہ میں استعمال کیا جاتا ہے  
 شیخ عبدالمعین بن علی شریعی نے ایک بار غفر ہوتے اخلاق فریو سے ہے ثابت تاکہ اس کے اپنے نفس کو  
 شہادت مختبر سے ایک شعر غالب طریقہ یا اس سے کہا یا انہی الخیاست کا کھڑے ہو احکامات  
 ایک شخص ایک برادر سے کہا کہ اس کو تم قبل کرنا ایک بات ہے حضرت علی بن ابی طالب سے کہ اس نے نہیں کیا  
 کہا جس کو حضرت نے ہر بار کے کو وقت اوکے پہننے کی نہیں ہے کہ میں مجھے کوئی نصیحت نہ دے اور میں اس کو نہ  
 ہر سے سون بہن میں اس سے حرکت کرنا کہ اپنے ساتھ ہر سیر کر اور اس کو واپس کر دیا **حکایت** ایک شخص  
 سے کہ اسے اور غلام سے کہ اس میں تربیت فقر میں ہا ذوق میں شیخ نے کہا اللہ تعالیٰ اس سے بے غرضی فی طلب  
 اللہ تعالیٰ وحقن بالشیخ جہا عدی نامہ اس میں برحق کیا مالا کہ وہ کچھ نہ تھا اس میں تربیت مستم سے دوسرے کو  
 اس کی تعلیم کو جہا تک کہ وہ کامل ہو گیا مضرب و مسخر کو لفظ لا و سکون راہ و راہ کے ہا میں پورے اور کلمہ حاضر  
 محض وہی خلیفہ شرفانی کہتے ہیں میں اس کے راہ میں مدد میں رہا ایک بار اس سے جواب کی بے غرضی کے ایک کلمہ  
 منیر سے جو راجع تھا اہام کے متاثر سے کہہ دیتے تھے چنانچہ یہ نامہ اپنی اکمل سے دیکھا کہ اس دینا اس سے وہ پہلے  
 حسن جو رہا وہ کے نکال کر دے ان کی کو کلمات مشہور میں شہد کے ہر انقل کیا  
 شیخ علی بن ابی حمزہ رحمہ اللہ قال جو صاحب مال ان کو ملا خد سے تھے فقہا ایسے کام کرتے کہ لوگ اور بڑے لوگ  
 بہر جب کوئی ان کا کارواں کو ہلاک کر دیتے ایک خود لوگ کا برون سوانہ ان کے کہتے تھے ہم یہ اور اس کو نہ دیکھ  
 اور شائے کہ بے گمگون تسمیر تھے ایک عہد تھا جس کے دو شعبے تھے جو کوئی اس سے مراعت کرنا اور اس کو نہ دیکھ  
 عہد اور نے ان کو تاملان ہمیشہ بہت الفت تھی قریب میں فقر کے خود چہ نہ ہونے ان کے پاس رہتے ہر ایک  
 نام ایک عہد ہر ناچہر سوار ہو کر سامی ان کی جماعت تھی کہیں ان کو ہر لوگوں کے نہ بڑھتے نہیں ان کا تسمیر  
 جہت تسمیر کیلئے پڑتے سب کسی عورت یا آدم کو نہ کیے اور جس طالب ہوتا وہ اس کی عقیدہ ہر تسمیر سے خواہ  
 کا شیوہ تاملان کا یا نہ کہ اس کو اس کے باپ کے سامنے کسی کلمہ انعامات طرف لوگوں کے کہتے تھے جب مبلغ میں رہا



[illegible]

شیخ محمد شریفی شیعہ ملائکہ فقرہ اشرفیہ سے صاحبِ احوال و کائنات سے سالانہ انتظار میں رہ کر کہہ کرے وقت کی  
 چال کا علمہ دلیاس جسے حکایت کے بیٹے نفع سے مرنے لگے حضرت اہل علیہ السلام تمہیں روح کو اپنے  
 ماتم اپنے صہب کے پاس جاؤ مگر موت منوع ہو گیا جانچو وہ چلے گئے احمد چلے گئے تبس برس تک بعد ا کے  
 نہ دروچ حکایت : اپنی عصا سے کہتے انسان جو باوجود انسان ہو جاؤ مگر واسطے کام کاج کے پہنچے  
 کا کہو کہ اتنا ہر عمر ہو مانا اکی کر اوت بہت میں ہر رات اپنے شہر شریں سے وقت مغرب کے چلے جاتے سفر  
 نظر آتے معلوم ہوتا کہ ہر گشت میں اسیر و قریاس وغیرہ اور ان کے مقصد سے شیخ محمد بن عثمان اپنے سبب عدم نما  
 کا ذکر کہتے تھے اور کہتے تھے نحن ما نعرف من اهل القرب الى الله كما ما حرم عليه العباد والخلق  
 واما من حرم حاجت کی نافذ کرنے کو گون کا دوسرا مالون کو دیتے دوسرے پہلے سلطان حلیہ کے آئے کہ فرمایا  
 ہاگ کہنے تھے اسلئے کہ وقت تکمیل پر کہیں معلوم ہوا کہ گمان نہ تھا کہ ایسے ذرا سی مدت میں انکا فقر من  
 بائیکاہ یہ قبل سنہ ۱۰۰۰ کے دور سے ہے

معلیٰ و دیوبند کا یہ مسیحا جو کہ مسیح بنی اسرائیل کے شوالیہ کہتے ہیں بار بار مجھ کو سلام کہلا رہا ہے۔ میرے اس کے  
تین تین چوبیس چوبیس ایک تامل کو سنا کہ مسیح کا اللہ علیہ السلام قطب الشرقیہ  
ان کا نام بھی وہ سنا تھا کہ ایک جماعت سے پہلے چاہت معلوم ہو کہ ان اس نام کے ایک شیخ ہیں یہ شیخ محمد عدل  
شیخ جسے علامہ و فاضلین مثیل شتر بافلون کے پختہ معلوم سے شتر بافلون سے پہلے جگہ میں رہتے تھے شتر بافلون  
کو پہلے حضرت پہلے پہلے جاتے ہو یہ پہلے پہلے کیسے کیسے انکو کشتی میں سوار ہوتے تھے وہ کیا ہیں برس مصر میں ان کو  
ساتھ سے پلرستان کے فوج سے مشاغل کٹھن رہتے پہلے طرفہ عینہ کے چلے گئے انکی کرات فار و کماوت بہت  
بہر ان کی تھے تھے غلام ہند میں اسے غلام شام میں اور غلام حجاز میں مگر کیا بہت کے خبر ان کی کسی ایک کشتی  
میں تھا کہ گھر میں قریب ایک ایک کو دناؤ کے لکھے کہ اصل اس کی معلوم نہیں ہوئی یا اس کے کہ یہ دنیا سے



انہوں نے رات کو نماز کی طرت نماز کو گائی کہ چنانچہ ماری اور کہ کھڑے تھے کہ لاہم اللہ پہر کو کہ سیدی اب ہوا سو کہ رکھ رہا  
اور ہا کہ سپکا رو سو طرت صفت کے چڑ گیا پہر اور نہ ایک فقیر کے کاٹوٹ گیا کہ تو جو اسے جب روز میں پھر گرا  
دیں تو ہمارے پندرہ برس کے یہ انہوں نے اور فقیر کو دیکھا کہ اہل بیتا اہل الذی ویر الذی یبھیذ ان اللہ  
انکہ ہر ایک کا شرفات شہر میں ہوئے تھے کہ مرے ۵

شیخ صاحب القادری نے طوطی سے کہا کہ اولیاء سے تھے شرفان کتے میں میں انکی صحبت میں میرے ہر ماہ ہجرت سے نغمات  
حاصل ہوتے ہیں کہ کتے پتہ نالی پہ تھامی تھے کہ کتے بہت محاذیب میں سر پہ نہ پانہ نہ پتے ہیں کہ یہ مہمان تھے میں  
قبل میں خود کتے اس گیا تھا جسے کہا پانہ کتات جسے سکر اور کتہ ہجرت ہوگی جسے کہا بہت اچھا فرمایا بقول اللہ  
عز وجل لو وصفت الیہا خلقنا لشر الکوین فقلت لعلہا فی الیہا عافیہ عین ذلالت مشغول بکمالہا  
نہیے یہ کلمات یاد رکھ لے نصیحت کر کے ایہ اولیاء میں صاحب ہر کتہ تھے انہوں نے حج یا پادہ پر نہ پانہ پانہ سلطان  
تایا یا یا پانہ پانہ کتے پانہ پر تھے کہ کتے پانہ کتے انکی شان تھی وہ قصوں میں صحت کیا کہ شیخ شام سے حج  
کے آگے اس تھے ایک ہی شب میں شیخ الاسلام جلال الدین سیوطی سے حج سے فتویٰ عدم وقیع طلاق کا وہ شرفی  
کھتے ہیں کیا میں پاس انکے گیا میں جہان بے زمان تھا جسے کہا یا کتہ پر ہر و سا کہ فقر شیخ محمد بن عثمان سے وہ  
ایک مسیہ ہوا جسے جسے کہا میرے پاس کوئی شے دیکھ نہیں ہے کہ ان کہ کہ میرے پاس اشرفی ہے دو میں ہوا  
فتویٰ ہی اشرفی میرے پاس ایک شخص کی چیزیں جو فرائض میں تھا اور میں اس کو سہیل گیا تھا شیخ نے کتے کو پانہ  
کتے میں انان نظر کیا پہلی شیخ دیکھ لے میں متغلی ہو کہ ایک ماموت کس خائب ہو گئے ہر حرکت کی کہ کہ لوگ  
مصدق ہیں کتے ہیں عبد القادر غازی نہیں پڑتا تانہ صفت سے ہجو مذہب ہوا ہے کتے کوئی نماز ترک نہیں کی  
نہیے بہت سے مکان ہیں جہان میں نماز پڑھ کر تاجون جیسے اس بات کا ذکر شیخ محمد بن عثمان سے کیا گیا ہے  
ہو گئے اگرچہ جہان وہ نماز پڑھتے ہیں وہ جاس جاسین و طہ میں نماز اور کتے میں کتے ایک بار فرمایا ہجو کوئی یہ  
بات کہتا ہے کہ ماموت و اللہ کہ کسی اور کے ہاتھ میں ہے وہ ہوتا ہے

ابن ماموت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خدا سے بخت نہ
<p>میں دنیا میں پڑی شہقت میں گرفتہ تھا ضرب المثل تھا ہجو مذہب انکی مامل ہوا میں دور و بین تین دن تک غائب رہے تگا پر حجب انانہ ہوتا کہوں کو اسے گردا و میرے حال سے تعجب کرتے ہر دس دن ایک ماہ تک غائب رہتا کہ انانہ پڑا جسے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ صحت فاعل حلاقی من اللہ یا ویر لہ لا ویر لہ ہاں ہم سرگے سرگے ایں مشرکے کوئی لاتی نہ اور وقت سے ایک میں صامت کرتا جہاں ہوا یہ بات کسی بندہ کی قدرت میں ہے کہ انکے ہر کسی شخص نظرانی کے باب ہجو بکار سوتے لوگ اسے کہتے یہ کہتے وہ مسلمان ہے</p>	<p>میں دنیا میں پڑی شہقت میں گرفتہ تھا ضرب المثل تھا ہجو مذہب انکی مامل ہوا میں دور و بین تین دن تک غائب رہے تگا پر حجب انانہ ہوتا کہوں کو اسے گردا و میرے حال سے تعجب کرتے ہر دس دن ایک ماہ تک غائب رہتا کہ انانہ پڑا جسے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ صحت فاعل حلاقی من اللہ یا ویر لہ لا ویر لہ ہاں ہم سرگے سرگے ایں مشرکے کوئی لاتی نہ اور وقت سے ایک میں صامت کرتا جہاں ہوا یہ بات کسی بندہ کی قدرت میں ہے کہ انکے ہر کسی شخص نظرانی کے باب ہجو بکار سوتے لوگ اسے کہتے یہ کہتے وہ مسلمان ہے</p>

پہلو کی حرکت سے وہ سلطان میں جہان قریب و فطرت کے ہیں گرجہ و تاج کی ایک جہاد یا دوست قریب ہوتا ہے۔

	جہانے شوق خواہم کہ انہما	ایکین جہاں کے من وہاں ہی آ رہا ہند	
--	--------------------------	------------------------------------	--

[illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

نہایت اہم و مفید ہے۔ یہ کتاب جو اس کے صاحبزادے نے لکھی ہے، اس میں اس کے صاحبزادے نے اس کے صاحبزادے کے لئے لکھی ہے۔





[illegible]

شیخ مرزا دای مغربی و سمرقند و ایام سلطان مغربی کے صاحبزادے تھے وہ تاج اندک کی کار کا فریاد تھے و غیر  
قلما کر فی انکار ہر انداز تہذیب کے سہ ترانہ تھے بلکہ آدمی تھے ہر پر گوئی و نہایت تہذیب انداز کے بہت شیخ احمد علی تھے  
سنت بہت کے تھے سنت میں ہر ایک ملک سے انہر تہذیبی شعرا کی گنت تھے جو حصول فی امنہ دعوات میں لگے  
حجبت از عاصم +

[illegible][illegible]

جس کے دھیر و کور و ہا ہے تاکہ وہ کان میں نہ کہے کوئی شخص ایک پاس جیٹہ نہ لکھا حکایت انکو کہیں  
دوست کہیں کہ سیرت ماہر اکابر کی کہ گوشت کو کھا ہوتا ہے فی الغیر حکم عام ہو جاتا حکایت

[illegible]

فرج علی شونوری سے ملازمین غنیف غنیف بنے ان کے شرف غالب رہا ان کے احسان سے ہر دو بلاق و قراقرم میں ان کا نام و بوجھ ہے  
 بلایاں پس پختہ جیسے تعداد پہنچے ہیں قوم میں ان کے سوشل غنیف ہیں شرفی کہتے ہیں من قریب میں منال کے  
 کہ اس میں جیسے کمال ان کی رہائی میں ان کا بڑا کام ہے بلایاں میں ان کو یہ کہتے ہیں ان کے خصال کہتے ہیں  
 ان کے بعد مرے سر

میں نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا جس کے پاس  
بہت سے لوگ آتے تھے اور وہ ان کو بہت سی باتیں بتاتا تھا۔





سید محمد دہلوی سے منقول کیا گیا ہے

شیخ ابو حسن غفری مرید مہاراجہ شیخ ابو سعید غفری سے ایک مکتوب غفری سے شیخ ابو سعید غفری کے شیخ محمد بن ابی اسحاق  
سے فرمایا ناخدا صالحہ علیہ السلام والیہ ابو الحسن و عبد اللہ بن علی بن مسلمہ و امیر مکتبہ میں ہوا سند کے نام  
اور کرنے بہت پروردگار ہوا سند کے نام گوند چنیدار دوسرے اور کسی شخص کے اس پیشے مکتوب کے نام کیا گیا اور  
قرآن باصلاح غفری کے مصنفین وادارہ کو نہ دیکھتے تھے اور کہنے کا استدلال ان کو بہت فرق رہا پس انہیں  
ابا گسی راہ میں ہاتے تھے کہ تم کیلئے یہ گوند چنیدار ہے کہ کہ میں مکتوب کو تو غفری سے لکھا اور کہاتے کہنے  
کوئی مجھے یہاں نہ کہتے نہیکہ مکتوب دوسری سے کہیں نہ کہیکہ ہاتے دوسرے ذرات کو نہ کہتے کہتے مجھے یہاں نہ  
کہتے میں شیخ غفری سے کہتے ہیں میں ان کی صحبت میں نہیں ہوں ہمارے مکتوب ایک دن میں ہی پھر غفری کے صاحب  
میں اور کہتے باس سے پہلے یا دوسرے یا کیا کرتے ہیں مکتوب سے اپنی اپنی دو جہان فرستانا انسان الیہ السلام

میں منقول کیا گیا

شیخ جید بن غفری سے منقول کہتے ہیں میں ان کی صحبت میں دس برس رہا یا صاحب احوال کہتے ہیں سے شیخ جب کسی شیخ  
کی خبر دیتے ہیں مثلاً مثلاً شیخ کے وندنا پروردگار سلطان قاضی و سلطان ناصر فروری اہل دیار کے کو آتے ہیں  
کلام عربین فارسی و کائناتے میں شیخ جید بن غفری سے کہتے ہیں کہ کسی کو طاقت نہ تھی کہ شمس نے  
جب کہ کو غفری بنی بنی صاحب مقام مال سے دیار میں پہنچے صاحب لڑنے لکھتے ان کے ساتھ دنیا کی کہتے  
نہ تھی بلکہ گفت ایسا نام قیمتی سال کی کو دیتے اہل عربین و انکو مذہب چو گیا تہا پندہ ہر یک چو گیا پندہ ہر یک  
شکستہ مرد و پورے یہاں تک کہ لڑائی کے نتیجے میں کچھ بڑے سے عمریت ہوئی سند کے نام منقول کیا گیا ہے  
شیخ جو حسن حقیقیہ اربعہ صحت میں رقم غفری سے تھے تا کہ اہل آل قرآن دیتے اہل باخدا و اہل اہل سے کہتے  
تھے جب سے پہلے نکاح کیا ہے ہرات مت و مل سلطان کہ کہ مذہب میں غفری فرما کیا تھے گمان ہے کہ ایک مت  
ہو یا سکویہ مال معلوم ہوا مشعر ان کہتے ہیں جس رات وفات کر گئے تھے کہ میں دنیا سے باہر ہوا ہوں مجھے دوسرے  
کو نہ آیا ہے کہ گلیا و دے کہ اپنے بہت سے علماء و حفاظت سے کہ کہ کیفیت تمنا میں لپی کی وضو میں کہ اپنے کسی  
اور کہ سند بنایا کہ حضرت اسلمیہ پر غفری لویہ کو کہتے تھے اپنے فرزند اور امیاس سے کہتے یا کو دسی ایسے بلانہ ان کا

اظہار میں اس وقت بہت غفری سے منقول کیا گیا ہے

شیخ صاحب لائق قرآن میں سے قدم غفری سے مکتوب کہتے لوگ اپنے اعتبار دیکھتے تھے علم طریق میں ان کے  
سائل میں احوال قرآن میں صاحب غفری میں حکایت کیا ہوا واسطے سفارش کے اس صاحب غفری کے  
لکھا دے اپنے غایت کی سند سے غفری کا ان کو من ماسع قلم سے پانچوں صاحب کہ کہ غفری کو مکتوب کے بلانہ



اچھری سے تیرا حاتمہ بکرا مارا گا تھما سا نہایت اچھی زبانوں فکر و گوشت تو کون سے عاری رہی شہرانی کہتے ہیں تیرا بکرا  
 سسر اکی نصیحت میں رہا حاصل کی مسہ فحشیات و بد حالی بد عورتیں مثلاً قولہ لا تظہر اجعل اخي شام من  
 اللہ یسیر کلا یسیر وین لبوان سلسلہ میں دھتکت پائی وہ

تبعہ شریف الدین سعید بن ابرہہ صاحب کتب و اجناد و قیام و میقام و ملی شے پالیس بن گنبد زادہ الیام مکہ مکرمہ کے کتب  
مغلط ہو رہی تھے انکو قید کر دیا اور اس کی لیا اعلیٰ میں دل کے عہد و روانہ کیا و گنبد کے نواز پڑے جس سے شکرانہ  
کے پتے میں میں تین اس کے پاس رہا مع +

شیخ الاسلام سمرقانی ماسیوح سمرقانی کہتے ہیں کہ اس نے اپنے تخلص میں ہر دور میں جو کہے یا سفر میں ان کی صحبت میں رہا  
مصر سے چکر لگایا ہے اس لیے کہ اس نے ہر ملک کے سفر میں کیا کیا فاس میں کیا کیا ملک کو کتاب آداب و احوال لکھا ہے  
صاحب متن حسن حکم و علم ہے جو تہذیب و تمدن کی روشنی میں سفر میں کیا کیا ہے ہر ملک میں ان کی اوقات قبول و عمر  
مراستی رہتے رہے اور ملک و مع

[illegible]

تو بخدا قسم اگر ان محمدیوں پر تیرے وسیع امکان شکار کا ذکر نہ کیا تو کوئی اور کو فرقتہ بین قولہ ہے لہذا دیکھئے کہ تیرے ہاتھ کیسے چلے  
سفر اسی کہتے ہیں میرے پاس ایک ایک آدمہ سے زیادہ ہے جیسے نہیں دیکھ لگے شام سے تیرے ملک میں آتے ہوئے ہیں اور ان  
سات آدمہ سے لگے کہ تیرے گھر گئے تھے پاؤں سر پہ سر پہ سر پہ جا رہا تھا ہاں میں ایک آدمہ لے کر تیرے گھر گئے وہاں  
اسکا محتاج ہے کہ حکایت اسلام سلطان احمد سے کیسے کیا کہ سلطان شمس کا بہادری سے تیرے پاس وہوش ہے  
یہ اسے مدد پا جائی تیرے سر کے پاس گئے کہ اگر کوئی دوست ڈر کر اس شہر اسلام وقت خان ملک کے ہوا جائیگا اور سر لوں پا  
تو وقت اور ان ملک کے سلطان احمد غزنوی قتل ہے ہاں گیا میری پیش گوئی سننا تھا کہ کوئی نہیں کہہ سکتا میں جان

شیخ محمد بن سعد بن عقیل بن حنیف بن علی بن ابی طالب



۱  
۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۔ اہلسنت گنیمت دوست راہ حسیم کنند  
 ۲۔ شکست تو بہ ہمہ اوزان الکبریم کنند  
 عداوت چارویں اور دشمنی کے احوال سے جسکی عداوت کا حق ہے ہرگز ملکر گیا ہے اور اوست شریعت میں ہے اور عداوت  
 چارویں اوست کی ذات سے عداوت بھی ہے اور عداوت عدالت شریعت میں ہے عداوت لعین میں فرماتے سے  
 کہما السبب الحق فقال عبده فكل مسئلة كذلك العبد لم ينفذ في كل ما امر به ولا في كل  
 ما نهى عنه فكل من انت عقلی کی خدمت میں آتا ہے وہ ان کی انکار اور آفت نامہ لاہ کی عمل اور آفت میں کی فکر  
 اور آفت میں کی فکر اور آفت میں حال کی امن اور آفت میں عداوت کی ظہور اور آفت میں عدل کی عجز اور آفت میں محبت کی آفت

[illegible]

امان مرا اقل ان از حق العوی  
 نصاحت قلبا خالیا نقدک

فرماتے تھے مجاہدین کے لئے جنت اعلیٰ میں نہ کہ کوئی قدم ہے اور نہ مکمل خصوص اس طرح ماکمل و نامکمل متاع  
 غیر ذلک میں ہی کوئی قدم نہیں ہے جسکی طرف وہ راجع ہوں خواہ مشابہہ میں کسی کے نقدے لوگ جنت میں شریک  
 اہل جنت ہوں گے اور خصوصیت و صف مشابہہ ہوگی ہرگز نہ کہ سو قہ و اہل متاع و عرف کا وہ نہ نزدیک  
 ہونگے و نہ مجاہدین سے اظہر و اذہر ہے اسلئے کہ یہ قائم باسباب ہیں اور اسد سے ہست شدہ ہے جن فقر  
 و غلامہ اسکا سوال میں سے کیا ہے ہیں و اپنے نفس میں مقبرین ہونگے اور جنت میں مہمان اسلئے ہے شہر  
 و لوگ جنت فرزند جنت اما نسبت فیہ جنت عدل ہی جہات مخصوص ہیں مانتہ مشابہہ و روایات کے کہ  
 سے نشأت اہل جنت مخالف نشأت و قیام ہے جنہیں ایدم ہم موجود ہیں معدوم و معنی مخالفہ شدہ ان فی الجہات  
 اما جنہیں سرآت و کائنات و جنت و کائنات علی قلبہ مثلاً ہر طرف اشارہ کرتی ہے الغیاب اسکا ہے  
 و جب ایک شخص میں یہاں بشیورت کا موجود ہے تو وہ احوال اہل جنت کا معلوم نہیں کر سکتا ہے کیونکہ جنت



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]

عبدالواسع جو شیخ شمس الدین کہتے ہیں میں انکی صحبت میں تیس برس رہا ہے کہیں کہیں متین دیکھا گا کہ اپنے نفس کا غلام کی طرح نہیں کیا ہے اور کائنات و مادیات و مستقل و ملح و قریب و آں پر ہوا یہ قادم شیخ محمد بن عبدالحکیم نے





[illegible]

میں کھانے کے جو کچھ گل تر	خاروس بوستان کے ہم میں ہیں
وہ بیٹھا گئی ہنس میں معلوم	تھر تھان کے جو دن کے ہم میں ہیں

[illegible]

وعدت میں اس طرح سے اختلاف کا اندازہ لیا جاسکے کہ یہ ایک زمانہ بارگاہ ذات میں آئندہ سب عقول متکلمین کے  
خدا نوا اولیاء پر اتفاق کرے جو کہ اگر لکھے تو ان کے واسطے مستخرجین و اولیاء حق کسب ثلوث الہیہ ہوتی ہیں فرماتے تھے  
ترجمہ حضرت عفو و ولایت والہ اگر وہ بیت الطحی سے گزرے تو ہم صبر نہ کریں خواہ وہ جان تکہہ کے اعلیٰ علیہ السلام کی کر  
کہ تلمذ الی اس اس سے ناہی ہے تاہم یہی ہے سدا سے عمل حاصل کر ہی بخارہ پہلے گزرے تو ہم صبر نہ کریں خواہ وہ جان تکہہ کے اعلیٰ علیہ السلام کی کر  
تو ہم کہ یہ عقول متکلمین سے علیہ سوال و جواب ہادی سوئے تھیں بخارہ کے کہ وہ ترجمہ کر لیں اگر تو ہم میں جب کوئی علیہ علیہ  
رہا کہ وہ بارگاہ ذات معلوم کر لیا کہ اگر لکھے کہ ان سے آگاہ چاہے مستحق اہل کرم ہیں کہ آگاہ چاہے کہ یہ بخارہ پہلے گزرتا ہے  
کس آئندہ یعنی شمس کے کس عین کے شمس کے تھے تحقیق کا قول ہے چکا اجماع اہل جنت و ارواح میں  
مستطبی سے کہ ارواح و ارواح اجماع ہوا یا اہل اکبر اس زمانہ کے اس دور کو مگر ماہ فرستیں واسطے سے کہ ہر گاہ  
واسطے سے کہ اس دور سے جس صورت میں چاہیے تو کہ لکھے بلکہ کچھ حال و ناگوار عالم ارواح کا ہے کہ تھے اس جنت  
اگرچہ ہیں کے تو اس میں جو کام نہ رہی نہ وہ کہ وہیہ و اورات جن کو لکھا اللہ تعالیٰ نہ کہ یہ وہیہ کے دلدار بجا و فرما و لکھا  
کہ وہیہ سے نفی اسلئے کہ وہیہ تھا ہی الا شمس و شمس و اسے حیا و آفریت جن سبب شرف کے فرماتے تھے اہل جنت کے  
کہ وہیہ مولیٰ صفا نامہ نہ کہ لکھے نہ صرفت کے لکھے اسلئے کہ اللہ نے نہ کہ ان میں در کو کچھ بخارہ و پاپ سے وہیہ نہ لکھا  
کہ وہیہ اہل و شمس پسینہ نہ کہ وہیہ سے بنجایا کہ اگر نہ کہ وہیہ مولیٰ جن میں وہیہ صانع حمل منور کے تو یہی وہیہ مولیٰ  
صانع میں وہیہ اسلئے کہ وہیہ مولیٰ ہی وہیہ گدات جماع اہل بیت کے شرف سے صانع سے ہر گاہ نہ شرف منور سے  
کہ وہیہ وہیہ مولیٰ نہ کہ وہیہ سے ایک ہر گاہ کہ شمس کے طر عمل مثل صانع سے لکھے ہوگی شمس ان سے لکھا لکھا  
بیت الفل لکھا ہے سب لکھا ہے تراویح و رکعت میں سے  
خبر و اولیاء میں خاص ہی شمس لکھے ہیں میں باخبر ہوں انکی صحبت میں نہ ہوا و حال مستخرجین نہیں سے تھے  
ترجمہ جب پڑے بعض کہ اہل راستہ نہ تھے نہ کوئی چیز ان کی پوری کر تھے نہ لکھا و یا قبل ص

لہذا یہی جہل دریا ہے آسائش  
ہو در خویش ہم آغوش گردان ما



منہ فرماتے کہ اگر اہل سرک ٹہ گئے انھوں نے کہا کہ پست نہ ہو سب کی طرف اشارہ کیا کسی جگہ پرانی تحریر ہوا  
 گیا ایک جیش غنی سے تھوڑا کہ انھوں نے پچھا متاوسہ ہو کہ ان سے کیا شیخ شمس الدین نے دیا علی کہ اگر کوئی چکر دے کہ  
 صاحب ہوتے فرمایا کہ تھوڑے دنوں میں وہ گئے پچھارین **حکایت** ایک فرسطلان خودی یہاں تک کہ ہوا کسی  
 غیب کا سلطان نے ان کو بلا بھیجا جب تک کہ اس کا نام علی کہو حرمۃ اللہ وبرکاتہ سلطان نے جواب نہ دیا تو  
 اس کا جواب نہ دیا تو اس نے تیر لگا اور بے منزل ہوا ایک لکھو علی کہو حرمۃ اللہ وبرکاتہ کہ تیر کر انہیں  
 سات گھنٹہ جا کر وہاں تک کہ آمدین کر کے پہنچا یہ اس کو ایک نہیں میں منہ پر جم گیا کہ تیر یہ اس سال سے جس  
 تیرہ دہشت کے سنا ہے جب ہمارے ہاں تیرہ گنا گنا ہوئی تو اس کو خفا کی نسبت کو بھول گیا اور فرسے مقابلہ نصرت کا مصداق  
 کیا بھلا کر وہاں سے کہ تو ایک نفرانی تاجا بھکر پڑ گئے تھے اور دست پر کیا ہمارا جانا تک کہ اللہ نے منہ پر احسان کیا  
 آواز کی وسطی انھیں اور اس وجہ کو پہنچا کہ تو سلطان علی التلق یہ جواب غریب ہو گیا وہ فرسے ہوا جسکی علاج نہیں ہو  
 پتر تو رہا ایک گھنٹہ کو ایک تالیف کو پہنچا میں گئے اللہ بیکے تیری اک تاکہ اکو دو ہو گئے ہر وقت گنا جیسا ہوا کہ اوٹیکے ساتھ گنا  
 فصل سے لڑ گیا ہاں گنا بھرتہ رہا فرسے نہیں کرنا ہے ستادی نہ کر گیا کہ میں کسی کو اس پر حق کو ان کی مسئلہ ہوا وہ خود  
 یہ خودی ہو کہ ہر وہ حاضر ہوا ایک فرسے لکھتے حاضر ہو گئے سب کی سوا خفا کی سب کو ستادم نہیں ہے سلطان کا چور  
 تیرہ ہو گیا کاتب ہر حرمۃ اللہ سلطان کے کا شیخ فخریہ ہوئے اس کے کہیں حق سلطان کی کشتل منہ ہوا کے غیب شیخ  
 ہاں سے پہلے اس کے اور سلطان کو آتا تھا کہ اس کا شیخ کو آتا تھا فرسے نہ ہوا کہ میں دیا علی کہو حرمۃ اللہ شیخ نے سپرد  
 اس کا میں ایک مود اللہ چون کسی کی مسامت کا محتاج نہیں ہوں ان کو تو نصرتی چوتھیں ہو گئے فرسے دیا ہوں اور  
 شیخ ہو کر تاجا ہوں تیرانی کہ تیرہ خفا میں فی امر میں التیقم ذلک المجلس کا اذل من السلطان خفا  
 ہذا کہ ان الدلیما اولھا ملون چہ اپنے پاس سے وایس ہمارے دیاروں کے ہرچ دیا علی کہو حرمۃ اللہ انھوں نے  
 سنا کہ خودی اندر تین سب کو ہر مشرک کسی ہے تاوس نام کتاب فغہ میں تالین کی ہے اہل کرات نام تیرہ چہ  
 کہنے کی خبر تین برہم دی دیا ہوں ہوا کہ اس کے خفا کہ گئے ہیں **حکایت** ایک لکھو علی کہو حرمۃ اللہ کہ تیرہ  
 میں کہ اس کا ہوا قمر الٹ مع منگو لکھو جواب دیکھو ہوا اکلام علیہم واجبا ہوا ہوا اب غیب میں ایک عمر  
 ہاں پر پاس ہوں کہ ان کے منہ میں انتقال کیا ہے

سخن خود سنداوی و حرم و لیک جوان ناری صوام قلم قبل الکلام حسن بسمت کریم قسم محبت و عدت سے اچھی نشست  
ساجد و جود و طالب میں زیادہ رہتی تھی خواہ دوسری سے سنا سناج لیا تھیں پنا والہ کے ساتھ بات سے اپنی آواز  
آہر لکھ کر کہتے تھے ہیننی اللہ عزوجل والیجا اور دنیا فی الاخرۃ تاکہ وہ ان سے قطع طبع کر لیں یہاں  
اصل تمام تجربہ و دانشی حافی کی کسی سے نہ مل سکے گا کیونکہ کسی سے قبول کرنا ہر امر دنیا میں مناجات اور موصوف

آنوقت میں راقیہ صاحبہ کو کثیر التوبہ الیہ الجاہلہ ہوا تھا مسلمانوں کا وسیع ان علاقہ میں تھے اور ان کے گھر کی ایک کھوٹے میں تو  
 ایک ایک کامت ایل بلین کے لئے اسے سناوا دیا شریفی کہتے ہیں اس وقت ہوا غفلت و اداہر و غصہ و غم و غم  
 حضرت سہیل تومارہات شیلہ البیتہ حق و دیمہ کا تعلق سے مسلمان ہوا۔  
 شیخ احمد دہلوی صاحب مدینہ منورہ میں تھے شریفی کہتے ہیں میں دہلی میں رہا اگلے صحت میں نہ اکثر ایجاہدات و کثرت  
 تھے کہتے تھے سبب اس شغال اللہ کے سرور میں سے اسے عیال سے خیرین ملا جملہ چھٹے صفت ان کی بہت سی مالدار و  
 ہو گئی و متعدد ماحصل ہو گیا کثیر الغنائم و محبت ختم تھے کہتے تھے ملک کی بالظہور و ان کا ذائقہ علوم انگریزی و محقق و  
 کار و جمیع میں تھے اس کے اکثر اہل اہم و نامور تھے لیکن میں بہترین تھے نہ کہ ہندو نہ۔  
 شیخ تاجزین محمد بن محمد بن سید محمد شریفی تھے بنو اس کے سلطان قاہیہ کے بادشاہ کے کمانچے پورہ و زمین اپنے  
 سب کی عبادت کو دینا ان کے لئے آواز دیا کہ دیکھ کہ سیاحت کو نکالے تھیں تو میرے چہرے میں شیخ کو سے اسے  
 کیا ہر مصر میں ان کو جن مقبروں کا ایک مہربان ایک قبر کو دیکھتے ہیں تک ایسی جگہ رہے مصر میں قدامت  
 سادات سلطان ابن عثمان بن اعلیٰ شریفی شہرت ہوئی اسرا و زندہ ماسے اہل بیت کے آئے کہ کثیر اللہ کا شعبہ قیام  
 تھے کوئی صلیت جن ان کے پاس بیٹیاں ایک بات تھی۔ نہ ان کے لئے شریفی فی اللہ اس وقت لکھی جن اللہ اس سے  
 شمس کے لہر و فات ہائی مع۔  
 شیخ عبدالقادر بیک مع شمار بہال استاد و صاحب تفریق کے تھے قرآن بہت پڑھے شیخ اشعلی تھے جبکہ ان کے  
 جانتے اس پر بہت تشہیر کہ شمس کا یہ حال تھا کہ دیوار و سافیت لیبیدہ ان کو اطلاع سے فعل انسان پر تفسیر  
 بہت میں صاحب شہرت تھے کہ کسی شغل قرار نہ کسی ٹھکانہ کسی اپنے نفس سے ان کو زمین مع کما رہے تھے  
 ہمارے جہاں اس جملہ کو ٹیپ میں کثیر تھے سب کے مواقع قضا کر کے ایک بہتر نہ کہتے تھے سب کو کوئی درویش غریب  
 کہے کہ اوسے میں ڈال دے پھر کوئی درویش جو تو وہاں کھا کھا کر دے کسی کو شہر کسی کو سب کسی کو سب  
 قدار کے اس ایک حمار و ارد و اس کی اولاد تھی اس کے منہ پر ہر قے ڈالتے تھے کہ کہیں اس کو نظر نہ لگ جائے یہاں  
 کہتے تھے ذلیق تو اسی گدے پر ہوا ہر کپانی میں ایسے جاتے تھے کہ کوئی خشکی میں پیاسا ہے ایسی بات کہتے تھے  
 و کہے عوامی آتی ہے ایک بار ایک لکھی سے یہ نام نکال دیا اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اس کے دہر واد کے ایک  
 سامنے تھے کہ کوئی کہے کہ وہ دوسرے کہیں گئے کہ کھانا کھانے میں نہ تھے یہاں پر وہاں کہہ دے پھر وہاں کہہ  
 کہ دیکھ دے کہ یہ جگہ کوئی ہے یہ نہیں کہیں تو کہنے لگی کہ یہاں ہے اس کی تھیں مانو کی یا چوہ ہے یہ کھانا کی ہزار کھانا  
 ٹھہرے و کرا آدمی طلب کرے **ف** اگلی و خیرتی جہاں کہیں جاسے تو سکوائی پشت پلا دے پھر تھے یہاں  
 کہ وہ میان مرگئی اس کے دوسرے چہرہ تھے کہتے تھے اس کو کور سے لے کر دھڑکے لادے پھر تھیں کہیں اس کے چہرے









جب موتے نور زمین پر نہ گئے نہ کرکڑ میں سے مچ گئے نہ لٹا گئے نہ چٹے اور نہ ہی رات جا گئے نہ

تو ہی کو اس نے لکھا ہے کہ تو ہی لکھتا ہے	تو ہی کو اس نے لکھا ہے کہ تو ہی لکھتا ہے
تو ہی کو اس نے لکھا ہے کہ تو ہی لکھتا ہے	تو ہی کو اس نے لکھا ہے کہ تو ہی لکھتا ہے

مجبور نیس پختن اندازا جیامک که ده محل دیا سر بر خطا یک مرتبه بدین کارانست تمامه نهوا مشغول اند  
صحت من اینک بر سر صحت +

[illegible]

در شایسته می و در سبب العتق و در  
سبب یک با شایسته هاشم مذکور است

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴

[illegible][illegible]



اکو فی کفر، تکلمہ مذکور فی ایسا فعل کیا جو کاجو یہ ٹیکو ماست اللہ کے دینا چاہے مصلیٰ امام محمد بن ابی ہاشم سے ملا  
مستند ٹیپ ہند اور روزنامہ کے انکار کو فی کفر مستحق تابا، فتویٰ جیہ یہ ہند نامزد ہے، لکھے مصلیٰ امام محمد بن ابی ہاشم  
شاگرد ابواسحق شیرازی سے ہر روز میں ہند بار بار قتل ہو قتلہ مذکور اور لکھے ٹیپ کہ لکھے مصلیٰ امام حسن اسماعیلی  
چرٹ ہند کو ایسے قتلہ مذکور سے عائد ہو کر ورتے یہاں تک کہ آنکھیں باقی نہیں رہتا تھے جو مجھے پہلے تھے وہ  
رویا کرتے تھے وہ ہر صبح تا آخر کو اصرار میں ہوتا تھا ۵

مردن بین مردے بہرے کے ہم نشین کی

۱۵ شیخ نین الامارہ دستقی رح اس وقت کے تین جیسے کہ تھے ایک نالت میں ولایت و قسیر کر رہے تھے  
دوسرے نالت میں سولے تیسرے نالت میں عبادت و توحید کر رہے تھے ایک سجدہ محبت و سادہ و اس طرح دلی راز  
کا تھا ۱۶ امام حسن بن سمان امام ناپو دی کشیر التبرہ تھے اپنے گھر سے نکلتے گراؤم مجمع من واسطے نازک کے  
باقی معلول غار قریت میں رہتے شیخ ابو علی امام زاہد عادت تھے سلطان نے ان پر واسطہ قبیلہ قضا کے  
اکراؤ کیا تا اس دن تک تیرہ کبابر چھوڑ دیا تو ابن شریح جو ایت ولایت قضا کی عیب ڈالتے تھے اور  
کہتے تھے ہذا الامر لم یکن فی اصحابنا انما کان فی اصحاب ابی حنیفۃ سرخی اللہ عنہ  
۱۷ ابو عبد اللہ عاکر کہتے تھے میں ہر شیخ مسین نسیا ابوری کے قریب سے ۱۸ سال سفر و حضر میں رہا اپنے مشین  
دیکھ کر کہ انھوں نے کبھی تمام اس ترک کیا جو ہر رکعت میں ایک میں پڑھتے تھے ۱۹ ابوالہزی ناپو دی وریہ بخیر  
یہاں تک کہ وہ نہ شکار و نہ کشتہ جو بیعت کما مافورین یہ کہہ سکتے تھے کہ مرے دم تک میں ملل رہا ہوں اقلان  
مرضی آخر ملل دس میں غلبہ پکارا تہا یہاں تک کہ میں غریب ہو جاؤں جب ناکار میں آئے کہتے ما اضعف لہنا  
عہا ایرادینا کما رح ۲۰ ابوبکر نسیا ابوری قاسم العیل تھے یہاں تک کہ پانچ سال غنا و صوم و شادی و بی

در این دید کعبه زنده دار خوشنغم	که تمام کرد بر ایامی تو خواست بشیر من را
---------------------------------	--

۱۴۸ شیخ عبدالقادر عسقلانی مشہور بابن الدبران سے لوگوں کو نماز و رواج شیعہ کا سرپرست و پیغمبر کر کے ہو کر طرح طرح  
کے نام و نذر پڑا کرتے تھے۔ یہ سب کے سب کچھ دوس کر کے رہنما بن گئے۔ بات دین نہ سہلے سے ۱۲۴۰ھ ابن ابی حاتم  
نابھہ ورمع فاش سے نظر طعن آسمان کے علاوہ شیعہ کے حکایت ایک شخص نے دوس میں ذکر کیا کہ ابو  
طرطوس ایک جابج تہیہ منعم ہو گیا۔ یہ نواز و مدین شیار ہو گا شیخ نے ماضی میں سے کہا میں کبھی و ان  
فمن ملہ علی اللہ تفسر فی الجنت کہ مجھ کو نواز دینا ہے کیا کہا اکت لی ورفقہ لہذا الصلوات  
شیخ نے ان کو کہہ دیا ورجی مگر اود قہا بنے ساتھ قرین ہو گیا۔ وہ است و وہ وقت اور ذکر کرنا شیخ میں ہو گیا و سکی  
شت پر کہا تھا قد و فیہ ناما فہست و کاذن ۱۴۸ شیخ عبدالرحمن انباری غوسی یہ اپنے گھر کبھی پہنچ



[illegible]



[illegible]

شغفم که دور و فراق سپید و بستم  
آه که گدای عشقی زلفه سخن

بدان طبع نیکان چشم که دریم  
ناجی کف جهان آفرین لاسرگن

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته. وبعد فقد اكدوا اخراضا صراحا باننا والصلوة والسلام على  
سيدنا محمد الذي لا نبي الا بعدة. وانما وصحبه دائما اعداءكم كما يحبون من المؤمنين.

2000

[illegible]

# صحت نامہ خیرۃ الخیرہ

مواضع	خف	ہا	ہا	مواضع	خف	ہا	ہا
اجبت	اجبت	۵	۲۵	القرآن	القرآن	۱۵	۳
تجلیج	تجلیج	۵	۳۰	میری	میری	۱۵	۵
قدوس	قدوس	۱۵	۵	کبری	کبری	۱۵	۵
کو	کو	۱۳	۷	شعری	شعری	۱	۳
انور	انور	۱۴	۳۴	محبوبی	محبوبی	۱۳	۵
البریں	نہیں	۱۸	۵	باجے	باجے	۲	۵
لاشعرا	لاشعرا	۱۵	۳۶	تو	تو	۱	۹
پروا	پروا	۷	۳۰	بر	بر	۱۴	۱۳
طیب	طیب	۷	۲۱	متوب	متوب	۳	۱۵
مؤمن	مؤمن	۹	۳۴	اضی	اضی	۱۴	۵
برکی	برکی	۳	۳۳	حرف	حرف	۳	۱۴
نہیں	نہیں	۷	۳۳	جی	جی	۱۳	۱۵
گہکار	گہکار	۱۵	۵	دے	دے	۲	۱۱
کستی	کستی	۳۳	۱۵	۷	۷	۱۳	۷
وار	وار	۱	۳۸	کری	کری	۱	۱
بامد	بامد	۷	۵	حاکم	حاکم	۱	۵
تو	تو	۱۵	۴۹	بھون	بھون	۱۲	۵
فقیر	فقیر	۷	۵۰	الساو	الساو	۷	۱۳
جاننے	جاننے	۹	۳۳	تو	تو	۳	۷
نیچ	نیچ	۱۵	۵	تفاوت	تفاوت	۱۳	۱۳
قیل	قیل	۱۵	۵	آواز	آواز	۱۴	۱۴



سواب	ح	ا	ا	سواب	ح	ا	ا
تعلیل	تعلیل	۱۵۸	۱۵۸	تعلیل	تعلیل	۱۵۸	۱۵۸
موت	موت	۱۵۹	۱۵۹	موت	موت	۱۵۹	۱۵۹
اشیاء	اشیاء	۱۶۰	۱۶۰	اشیاء	اشیاء	۱۶۰	۱۶۰
بانی	بانی	۱۶۱	۱۶۱	بانی	بانی	۱۶۱	۱۶۱
الوج	الوج	۱۶۲	۱۶۲	الوج	الوج	۱۶۲	۱۶۲
یکاد	یکاد	۱۶۳	۱۶۳	یکاد	یکاد	۱۶۳	۱۶۳
بامر	بامر	۱۶۴	۱۶۴	بامر	بامر	۱۶۴	۱۶۴
لاک	لاک	۱۶۵	۱۶۵	لاک	لاک	۱۶۵	۱۶۵
تشیخ	تشیخ	۱۶۶	۱۶۶	تشیخ	تشیخ	۱۶۶	۱۶۶
دان	دان	۱۶۷	۱۶۷	دان	دان	۱۶۷	۱۶۷
منج	منج	۱۶۸	۱۶۸	منج	منج	۱۶۸	۱۶۸
وادی	وادی	۱۶۹	۱۶۹	وادی	وادی	۱۶۹	۱۶۹
وادی	وادی	۱۷۰	۱۷۰	وادی	وادی	۱۷۰	۱۷۰
وادی	وادی	۱۷۱	۱۷۱	وادی	وادی	۱۷۱	۱۷۱
وادی	وادی	۱۷۲	۱۷۲	وادی	وادی	۱۷۲	۱۷۲
وادی	وادی	۱۷۳	۱۷۳	وادی	وادی	۱۷۳	۱۷۳
وادی	وادی	۱۷۴	۱۷۴	وادی	وادی	۱۷۴	۱۷۴
وادی	وادی	۱۷۵	۱۷۵	وادی	وادی	۱۷۵	۱۷۵
وادی	وادی	۱۷۶	۱۷۶	وادی	وادی	۱۷۶	۱۷۶
وادی	وادی	۱۷۷	۱۷۷	وادی	وادی	۱۷۷	۱۷۷
وادی	وادی	۱۷۸	۱۷۸	وادی	وادی	۱۷۸	۱۷۸
وادی	وادی	۱۷۹	۱۷۹	وادی	وادی	۱۷۹	۱۷۹
وادی	وادی	۱۸۰	۱۸۰	وادی	وادی	۱۸۰	۱۸۰
وادی	وادی	۱۸۱	۱۸۱	وادی	وادی	۱۸۱	۱۸۱
وادی	وادی	۱۸۲	۱۸۲	وادی	وادی	۱۸۲	۱۸۲
وادی	وادی	۱۸۳	۱۸۳	وادی	وادی	۱۸۳	۱۸۳
وادی	وادی	۱۸۴	۱۸۴	وادی	وادی	۱۸۴	۱۸۴
وادی	وادی	۱۸۵	۱۸۵	وادی	وادی	۱۸۵	۱۸۵
وادی	وادی	۱۸۶	۱۸۶	وادی	وادی	۱۸۶	۱۸۶
وادی	وادی	۱۸۷	۱۸۷	وادی	وادی	۱۸۷	۱۸۷
وادی	وادی	۱۸۸	۱۸۸	وادی	وادی	۱۸۸	۱۸۸
وادی	وادی	۱۸۹	۱۸۹	وادی	وادی	۱۸۹	۱۸۹
وادی	وادی	۱۹۰	۱۹۰	وادی	وادی	۱۹۰	۱۹۰
وادی	وادی	۱۹۱	۱۹۱	وادی	وادی	۱۹۱	۱۹۱
وادی	وادی	۱۹۲	۱۹۲	وادی	وادی	۱۹۲	۱۹۲
وادی	وادی	۱۹۳	۱۹۳	وادی	وادی	۱۹۳	۱۹۳
وادی	وادی	۱۹۴	۱۹۴	وادی	وادی	۱۹۴	۱۹۴
وادی	وادی	۱۹۵	۱۹۵	وادی	وادی	۱۹۵	۱۹۵
وادی	وادی	۱۹۶	۱۹۶	وادی	وادی	۱۹۶	۱۹۶
وادی	وادی	۱۹۷	۱۹۷	وادی	وادی	۱۹۷	۱۹۷
وادی	وادی	۱۹۸	۱۹۸	وادی	وادی	۱۹۸	۱۹۸
وادی	وادی	۱۹۹	۱۹۹	وادی	وادی	۱۹۹	۱۹۹
وادی	وادی	۲۰۰	۲۰۰	وادی	وادی	۲۰۰	۲۰۰

سہم  
سہم الارض

مسائل شش یعنی شقوق سہم و حصت و توزکاح اور ملاقی و اربعہ اور سہم اور قضا و حصہ مقدم ہیں  
 و چونکہ کاروانہ کرنا او گھیرنا ایسا ہے جنسی و سہمی یعنی زبان کی کہ اور چونکہ مقدم ہیں اس کے اندر کاروانہ کرنا اور گھیرنا  
 عیسائی نہیں اور مسلمان زبان بجا رہے ہر گز نہ کرنا اور گھیرنا اور گھیرنا اختیار نہیں مسئلہ اگرچہ کہ کسی سوئی اور دلی ہوگی  
 چاند تر کی کہ او بھائی نہیں جانی تو اگر ذبح کسی سوئی بہت ہیں اور جری ہوئی تو بھی میں تو انکے کسی ذبح کی  
 سوئی ایک کر سہم و قضا و حصہ کی اور اگرچہ کہ کسی سوئی بہت نہیں ہیں تو نہ کیا ہو مسئلہ اگرچہ کہ ایک کر سہم و قضا و حصہ  
 ہو کہ اگرچہ میں ایسا سویم ہر کام میں گھیرنا لیکن غور سے اس بات کو گھیرنا کسی بیانی نہیں ہوتا تو سہم کا کیا ہے  
 مسئلہ اگرچہ میں ایسا سویم ہر کام میں گھیرنا لیکن غور سے اس بات کو گھیرنا کسی بیانی نہیں ہوتا تو سہم کا کیا ہے  
 و چونکہ کاروانہ کرنا او گھیرنا ایسا ہے جنسی و سہمی یعنی زبان کی کہ اور چونکہ مقدم ہیں اس کے اندر کاروانہ کرنا اور گھیرنا  
 عیسائی نہیں اور مسلمان زبان بجا رہے ہر گز نہ کرنا اور گھیرنا اور گھیرنا اختیار نہیں مسئلہ اگرچہ کہ کسی سوئی اور دلی ہوگی  
 چاند تر کی کہ او بھائی نہیں جانی تو اگر ذبح کسی سوئی بہت ہیں اور جری ہوئی تو بھی میں تو انکے کسی ذبح کی  
 سوئی ایک کر سہم و قضا و حصہ کی اور اگرچہ کہ کسی سوئی بہت نہیں ہیں تو نہ کیا ہو مسئلہ اگرچہ کہ ایک کر سہم و قضا و حصہ  
 ہو کہ اگرچہ میں ایسا سویم ہر کام میں گھیرنا لیکن غور سے اس بات کو گھیرنا کسی بیانی نہیں ہوتا تو سہم کا کیا ہے  
 مسئلہ اگرچہ میں ایسا سویم ہر کام میں گھیرنا لیکن غور سے اس بات کو گھیرنا کسی بیانی نہیں ہوتا تو سہم کا کیا ہے

یعنی مسئلہ اگر کوئی حاجی یا زائرین مبارک گناہوں اور گناہوں کو جمع کر لے گا تو اس سے عذر ہوگا مسئلہ اگر زائرین ایک سو  
 سی کیا کہ تو میری جہود ہوئی اور اس عورت کی کیا کہ ہوئی تو اس سے اوٹیں نکالیں اور اس سے  
 اگر زائرین یوں کیا کہ تو فی ہستی آپ کو میری جہود کیا اور اس عورت کی کیا کہ یہاں سے نکالیں اور اس سے  
 تو فی ہستی اگر کسی کے لیے ہوئی کہ اور اس کے لیے تو نکالیں اور مسئلہ اگر زائرین ہستی جہود کو نکالیں  
 رہا کرتا ہے اور وہ جہود زائد کو منع کری کہ میرے بیان میں کیا کر تو وہ جہود یا زائرین ہوگی اور اگر زائرین  
 کے گھر میں رہا ہستی جہود کی ساتھ اور وہ جہود کو نکالیں یا کسی سے منع کر لیں تو ناگزیر ہستی  
 اگر جہود فی ہستی خاوند سے کیا کہ میری ہستی یا زائرین ہستی اور جہود کو نکالیں اور اس سے  
 جہود کو یہ اختیار نہیں ہے مسئلہ اگر جہود کو خاوند سے کیا کہ مجھ کو طلاق دی اور خاوند کی کیا کہ وہ  
 جہود کو یہ اختیار نہیں ہے جہود کو طلاق نہیں دیتی یا اگر کسی سے جہود کو طلاق کے نسبت سے کیا تو یہ  
 ہی اور خاوند نے کیا کہ وہی ہے تو طلاق ہو گئی خاوند کے نسبت طلاق کے ساتھ یا نہ ہو اگر یوں کیا  
 ان کی جان یا کسی ہوئی یا طلاق نہیں دیتی اگر طلاق کے نسبت سے یا مسئلہ اگر زائرین جہود کی  
 منی اور لیک جہود کا کہ تو کوئی تو عمر دینی اگر طلاق دینے کے نسبت سے یوں کیا کہ وہ مجھ کو نکالیں جہود سے  
 مسئلہ یا تمام عمر تو طلاق ہو گئی اور اگر طلاق کے نسبت نہیں ہے تو ہستی مسئلہ اگر زائرین جہود سے

[illegible]

حکم کی پر بعد اعلیٰ قاضی فی کہا کہ میں نے اپنی علم سے یہ جو حکم کیا ہے وہ اس کے سوا کچھ اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ  
گو اس کو کسی دوسرے میں لکھا یا کہ میں نے اپنا حکم باطل کر دیا یا اس کے کلمات کو ہی خود اس کا کچھ اعتقاد ہو  
وہ پہلا ہی حکم جاری رہے گا اگر وہ اس کے صحیح اور گواہی درست ہے بعد کے ہر مسئلہ اگر زید فی ایک تو گویا  
ظہر علیہ یا اور دوسری کچھ ہو چکا اور عرونی اور لڑیا اور دلوگ اوس عرو کو دیکھنی ہیں اور اس کا کہنہ سنتے ہیں  
اور عرو کو نہیں دیکھتا تو ان کی گواہی عرو کی حق میں جائز ہی اور اگر ان لوگوں نے عرو کا کلام سنا اور اس کا  
نہ کہا تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر زید فی غیر منقول چیز پر بھی اور کچھ رشتہ مند دیکھنے کی موجود ہیں اور اس  
کی خبر دہیں بعد اسکے ان رشتہ داروں نے اوس مع کلام عرو ایک تو نہ سنا جاوے گا مسئلہ اگر عرو کو  
کو میری بخش دیا اور اگر اس عورت کے واسطے کہ جس نے موت کی بھاری نہیں میری بخش نہ تو ظہر  
لی کہ پہلی میں میں بخشا تھا تو غارت کا کہنہ معتبر ہے مسئلہ اگر زید فی عرو کی دین کا یا اور کسی غیر کا تو  
یابعد اس کی کہ میں نے اس کو بخشا تھا تو عرو کو قسم دینے کی گمراہ عرو یوں قسم کہہ دی کہ  
را کر فی میں نہیں تھا تو اس میں جو اس پر دعویٰ کرتا ہوں اوس میں باطل ہے نہیں ہوں مسئلہ عرو کی حلف کا  
اگر نامہ میں کے کسی مالک سے نہ کیا سبب نہیں ہی مسئلہ اگر عرو عرو کے ساتھ کہ میں نے کچھ عرو کی حلف کا  
لیا اور عرو ہم سے کہ جب عرو یا تو کو مل ہوگی مسئلہ اگر زید فی اپنی خود قسمی کہ میں نے کچھ عرو کی حلف کا



دینی کا وکیل کی پوزیشن کو اس کے معزول کرنا اختیار میں مسئلہ اگر زمینداروں کے حقوق کو وکیل کی وجہ  
میں چھو معزول کر دین تو میرا وکیل ہے میرا جب زمیندار کو معزول کیا جائے تو یوں کہیں میں چھو  
معزول کیا ہے میں چھو معزول کیا اور اگر یوں وکیل کیا تھا جس میں میں چھو معزول کر دین تو  
میرا وکیل ہی تو معزول کرنا کیسی یوں کہ میں چھو گیا و کالت معلوم ہے اور میں معزول کیا چھو  
و کالت مختصر سی مسئلہ اگر زمین کے مقدمہ میں وہ چھو میں چھو چھو کی تو صلح کا بدل قبضہ کر لینا  
شرط ہے اگر قبضہ نہ کیا تو سب صلح جائز نہیں مسئلہ اگر زمیندار کی روٹی پر جو صلح کا دعویٰ اور اس کے اس روٹی  
کی بابت اس روٹی کا کچھ مال دینی پر زمین کی صلح کے طور سے زمیندار کی پس اس صلح کی بابت گواہ ہوں تب  
تو یہ صلح درست ہوگی اور نہیں تو نہیں بشرطیکہ قیمت مثل پر یا کہ نہ تو اس نقصان سے صلح ہوئی ہو مسئلہ  
اگر زمیندار کی پس گواہ ہوں یا گواہ غیر عادل ہوں یا زمیندار ہو کہ میرا پس گواہ نہیں میں پس گواہ لا یا  
گواہ کی کیا اس مقدمہ میں میرا گواہی نہیں ہے گواہی ہی تو یہ گواہ مانا جائیگی مسئلہ اگر خدیجہ نے انکا نام کو  
ملکوت دی تو اس صلح کو اختیار ہوا کہ اس شخص کو صلح کی راستی میں سے کچھ نہیں کھائے دی بشرطیکہ وہ خدیجہ  
والوں کا کہ نقصان نہ ہو مسئلہ اگر بادشاہ قادیسی دینے لیا اور یوں نہ کیا کہ تو اپنا مال بیچ کر چھو دی پوزیشن

اپنا مال اور ان کے گھر پر سب سے پہلے دست ہی مسلک اگر زید بنی اپنی جو رو کو مارے اور یا سو گتے ہر ایشیا کو کھینچے دیا  
 اور زید بنی مارنے کی طاقت بھی ہے تو بختناور سے نہیں مسلک اگر عورت سی زبرد سے خلع کرے یا تو عورت پر  
 ظلم کی ہو گئی اور مال سناٹے ہو مسلک اگر زید کا دیہ ایک عورت پر تھامی سو اس عورت کی ذوق میں اس کو اپنے گھر سے  
 پرہیز میں اتار دیا بعد اسکے خانہ کو جو خوش دیا تو ہم بختناور سے نہ مسلک اگر زید بنی اپنی زمین میں کھوٹا لگا  
 بابا یا کھٹا بنا باور کس پر موسیٰ کی دیوار ترقی گئی اور پریشانی زید کی کہ کھوٹا لگا یا کھٹا اپنا پاٹ دی تو زید سے  
 زبرد سے وہ گھوٹا نور کھٹا نہ بنو اور جنگ اور اگر موسیٰ سے پرہیز کی دیوار گر پریشانی تو کھوٹا اور کھٹا کی پرہیز لگا  
 تاوان دینا تو جنگ مسلک اگر زید بنی اپنا مال لگا کر جو رو کا مکان بنایا جو رو کی گھنٹی سے قودہ مکان اس میں  
 جو رو کا ہی اور جو رو کس پر خیمہ ہو اور زید کا موسیٰ جو رو پر دینا اگر جو رو کو بغیر کسی جو رو کا مکان اپنی  
 واسطے بنایا تو یہ مکان زید کا ہی اور اگر جو رو کی بی اجازت اس میں جو رو ہی کی واسطے بنایا تو زید بنی جو رو  
 کی شہادت اس میں یہ اور وہ مکان تو جو رو کا ہی مسلک اگر زید بنی اپنی زمین کو بکھڑا اور عورتی واسطے جو رو کا بنا تو  
 جو رو پر دینا تو جنگ مسلک اگر زید بنی کس کی مکان مال ہی اور یا پستانہ زید کی کہا کہ ہم مال کھجکوی ورنہ  
 میں تیرا مات کھاٹ ڈالوں گا یا تیرا چپکسی لکھریاں ماروں گا زید بنی عد مال باوشاہ کو دیدیا تو زید پر  
 فغان نہیں مسلک اگر قبل میں رہے امہ ابیر لکھریاں واسطے چپکسی لکھریاں پر شکار کرنی دوسری جائے



[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]





اور روایت ہے کہ مردین منجبت سے نقل ہے اور سے اپنی باپ سے اور سے واداسی کہا فرمایا رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم جس عورت کا میرا بخشش یا اس کا بچہ اور عورت پہلی نکاح وہ عورت کا ہی اور جو بعد  
 نکاح کی نہ منی کا سو وہ اس کا ہی حصہ ہے ویا اور زیادہ لائق بخشش کی بیوی سے اور اس کی ایک اور چاروں  
 سوا کی زلف کی مسئلہ آیا واطلاق ممکن ہے کہ اگر بویہ غیر الفریس میں انجبال اپنی بیوی کو سب کر دیا کرتا تھی اور  
 اس کا مال اپنی بیوی سے ہر ایک بیوی تھی تاکہ زکوات ساقط ہو جائے مسلم اور اگر زنا کی گواہی نہ ہو تو ہی  
 بولتے تھے ان جاوی تو اس کو سکتے تھے دفعہ دہر ہوا جاوی اور مرد و عورت ہر ایک سے فتویٰ قاضی خان نے لکھا بعض  
 نے یہ فرمایا میں نے زنا کی گواہی دے کر سب کر ڈالی اور وہ کچھ منع فرما کر زنا کی گواہی دے کر سب کر ڈالی  
 ناشکیل ہو گئی تو اس کا کیا کیا کہ مخالفین نے اس کی کل مسائل کا اسے برقیاس کر لیا یا میں جب سے مسکراؤں  
 جاوی اور وہ نہ کر کا ہو جاوی تو اس کا کیا کیا کہ مخالفین نے اس کی فتویٰ قاضی خان نے لکھا بعض نے کوئی کہتی  
 ہیں نہیں تو تاروہ فرشتہ زنی کو زنی در سالی اور کی کو کو سوا کی رضاعت فرماتے تھے بعض نے زنا کی  
 جواب اگر شوکارا وہ نہ ہو جائے نہیں اور اگر مسلمین کے گیت ہو تو ہمیں امید ہے کہ ان ہمارے فتویٰ قاضی  
 خان نے لکھا اور فتاویٰ سرحدیہ اور فتاویٰ عالمگیری یعنی جس کے مکسیر ہوئے اور خون نہ تھی سو اگر وہ خون  
 کی سب سے اپنی عیبتا یر کرے تو ان کے لیے قویۃ ابو بکر و سکاف نہ ہو جائے ہی اور بعض نکاحات سے اگر کسی

سے قرآن لکھی نہ ہی مضامین ہیں اگر کسی میں ایسا نہ تھا تو اس کا کمال پر قرآن لکھی تو مضامین  
 نہیں اگر کسی میں تھا تو چھپسی حاشیہ شرح و قیام میں محیط سی نظر کر کے لکھا ہے جو حضرت زینا  
 کو نبی الی بدلہ زنا کر کے لکھا ہے مقدر کر کے یعنی خط و رسم کی کھینچ کھینچاں ایسی ہے جو نہ لکھی ہے  
 یہاں مقدر کر کے یعنی میں تو حلال ہے الام و طم کے نزدیک غایت الا و طم ترجمہ اور دو در مختار یعنی اور حد  
 نہیں اور غیر مختار کے زنا کر کے ہی بہ عورت مکلف کہ مطلقانہ عودہ عورت پر اور حد نہیں اور کسی عورت کے  
 ساتھ زنا کر کے جس کو زنا کا واسطے خود سے دی یعنی شرح یہاں لکھا ہے یعنی نفس اگر داخل کر کے  
 پنج فرج فتنی مشکل کہ یعنی کجا دوزار ہونے ساتھ ہی پیشاب نکلتا تو یا داخل کر کے فتنی  
 یعنی جو شخص کہ فرج کو ذکر دوزار تھا ہو ذکر ایسی کو پنج فرج کا یا وطنی کر کے ایک اون دونوں میں  
 سے دوسرے کو پنج فرج اور ایک کی نفس غسل واجب نہیں ہی اونہیں سے کہ یہ بھی غایت الا و طم ترجمہ  
 اور دو مختار ہیں یعنی حد نہیں جبر اور زبرد سے کہ زنا سے ہی اور غیر فتنی کی کتابوں میں لکھا ہے  
 یعنی اگر کسی نے کسی کو زنا کر کے لکھی ہے تو اس کو اس سے اس سے زنا کر کے تو اس کو اس سے واجب  
 نہیں اگرچہ جانتا ہو کہ یہ لکھی ہے جبر و طم سے غایت الا و طم ترجمہ اور دو در مختار میں لکھا ہے

اگر جانور نجاست اور غیر نجاست دونوں ہوتا ہو اس طرح کہ بوسہ لگا کر نجاست گندہ ہو تو نجاست ہے  
 جیسے وہ حملوان میں حمل لگے جو یا لگے اور کدوہ سے اس کا واسطے کہ اس کا گوشت متغیر نہیں  
 ہوتا اور جو کدوہ اس کا کھاندا ہو وہ غیر نجاست بنا ہو جو نجاست ہی اس کا کھاندا ہو اگر نجاست ہی  
 اور ذکر پر سخت کبر الہییت کر دے اور نجاست میں عورت کی جماع کرنی سے خفیہ تکذیب  
 میں روز کی نہ تھا اور غسل لازم تھا جسے شرح ہدایہ میں لکھا ہے یعنی نور اگر وحی کرے  
 اپنی علامت کی دیر میں یا اپنی لونڈی کی دیر میں یا اپنی عورت کی دیر میں تو نہیں ہے اچھا اور  
 اس میں اختلاف نہیں ہے ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی مجربات سے ایسا  
 مثل مان لوں جس اور بیٹی اور ان کی سوا جو کدوہ حرام کی بی خدائی جائز نکاح کر لی اور صحبت  
 کر لی تو یہی انہی پر نہیں آتی اس لئے کہ خلش ہے کیونکہ تمام پیشان آدم کا  
 مرفوع میں اولاد کیسی اور وہ مقصود اس جگہ ہی حاصل ہی ہو خفیہ تکذیب میں لکھا ہے کہ  
 اس عقد فی محل کو پایا اس کیسے کہ محل وہ جس میں مقصود حاصل ہو اور وہ مقصود  
 آدم کے بیویوں کے تولد سے اس کی پس لاتی تو یہ تھا کہ یہ نکاح حرام کی حکام کی نظر سے

مجلس ہو جاتا و لیکن وہ اصلی حلت پیدا کرنے سے رہ چکا ہوا جسے شہید بعضی نسخہ نکاح

پیدا کر دیا اس کی کتبہ الکحانام ہی جو اصل کے مشابہ نہیں بلکہ بعض نسخہ اور اصلی ہو اور جب

کہ اس نسخہ شہید پیدا کر دیا تو اس کی مسبب جاتی رہی و لیکن وہ نسخہ کما کر ایک

ہوا اور چونکہ صحیح حدیث میں اس کی وہ تغیر ثابت کی جاوے گی

قُلْ ذُو الْقُرْبَىٰ اِنْ تَرْتَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اِنَّكُمْ تَرْتَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اِنَّكُمْ تَرْتَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ

مولانا اسماعیل صاحب نے تقویت الایمان میں یہ لکھا ہے کہ شفاعت

وجاہت یعنی بین اذن و تبریک کی وجاہت کے سبب سنت اور شفاعت

قبول کی خواہش قسم کی سفارش الہی کی خواہشیں ہرگز نہیں ہو سکتی

اور جو کہ کسی نبی و پیغمبر کو یا امام اور شہید کو یا کسی قمریہ کو یا کسی سنی کو

اللہ کی خواہشیں اس قسم کا شفعہ چاہئے جسے سورہ اصلی مشرک میں اور

یٰٰذَا جَابِلُ کہ ادنیٰ خدا کی جگہ بھی نہیں سمجھے اس مالک ملک کی قدرت

چاہے نبی و پیغمبر کی اس شہنشاہ کی تو پریشان ملے کہ ایک آنجناب ایک حکم

سنا سے چائی تو سرور دون نبی اور ولی اور جن و غیرہ جبرائیل اور میکائیل

برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم میں سارا عالم اور عرش اور فرش تک

دست پلٹ کر ڈالی اور پھر عالم کو مسجد قائم کر لیا اخرج احمد بن حنبلہ

رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی علیہ وسلم کما فی تقریر میں انہما جبریل و میکائیل

نصار فجاؤا یعبور مسجد لہ فقالا اقمنا بایہ رسول اللہ یسجد لہ الجاہل

شجر فخن احسن احسن ان تسجد لک فقالا نعبدوہ وکم واکرموا فام

ترجمه مشکوٰۃ که باب عشره اهل النار است و گفته اند که این  
 امام احمد رضا در فکر نگاشت این عاقلانه را نقل کرده که بعضی قدر  
 صوابتر است و در انصاف است یعنی حق که آیا یک آدمی که پیر است  
 سخته که با بعضی قدر سواد و صاحب بعضی علم است و بعضی قدر  
 شکوای سخته که در این دنیا و در آن دنیا و در آن دنیا و در آن دنیا  
 سخته که در این دنیا و در آن دنیا و در آن دنیا و در آن دنیا  
 اینی بسیار است و حق یعنی آن انسان آری صفت بسیار است و در این  
 بزرگتر است و در این بزرگتر است و در این بزرگتر است و در این  
 جی و در آن بزرگتر است و در این بزرگتر است و در این بزرگتر است  
 معاون بسیار که او را بسیار و امام زاده میرزا شهاب الدین جنتی است  
 مغربینند و در این انسان است و در این انسان است و در این انسان  
 نگار و نگار و نگار و نگار و نگار و نگار و نگار و نگار  
 غریب و در این نگار و نگار و نگار و نگار و نگار و نگار و نگار  
 نفع آن انسان کیستی سرتی جانش و خدای می  
 قال الله تعالى و ان قال لقسمهم و ان قال لقسمهم و ان قال لقسمهم  
 لا تسير يا الله ان تسيرك تقسمهم و ان قال لقسمهم و ان قال لقسمهم  
 نور قرآن الله تعالى سورة لقمان و ان قال لقسمهم و ان قال لقسمهم  
 انما يمشي و ان قال لقسمهم و ان قال لقسمهم و ان قال لقسمهم  
 الله يمشي و ان قال لقسمهم و ان قال لقسمهم و ان قال لقسمهم  
 نور الله تعالى سورة لقمان و ان قال لقسمهم و ان قال لقسمهم

[illegible]